

شیرالامان

اس رسالے میں اردو شہری مسلمانوں کی حالت و تعبیر کیا گیا ہے
 لکھے گئے ہیں ان کے ذریعہ سے آدمی کو اپنی مال کا بھلا چلوال
 لگا کر دیکھ سکے اور غصہ و رنجی ان کا م تجارت و پیشہ و کار کر بھی سکے
 تفصیل سے اردو زبان میں ہیں اسی کتاب کا کارکنانہاں
 پر لازم ہے جس کو صاحب اس وقت اور اگر پیشہ ور کو تو واجب ہے کہ اس
 رسالے کے موافق اپنے کاروبار کرے تاکہ دنیا میں برکت
 اور آخرت میں تجارت حاصل ہو اور یہ اس میں مندرجہ
 ایک سال سے بیس رو قیات کر کے یہ سالہ تجدید بہار ہو گا

سنگ و راجہ کی چھیا

کتابخانه شخصی

فهرست تشریح الاموال

مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه
احکام سکيات	۴۱	کسیه	۴۱	بیع صرف	۲۳	تجارت و کسب و کار	۲
کافه و کسب و کار	۴۲	ولاد و ارث و کسب و کار	۴۲	بیع مرزین و غیر مرزین	۲۴	تجارت و کسب و کار	۶
استامپ	۴۵	رشوت	۴۲	احکام مصادق	۲۵	اسباب ملک	۷
هندی و متی اردو	۴۶	وقت	۴۳	بیع مکروه	۲۵	محرمات اقسام	۸
کتاب الیرین	۴۷	حیله	۴۴	جکبه و کسب و کار	۲۶	مال مردم کاظمی	۹
رهین	۴۹	مرغ و ملوت و اورا و کسب و کار	۴۵	کسب و کار و کسب و کار	۲۷	حکم قضا و دیان	۱۰
مشافع مرهون	۵۰	وکالت	۴۶	بیع باطل	۲۸	عرفت	۱۱
مصارف مرهون	۵۱	ربو الیغی سود	۴۷	بیع فاسد	۲۹	تقرین و تقسیم	۱۲
کن بیله اجارات	۵۲	کلیات متعلق بر لوا	۴۸	کسب و کار و کسب و کار	۳۰	صحت بیع کاظمی	۱۳
اقسام اجاره	۵۵	میلر و احوال	۵۰	فنا و فضا احکام	۳۱	ایجاب قبول	۱۴
جسمه و ملازمین	۵۶	رکاب و معدن	۵۱	شروط و مواعید	۳۲	مال و منفعت	۱۵
خدر یا سکنج خانه	۵۷	حقوق محسنه	۵۲	میراث	۳۳	تقسیم و اقسام	۱۶
اجارات مشروطه	۵۸	حق تعلیم	۵۳	وفاقت و انقضاء	۳۴	درت و آذین	۱۷
اجارات فاسد	۵۹	تقرقات جائز	۵۴	غنائم	۳۵	احکام بیوع	۱۸
مباح و محکاجاره	۶۰	قریب	۵۵	رد بالعیب	۳۶	بیع موقوف	۱۹
مشترکات و مسائل متفرقه	۶۱	کلیات و مسائل متفرقه	۵۶	خیار ردیت	۳۷	شرط خیار	۲۰
احکام و جوب تنخواه	۶۲	بتبرعات	۵۷	حقوقه یعنی کمشت	۳۸	مهر و نفقه و اجاره	۲۱
رئطیات ملازمین	۶۳	هزینه	۵۸	قبضه	۳۹	بیع بالوفاء	۲۲
سفر اک	۶۴	صدقه	۵۹	بیع بل و غیره	۴۰	بیع مجبور	۲۳
مهر و نفقه و اجاره	۶۵	سوال	۶۰	استنعا	۴۱	بیع سلم	۲۴
مهر و نفقه و اجاره	۶۶	حاربت	۶۱	معاذ و بیع و شرط	۴۲	قولیه و مزاج و غیره	۲۵
مهر و نفقه و اجاره	۶۷	وصیت	۶۲	اقال	۴۳	بیع مقایضه	۲۶
مهر و نفقه و اجاره	۶۸						

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اشترى من المؤمنين انفسهم بدين الجنة والرضوان والصلوة على من ولنا على
 تجارة بتجنياس العذاب والخسران وعلى الذين بايعوه بالصدق واتبعوه بالاحسان اما بعد فيا ايها
 الاخوان اياكم من الحرام ومشتبهات الامور وعليكم بالصالح الاعمال وتطهير الاموال وما حيوة الدنيا
 الاستماع الغرور فادوم المسلمين فتح فحيد مما نسب كعرض كرتا ہے کہ وہ حقوق جسکا مواخذہ آدمی
 سے ہو گا وہ قسم کے ہیں حق اللہ حق العباد مگر اللہ تعالیٰ غنی و کریم ہے نہ امت اور توبہ سے
 معاف کرتا ہے اور بندگی کے حق ہے ادا کئی معاف نہیں ہوتے قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتی ہیں مگر ذنوب پس حق العباد کی رعایت زیادہ
 لازم ہے اور حق خواہ بدنی ہوتے ہیں خواہ مالی بدنی حقوق مٹوڑو اور احکام اونکے معلوم و
 مرقوم ہیں مگر حقوق مالی کثیر الشیوع اور ثلث الوقوع ہیں احکام انکے زمانے اور حال کے
 اعتبار سے بدلا کر سقے ہیں اور مال باعث قوت و قیام جسم ہے ہر صلاح و فاسق اسکا محتاج
 ہر غریب و امیر اسکا خواستگار و آجب ہے کہ مالی مسائل نہایت تفصیل سے بیان کیے جائیں
 تاکہ عام مسلمان ہی حلال و حرام سے مطلع ہو کر اپنی تدبیر معاش میں حکم خدا و رسول کے
 پابند رہیں اور دنیا میں آفات و ہلاک سے بچیں اور آخرت میں اجر عظیم پائیں خصوصاً
 اس زمانہ میں اسقدر سنے سنے صورتیں پیش آتی ہیں اور طرح طرح کے سواطات جاری

ہیں کہ عوام کا خواص کو بھی اوسکے سبب خیرین وقت پڑتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ امر فہم نہیں
مجم کیا ہے کہ تدبیر معاش میں آزادی مطلق صیہ عقل مختار ہے صرف مخار و وزیر کا کتاب
و سنت پر مدار ہے لہذا اس عاجز و جستہ فقیر رسالہ سے بطور الاموال جمع کیا اور جہاں تک سب
نئے معاملات کے حکم بیان کیے اکثر مسائل میں کتب مشہورہ کا حوالہ دیدیا ہے کہ جہاں تک
ترو و بنو ماہران فن خوب جانتے ہیں کہ ان نئی صورتوں کی تخریج میں کیسا خون جگر کھانا پڑا ہے
اور اس ضعیف نے کیسی مقام منزلہ الاقدام پر قدم رکھا ہے و ما توفیقی الا باللہ تعالیٰ سبحانہ تعالیٰ
ایہا الذین امنوا اتقوا من طبایات ما یحکم اسی ایمان والو خرچ کرو پاک چیز و شے جو متنی کما
لا تموتوا الخبیث منہ تتفقون و لستم باخذیہ الا لکم فوا فیہ اور نہ قصہ کرو تم ناپاک مال کا کہ اوس سے
بچ کر واد رہ کر تم اوسکے لئے واسے نہیں ہو مگر یہ کہ آنگاہ بند کر لو یعنی بڑا بھلا کچھ نہ دیکھو
نیک حرام کا سکتے رہو والا رسد اللہ و اللہ تعالیٰ

بیت سترم مناسبی ہو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجال الذخرفنون فی مال اللہ بغیر حق
نہ الذاریوم النسیانہ (بخاری) جو درستی میں لایا کہ بغیر حق کی افنی کو اگر کسی قیامت کی دن دیکھائی اور
بیعت کی گئی تو اسے طلب الحلال فرمیں بعد الفرض عین حلال رزق بقدر کفایت طلب کرنا فرض ہے بعد
فرض اسلام کے اور فرمایا سعدؓ طلب سطحات تکفن شجوات الرجوة (ترغیب الترغیب) جو بخیل و خلیل حلال کر بیوی
جناب کرنا چاہو کہ کون طریق احسن اور افضل ہے کیونکہ مال ظاہر کی کمی صورتیں ہیں وہ جو یکساں احسان افکار
محض سے ملے جیسے صدقات و وہ جو آپس میں مراحم اور حقوق قرابت و محبت و خیر بین
حاصل ہوں جیسے تحائف و بیہ و نذر و میراث وغیرہ وہ جو خاص اپنے مشقت و تدبیر سے
حاصل کیا جائے جیسے تجارت و پیشہ وری و غنائم و غیرہ اور بیشک یہی قسم سوم افضل ترین احوال
ہے کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الید العلیا خیر من ید السفلی اوپر کا یا ہتھیار
کی بات سے بخیر ہے اور فرمایا حکام امن خرام کو یہ سوال کیا تم نے اخذہ بطیب نفس ہو رکھا ہے

[illegible]

جس نے اپنے ہاں شریعت نفس لم یبارک فیہ وہ کان کاذباً ہی بیاصل وہ لا یشیع در بخاری ہا اور فرمایا ماکل احد
 خدا آخر من ان یاکل من کل یدہ (بخاری میں) اور ارشاد ہوا اعلی اللہ السبع اللہ سے خرید
 و فروخت ملال کی اور فرمایا الشاجر الصدوق الامین مع البینین والعساکین والشرار یوم
 القیامۃ (ترمذی) تاجر سچا امانت و ارقیاء سنت میں پیغمبروں اور صدیقیوں اور شہیدوں کو
 سامنے ہوگا پس ایسی عمدہ تجارت کی لئے جس کے فضائل مذکور ہوئے چند امور کا لحاظ ضرور ہے
 ۱۔ سرمایہ تجارت مال ملال سے ہوئے ایسی چیز کی تجارت نہ کرے جسکی زیادہ خریدار فاسق یا
 کفار یا اعدا و متکابر یا حکام ظالم ہوں کیونکہ ان کی محبت نہ رہے اور ان کا مال ہی اکثر حرام کا
 ثمر ہے ۲۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منہوع اور تبعا یا ضرورۃ حکم جو ازمنہ ہیں
 جیسے فیون اور سمیات یا وہ قصورین جو کہ کپڑے یا طرف باکتاب میں بیٹھا ہوں و در شہیں
 اور زر یا ر کپڑے چاندی سونے کی چیزیں جو زانیہ مرد و سنگ استعمال میں آتی ہیں و کتب
 التیمی نہ اسباب باطلہ کے احکام یا تقویٰ بہرہ یا لچر بیچ یا ستانہ قسقی ہوں یا شریعت کے
 مخالف احکام ہوں کیونکہ یہ بھی اعانت باطل اور معاضی کے شہر سے خالی نہیں اور ارشاد
 ہوا است والا تعاونوا علی الاثم والعدوان یا جو گناہ کی مدد نہ کرے ایسی تجارت اور پیشے ہیں
 جنہوں میں سخت مشغولی اور کمال محویت کی ضرورت ہو اور تحصیل حیات و حضور میں جانت
 و وعظ و سعادت مشن و مستحبات سے محرومی رہے دشمن مکن عمر منافع یہ تحصیل مال کہ ہم
 نزع گوہر نباشد سفال و اور اسطیفات میں سبحان تعالیٰ نے ترغیب و تلافی ہے فیہم رجال لا ملیم
 تجارت و لا بیع عن ذکر اللہ ان میں ایسے مرد خدا کے ہیں کہ نہیں کسب میں ڈالتے اور گونا گوت
 اور بیع اللہ کے یاد سے یعنی ان سب کاموں میں اللہ کو نہیں بھولتے لیکن یاد رکھنا اور وقت گز
 رہے کہ آدمی زیادہ بکیر و نین نہ پڑے ایسا مال بھی نہ ہو جو غالباً ناقص اور خراب ہے ہوا کرتا
 اور بد دن فریب اور عجیب پوشی کے بکنا مشکل ہے کیونکہ انسان بمقتضائے نفس و بخوف
 نقصان ضرور ایسی صورت میں نیت بدل دیتا ہے مابوقت خرید و فروخت ایسی لفظ لکھ
 کہ جس سے فریب کی بو آئے جیسے یشتی فلان موسم یا شہر یا قوم میں زیادہ تر مطلوب اور عزیز
 ہے یا اس میں ایسا وصف ہے یا اسکی صد ہا خریدار ہیں یا ضرور گواہین نفع ہوگا اگر نہ لکھی

۱۔ سرمایہ تجارت مال ملال سے ہوئے
 ۲۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منہوع اور تبعا یا ضرورۃ حکم جو ازمنہ ہیں
 جیسے فیون اور سمیات یا وہ قصورین جو کہ کپڑے یا طرف باکتاب میں بیٹھا ہوں و در شہیں
 اور زر یا ر کپڑے چاندی سونے کی چیزیں جو زانیہ مرد و سنگ استعمال میں آتی ہیں و کتب
 التیمی نہ اسباب باطلہ کے احکام یا تقویٰ بہرہ یا لچر بیچ یا ستانہ قسقی ہوں یا شریعت کے
 مخالف احکام ہوں کیونکہ یہ بھی اعانت باطل اور معاضی کے شہر سے خالی نہیں اور ارشاد
 ہوا است والا تعاونوا علی الاثم والعدوان یا جو گناہ کی مدد نہ کرے ایسی تجارت اور پیشے ہیں
 جنہوں میں سخت مشغولی اور کمال محویت کی ضرورت ہو اور تحصیل حیات و حضور میں جانت
 و وعظ و سعادت مشن و مستحبات سے محرومی رہے دشمن مکن عمر منافع یہ تحصیل مال کہ ہم
 نزع گوہر نباشد سفال و اور اسطیفات میں سبحان تعالیٰ نے ترغیب و تلافی ہے فیہم رجال لا ملیم
 تجارت و لا بیع عن ذکر اللہ ان میں ایسے مرد خدا کے ہیں کہ نہیں کسب میں ڈالتے اور گونا گوت
 اور بیع اللہ کے یاد سے یعنی ان سب کاموں میں اللہ کو نہیں بھولتے لیکن یاد رکھنا اور وقت گز
 رہے کہ آدمی زیادہ بکیر و نین نہ پڑے ایسا مال بھی نہ ہو جو غالباً ناقص اور خراب ہے ہوا کرتا
 اور بد دن فریب اور عجیب پوشی کے بکنا مشکل ہے کیونکہ انسان بمقتضائے نفس و بخوف
 نقصان ضرور ایسی صورت میں نیت بدل دیتا ہے مابوقت خرید و فروخت ایسی لفظ لکھ
 کہ جس سے فریب کی بو آئے جیسے یشتی فلان موسم یا شہر یا قوم میں زیادہ تر مطلوب اور عزیز
 ہے یا اس میں ایسا وصف ہے یا اسکی صد ہا خریدار ہیں یا ضرور گواہین نفع ہوگا اگر نہ لکھی

اور فرمایا سرورہ آدمی بہت کہ جو امانی زمین میں احسن ہے لینے یا امتنا سنا دیسی یا کچھ زیادہ دی
اور انحضرت سے ادا ای قرض میں زیادہ دنیا ثابت ہوا ہے لے معاملہ متن خوب تفصیل
کر لیا کہ تہ تا کہ انجام کار نزاع اور اختلاف کا ہتوال نہ رہے خصوصاً قرض کے معاملات میں
قرض ضرورت اذاتہ ایشتم بین الی اجل سہی ثالثہ بود جب معاملہ کرو تم ساتھ قرض کے
ایک مدت کی لینے پس کہ وہ اس کو ملا حسابات ہمیشہ مرتب رکھا کرے کیونکہ فرمایا انحضرت نے
ما حق امر مسلم بحر علیہ ثلث لیل الا وعندہ حیۃ کسی مسلمان کی یہ نشان نہیں کہ او سترین
رائیں کہ زین او سکی پاس وصیت کسی ہو لی نہہ تطایع اور اجارے میں نمونے اور وعدہ
کے خلاف کفری بلکہ وہ کام کرے جس سے اہل معاملہ خوش رہیں اور بکشاوہ پیشانی مسائل
کو ختم کرے مگر اگر جانب مقابل مجبور ہوا اسکا نقصان ہو تا جو تو اقالہ کرے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے من اقال مسلماً اقال اللہ عشرۃ جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کر لیا
اللہ اس کا بوجہ ہلکا کر دیتا ہے عدا جرت معاد اگر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اخطا لا جیر آخرہ قبل ان یحیف عرقہ (ابن ماجہ) لے معاملات میں نرمی اور عفو اور سخاوت
اختیار کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے ان اللہ یحب سیم البیع و سیم الشرا و سیم القضاء
و سیم رکتا ہے نرمی کو بیع اور شرا اور حکم کر دین میں ان الطرغہ او وضع کہ اظلا اللہ
یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلا چینی مسامت دی تنگدست کو یا کچھ کم کر دیا اپنا
حق اس کے ذمے سہ سایہ دینا اوسے اللہ قیامت کی دین اپنے غرض کے نیچے ایسی دینیں
کہ نہیں سایہ او سدن مگر سایہ عرش کا اور خبر میں وار د ہے کہ ایک مرد نبی اسرائیل سے بعد
کے حساب کیا گیا پس کوئی نیکی نلی مگر یہ کہ وہ امیر تھا اور آدمیوں نے معاملات میں اپنی خاموشی
حکم کرنا تھا کہ تنگدست سے درگزر کریں پس فرمایا اللہ جل شانہ نے ہم مستحق ترین اس
عفو اور تجاویز میں اس آدمی سے یعنی جس طرح اس نے تنگدستوں سے رحم اور نرمی کی ہے
ہم اس پر اس سے زیادہ رحم کریں گے پس داخل کیا اس کو جنت میں اور فرمایا ہے امطل العفی
ظلمہ او الذی علی سہلۃ تاشیع یعنی امیر کیسے حق ادا کریں اگر تامل کرے تو یہ ظلم ہے
اور جب چھپا کر ہے کوئی تم بین کا صاحب مال چر پس چاہے کہ عید کریں یعنی غفلت اگر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مید جو لکرسے تو مجبور ہی اور جب کسی امیر پر پتھارا حق ہو تو او سپر قضاطا اور ستمی کو قتل
 کچھ ہرچ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ظالم اور شریر ہے ہاں منسلک و مجبور پر نظر مثبت چاہیے سنا
 بیشہ نیست خیر کے اور سبکی خیر خواہی کہی اور یہ قدر ہو کہ بچی کو شفع ہو اور دوسری کو نقشبانی
 یہاں معاملات میں ذلت و خواری و خوار شدہ نگر کی کیونکہ رزاق اللہ ہو اور اشرف نفس نہایت بری چیز
 اور شرف اسلام اور قتل اور یقین بالہ کی منافق ^{۱۹} فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یا مفسد التجار
 ان الشیطان والکافر یمنع البیع فلو انکم بالصدقۃ یعنی شیطان اور کفار بے یمن سے ہو دو ہوتی ہیں یعنی
 کہ بچہ بچہ تجا و زہو بیا ہی کیس چاہی کہ بچہ خیرات کر دیا کرو تاکہ او سکا کفار ہو جائی نہ سب سے زیادہ تر یہ کہ
 کہ جس قدر کام کرنا ہو اسکی متعلق مسائل خوب یاد کری تاکہ مخالفت شرع سے بچی فرمایا حضرت عمر فی البیوع
 فی سوقنا الا من یتلفق فی الدین یعنی ہماری بازار میں مگر وہی شخص کہ احکام دین سمجھتا اور جاننا ہو تاکہ
 جمیع شروط و قیود و فتویٰ کا چنگ و ذکر بالتفصیل آتا ہی لہذا رکھی اور یہ حدیث شریف جامع ضروریات تجارت ہے
 ان الطیب الکلب سب التجار الذین اذا احدثوا الحکم ملذوا اذا ائتمنوا الحکم یخونوا اذا اؤدوا الحکم یخلفوا اذا اؤدوا الحکم
 یہ مولوا و اباعوا الحکم یخونوا اذا اؤدوا الحکم یخلفوا اذا اؤدوا الحکم یخلفوا اذا اؤدوا الحکم یخلفوا
 پاک کمائی اور سود گروں کی ہی کہ جب بولتی ہیں جھوٹے نہیں بولتی اور جب اونکی پاس و انت رکھی جائی
 خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں خلاف نہ کریں اور جب مول لین تو اسکی مال کو ہر گز نہیں اتنا کہ
 بالغ قیمت کم کر دی یہ بھی ایسا قسم کا مغالطہ ہی اور جب بچیں تو اپنی مال کی تعریف یہی نہ کریں اگر کہ
 خریدار دھوکہ میں اگر خرید یہی بولی اور جب اونکی ذمی قرض ہو تو درنگ و سستی نہ کریں اور جب اونکو کسی سو
 لینا ہو تو او سپر سختی نہ کریں (او سکی طاقت سے زیادہ) حکمت تمام مخلوقات حضرت سبحانہ تعالیٰ کی عین
 طرح ہے جو وہ چو نہ مالک ہو سکتی ہیں نہ ملک جیسی فرتی سہوہ جین مالک بنی کی صلاحیت عطا ہو کر
 جیسی انسان سٹا و جنکو ملکیت کی استعداد دی گئی جیسی اور تمام اشیا گراں ملک اشیا سی بعض کو اپنی ملک
 میں فدا کر کے تم کو اپنی بند و پیر بیا جیسی دریا جنگل شکار وغیرہ اور بعض کو بند و کی ملک فدا میں
 کہ مالکین انسان ایسی طبیعت پر نہیں پیدا ہو اہی کہ کسی وقت اون چیز و کی ملک ہو جائیگا خیال جو او کو
 قبضہ میں نہیں جو رومی یا پر مئی قسم کی حاجت اوسے پیش نہ آئی اسلئے قسم قسم کی معاوضات
 اور ملک کی طریقہ اسی تعلیم فرمایا اور طرح طرح کی حقوق باہمی معین کی تاکہ اونکی ذمہ داری سہی جائی

یا یا اور ان کو یہ معلوم ہو کہ یہ عذر وہی ہے جس کو کبھی ان کے لئے لکھا تھا لیکن بالائی والوں نے ہر حال میں یہ
 اور ان کے پاس میں ہی کیا گیا تھا شامی اور زریہ کو ان کی کچھ دھستہ نہ لگایا (ہدایہ) اور یہ مال اگر نقدین سے ہی ہر
 تو جو کسی اونکی عوض لینا یا کسی تین صورتیں میں سے یہ کہ یہ نقد حرام عوض ہی قرار پائی اور میں
 یا باہمی جیسی یہ منہ دوق عوض ان پانچویں کی جو بیع یا اجارہ فاسدین میں ہیں (خرید اپہر کو بیع
 دیدی اب منہ دوق سے نفع اور بھانا حرام ہے یہ روپی عوض قرار پائیں مگر دوسری روپی دیدی
 سے مطلق نقد کرنی مثلاً یہ منہ دوق پانچویں کو خرید اور میں ان روپیوں سے ادائیگیا ہی ان دونوں
 صورتوں میں منہ دوق سے انتفاع حلال ہی مگر اس روپی دینی کا اسپر گناہ ہوگا اور اگر غیر نقدین
 جو معاوضی سے ہی حرمت مرفوع نہ ہوگی (ہدایہ) ایسی مالوں کی ظاہر کرنیکی یہ صورت ہی کہ اگر ممکن
 ہو تو واپس کر دی ورنہ اگر نقدین سے ہی تو جس چیز یا جس عمل کا عوض ہی اور کسی اصلی قیمت سے
 جتنے زیادہ ہو وہ نقد کر دی اور اگر غیر نقدین سے ہی تو بیع الی اور اگر کچھ نفع ہو تو اوسے نقد
 کر دے یہ مال پاک ہو جائیگا باقی رہا ایسی غیر مشروع عقد کا مواخذہ اسکا علاج توبہ اور انفعال ہے
 اور اگر مال نہ ملے تو حلال پس اگر ممکن ہو تو مال کا یا دینی وارث کی حواسے کری اور میں سے تائب
 ہو ورنہ بالکل تصدق کر دی جائے نہ ان مالوں میں نہ کو تو نہ کہ سیرج ملک میں آسکتی ہیں اور نہ پاک
 ہو سکتی ہیں البتہ اگر کوئی چیز خریدے اور ان مالوں کا اوسکی عوض میں دیا تو بالکل کے میں ہو سکتا ہے
 اور اوس معاوضی کا مالک اور اصلی مالک کا وندیدار ہو جائیگا اور گناہ باقی اور معاوضات میں حرمت
 قائم رہی نہ ایسی مالوں میں نہ کو تو ہی نہ وارثوں اور متعلقوں کو جان بوجہ کر اسکا لینا جائز ہے مسئلہ درکار
 جب معاوضہ ہو کہ اگر مال مشرکہ کا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ حلال کون ہے اور حرام کون تو بطور
 ترک تقویٰ لینا اور اسکا جائز ہر مسئلہ شراب یا خمر کی قیمت سے سلیا تو لکھنا چاہئے لینا جائز نہیں
 مگر جبکہ دینی والا ذمی ہو پس شراب فروش سے کسی چیز کی عوض میں وہ پیسی جو اوسے قیمت شراب میں
 ملی ہیں لینا جائز ہی ایسی کہ یہ چیزیں اونکی حق میں مال ہیں بخلات زر و بوا اور رشوت وغیرہ کی کہ یہ علم
 یا کافر کی ملک میں نہیں آسکتی مسئلہ اس پر آشوب و فتنہ دعوت یا معاوضہ عمل یا بیع یا تنخواہ وغیرہ
 میں دوام کا لحاظ ضرور کرے یہ کہ اسکی پاس کوئی مال حلال ہی ہو یا بالکل نہیں ہے جو بھی دیا جائے
 وہ بعینہ اور بالیقین مال حرام سے ہر یا نہ امید ہی کہ اسقدر احتیاط پر ہی حق تعالیٰ عفو فرمائے

۱۰ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۱ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۲ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۳ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۴ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۵ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۶ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۷ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۸ - نہایت غریب و ناتوان
 ۱۹ - نہایت غریب و ناتوان
 ۲۰ - نہایت غریب و ناتوان

شے نہیں ہوتی تو اسے شے ہی کا کلام ہی اور اگر سب امور میں ہوگی تب بھی اس کی امتیاز و ایجاب
 کہیں بوجہ شے ہی میں نظر ثانی یا تبدیل مقدار وغیرہ کی ضرورت پیش کریم مساوت سے بیچ لازم کرنا
 تو شکل اول میں بیع باطل یا فاسد ہوگی اور شکل ثانی میں رضامی مشتری نہ متحقق ہوگی مگر بائع
 کو ایسے امور کی ضرورت نہیں ہے ان جگہ دونوں طرف مال ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا پس اگر بائع و
 مشتری دونوں استخوان ہو یا بائع فی کمالہ بیچ تمام ہوگی اور مشتری کتبہ کے نہیں یہ قبول بلکہ مساوت
 نہ تو شکل اول میں معتقد فاسد اور شکل ثانی میں اگر کوئی قرنیہ او تعامل معین قول مشتری ہو تو
 قضا بیع لازم ہوگی واللہ اعلم سو حال یعنی وہ شے جس محفوظ و مقبوض کر سکین پس منافع
 اور حقوق مال نہیں اور اس میں بیچ چیز میں شرط میں سامعہ ہو پس بیکار اور رطری چیزیں اور وہ چیزیں
 جو ہر ادا یا پیشہ یک دیکھا ہی ہیں جیسے اکثر سیونگ کی چمکی لکڑی کو راکھ وغیرہ مال معین مگر جب کسی غرض کے
 لیے فراہم کی جائیں تو یک سکتی ہیں اسے مقصود ہو یعنی شے میں اس کی قیمتہ قرار دینا منع نہ اور بحیثیت
 بیع منصف و مقرر تھے جامی پس خمر خمر مال مقصود نہیں اسے ملکویت کی مناجیہت ہو پس آزاد آدمی
 نہ کہ یکا ملک ہو سکتا ہی نہ اس کا بیع یا جائز اور غیر کمال اگر تہہ پاری ملک میں نہ ہو مگر ملکیت کی قابل ہے
 سکتے جائز الاستعمال ہو پس مردار اور پوست مردار قبل از دباغت اور خمر اور خمر یا اور سب حرام
 اور خمر چیزیں نہیں یک سکتیں اس لیے کہ نہ انہی نے جائز ہی نہ استعمال جلال اللہ مال بیع یعنی کسی ملک
 میں نہ ہو بلکہ ہر شخص اس سے نفع اور ٹرانیکھا حق رکھتا ہی ہو یہی شکار جنگل کی لباس دریا کا پانی پر
 یہ چیزیں بعد قبضہ کے ملک اور بیع ہو جاتی ہیں نہ جائز البیع ہو پس حشر اللہ الرحمن اور تونکا
 بیع یا نہ ہی ان جگہ ادنیٰ کو خاص نفع جائز ہے چارہ و صفت و مقدار و عمر یعنی اتنی اور
 اور قسم کروچی یا پیسی پس اگر تعداد بیان نہ تو بیع فاسد ہی اور اگر وصف بیان نکلیا اور کو طرح کو شکے
 ایک طرح کی راجح ہیں پس اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیع فاسد ہے اولیٰ سکتے

[illegible]

ریا دہ راج ہی تو ہو دنیا ہو کچھ نہیں مسیح اسکا دینی درجہ ہے کہ مشتری کو معلوم ہو جائی کہ
 جو چیزیں خریدی وہ تیز اور تیزی و کمی سے منظر ہی اور کل قیمت اسکی اس قدر ہی یہ صورتیں کسی ناپا
 اور قول اور شمار اور تخمین اور اشاریہ حاصل ہوتی ہیں جیسی یہ سب غلہ و سر و پیہ کا یا یہ گیسوں کی
 من ایک روپی کا یہ قدر دینی عدد یا دیکھا اور کسی القطاع اور انحصاری معین ہو جائتا ہی جیسی ہر
 کچھ اس مندرجہ میں ہر پانچ سو کو اس صورتیں اگرچہ مقدار اور وقت مسیح کچھ ہی معلوم نہیں مگر نہایت
 اور تیز ہو سکتا ہی نہ کی پیش کا احتمال ہی دشمن غیر محدود و بکثرت اسکا کہ ان دو کچھ قوتیں ایک کو یا ایک پون
 کا اناج بقدر رہتی من ایک روپی کہ حساب سی شکل اولین تیز مسیح ہی کہ نہیں معلوم کون کچھ ایسا گیا اور
 شکل دوم میں دشمن مجبور ہے کہ گیسوں سب کتنی روپی کے ہونگی اور یہ بھی ضروری ہو جائی کہ یہ
 کشت بکایا غلہ و دیورہ کیونکہ بصورت یکشت بکائی کے خریدار کو بعض چیزوں کی بہرہ گیری کا اختیار نہیں
 اگر یکشت نہیں تو دشمن ہی جدا جدا بیان کیا جائی اور مسیح معدوم اور غیر مقدار و التسلیم ہو (عالمگیر ہی)
 ششم اہلیت عاقلین لینے نابالغ جنون مجبور مجبور ہوں پس اگر معلوم نہیں کہ یا باغ
 مجبور ہو اور سالہ کیا گیا تو گناہ نہیں مگر تا متمام مسیح اسکا ولی یا آقا مسیح فتح کو سکا ہو اور مجبور کا معاملہ
 حالت اختیار پر موقوف ہے یعنی جب وہ جبر دفع ہو جائی اوسی اختیار ہی کہ مسیح قائم رکھی یا نہ اور جاری
 ہر حال میں گنہگار ہی جنون کا معاملہ بے بنیاد ہو ہفتہ مدت او اسی دشمن ضرور ہو کہ قیمت او اگر
 مدت بیان کر دیا جائی تاکہ آخر کو نزاع نہ ہو پس ایسی مدت جی عرف کی اعتبار سی بخان سکین یا جسکا
 سی وقت پر معین ہو جیسی بانی برسنی یا ہوا چلنی تک ناجائز ہی رہا یہ ہفتہ ختم مسیح کی ادا کا وعدہ کرنا یا
 قرض کو نقد اور نقد کو قرض کرنا یا بکشت معرفت و معاملات سابق عادت قدیم ہر کشف کرنا یا نہ
 حاصل کا نام یہ ہو کہ وہ امر ہو کہ نزاع کا احتمال رہے یعنی خریدار کئی کہ نہ لائینی ایک مہینے کا قصد کیا ہو
 اور بائع کسی کہ مین ایک ہفتہ سمجھا تھا اور اگر مال قرض ہوا اور مدت مہینے کی تو ایک مہینہ سمجھا
 ہر حال آؤ یہ اسی سلم کی مسیح کی دینے کی مدت معین کرنا یا نہ مہینے ہر کوئی کہ یہ وعدہ خواہ اسکی ہے

اگرچہ یہ صورتیں مسیح کی ہوتی ہیں مگر اگرچہ یہ صورتیں مسیح کی ہوتی ہیں مگر اگرچہ یہ صورتیں مسیح کی ہوتی ہیں

مسیح کی ہوتی ہیں مگر اگرچہ یہ صورتیں مسیح کی ہوتی ہیں مگر اگرچہ یہ صورتیں مسیح کی ہوتی ہیں

شرط پہنچا کر مالک کو زمین قیمت اور اس کی توجہ نہ کی اس صورت میں قبل از اس میں بیع
میں تصرف کرنا جائز ہے اور اس کی مدت خیار کی طرح مختلف ہے مگر مفتی ابو یوسف اس قول میں امام
مباحث کی ساتھ ہیں بل خواہ بائع میں بخت اور او سنی تصرف خواہ کی بائعہ کوئی چیز بختا یا کہ زمین بختی یا بیع
بختا اور کوئی شیئی بختی اور قرار پایا کہ جب بخت میں بختی جاسی بیع ہی واپس ہو یہ معاملہ صحیح احکام میں ہے
وہاں مالک کی رضامندی اور اگر یہ شرط عطا و دہج کی بطور وعدہ قرار پائی تو بیع صحیح اور شرط کفایت
وعدہ ملحوظ ہوگی اور اگر یہ شرط داخل عتدہ ہو تو بیع فاسد ہوگی پس یہ نزدیک بھی قول اصح ہی پس اگر
زمین بختی ہو کسی ایک مکان بطور بیع یا وفا خرید کر غیر کو بکریا دیا تو کوئی عذر کی ذمی ہوگا اور چارہ یا زنا نہیں
تو بخت در معاملی بیع بشرط وفا کی ہوتی ہیں وہ محض رہو این اور سود خوار کی جیلی اور بعض مساعی
یوں ہی ہوتی ہیں کہ جب چاہیں گی اس قدر نفع و دیگر مال بہرہ نشینگی یہ بھی سود ہی بیع فضولی یعنی
غیر کمال مال یہ اجازت بیع یا غیر کے لئے خریدنا آگام شافعی اسی نا درست فرماتی ہیں مگر ہم ثابت کر دے
ہیں بل بحدیث خود ابی جعد جبکہ حضرت نے ایک دنیا بکری خریدی کو دیا تھا اور اونوں نے دو بکریاں
خرید کر ایک بکری ایک دنیا کو بیچ کر ایک بکری معاہدہ دنیا لیکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے
اور آپ نے اونکی ستمین برکت کی دعا فرمائی کہ تم کو ضرورت و حاجت جیسی مشتری یا باہن یا مالک
مشتوقہ الخیر ہو گئے اور بیع یا خرید یا مال ضائع ہوتا ہی یا مشتری یا بائع کو روپیہ کی ضرورت ہو
ایسی حالتوں میں یہ قابض بطور فضولی کی بیچنے کی مجاز نہ ہو مگر تو بڑا ہرج ہوگا مگر بائع فضولی کو ضرور
ہی کہ بطور ناجائز قابض نہو تاکہ سرقہ و غصب سے فرق رہی ورنہ عاصی ہوگا اور خریدار اگر گناہگار
تو گناہ گار ہی یہ بیع مالک کی اجازت تک موقوف نہ ہی مگر مشتری کو حق تصرف حاصل ہو فضولی
باع ہو یا مشتری مختار ہی کہ قبل از اجازت مالک بیع خنجر کر ڈالے (عالمگیری) مالک بائع و
و مشتری دو قسم ہیں دعوی کر سکتا ہی پس اگر فضولی کی پاس مال مانع تھا تو جب تک اصل مالک کی خواہ
ملکیا جاسی نہت اجازت کافی نہوگی اور امانت نہو تو اجازت کافی ہی اور شمن فضولی کی پاس امانت
ہو اجازت مل چکی ہو یا نہ اور اجازت تب صحیح ہوگی کہ مالک کو قدرت کاملہ حاصل ہو پس اگر
اور التاقدین یا ایسا بیع جو قسم عروض سے ہو موجود نہو تو مالک کا اجازت دنیا سفید نہوگا کیونکہ
اگر بائع یا مشتری فضولی ہیں تو کسی فریب سے اجازت نافذ ہوگی اور مشتری نہیں تو کسی غیب

میں یہ بھی اور بیچ نہ تو کسی پر جازت ہوگی اور مالک مہربانی تو وارث ستمی سے بہر قبض قبض
ہا زت اونکی شہر تین اندر رہن یا مہرین اور اجیر اور ساجر مال بہن یا مال کر گزشت فروخت کر گزشت مگر این دوسرے
بیچ موقوف بہن کیونکہ رہن جیتاک زر رہن نہ او اگر لی اور رہن جیتاک گروی کو خرید نہ لی ایسی
کرائی کیا پڑن جیتاک کر ایہ واسکی سے قایم نہو جائیں اسوقت تک مالک شہر نہن بہن کو
ایسا ہی نہنم ہو تا سی عالمگیری کے بیچ موقوف سی ایسی معاملہ کوئی نافذ کرنی پہلی رہا بہن اور
مالک مال کو اختیار ہی کہ بیچ اول فخر کے مہرین یا کر ایہ دار کی بات ہی چالی شلار نہد کا مکان عمر کے
پاس رہن ہی پھر زیدنی اوس کی بر سکے باتہ عیا اور یو جہا شتقاق مہرین یہ بیچ فسخ کر کی عمر کو باقت
بیچا لا یا عمرنی وہ مکان بکر کو باقت عیا پھر زیدنی کہ مالک مکان ہی اوس بیچ کو فسخ کر کر اپنی طرف
سی عمر کی استہ بیچ کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک مکان اور عمر کر ایہ وار ہو تا بیچ مجبور مجبور وہ شخص ہے
جسی خورث دلا یا جایی کہ اگر ایسا کر گیا تو قتل یا قید ہو گا رہن پر اپنی ظن غالب ہو تا جہا کہ عا بر
اس بات پر قادر ہی پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کایہ کفر ہی باطنیان قلب بظاہر کر دیا
جائزہ اور عتق دیا کفل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف دار کا دم تو فقط اعتق و فاسد ہو سکے پس
شکل دوم میں جیس زیدنی عمر کسی چیز یعنی یا خریدنی پر خرید کیا تو یہ مالامہ اسوقت تک نافذ نہو گا
جیتاک عمر کو اسن حاصل نہو اور اپنی رہن نامندی ظاہر کری ان صورتوں میں مجبور ہمیشہ بری اور جابر
فرد دار ہی اور بیچ پر بعد قبض بطور بیچ فاسد ملک آہستہ ہویش اگر بیچ مشتری دو نو مجبور
ہون تو قیمت جابر کو دمی ہی ست دو نو آخر کار راضی ہوگی تو بیچ جائز ہوگی شہریت با بیع مجبور جابر
جابر مشتری دو نو سی قیمت لی سکنا ہو (شرح وقایہ) شہر مشتری مجبور ہی تو جہا فرد دیا ہے
جابر سے سکنا ہو اور ان صورتوں میں مال اگر خود ضائع ہو تو قیمت جابر کی دمی نہو گی مجبور سے
کہ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اجبتار سے متاع ہو تا بہت امور ارفال کی حق میں جبر

اگر بیچ مشتری دو نو سی قیمت لی سکنا ہو (شرح وقایہ) شہر مشتری مجبور ہی تو جہا فرد دیا ہے
جابر سے سکنا ہو اور ان صورتوں میں مال اگر خود ضائع ہو تو قیمت جابر کی دمی نہو گی مجبور سے
کہ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اجبتار سے متاع ہو تا بہت امور ارفال کی حق میں جبر

نہیں شرفائی سبست جبرین - باج فی شین یا شتری فی مال کجوزی یا اور او سکی پاس خود ضائع
ہو تو بر گزردہ رانیت ایسی جبری سالی اگر دیکھی منجی تک ہو جائیں گزردہ حکم کمال و تباہی شرف
کے غرض سے کتاب بر خرید کر زید کے ہاتھ اور زید سے غرض سے ہاتھ پتی یہ جملہ بیع موقوف اور
کجا بزمین چنگ غرض خوشی اجازت نہ سے اور شمار سووم مسیح سلم اسمن دس جزون کا قسٹ
غرض ہر سامان تسلیم وقت تسلیم کے جس سے جس کیوں یا جو کے نفع بیسی غلام قسم کے
کے یوں سے و مست جسی عود یا خراب کے مقدار مسیح کے مقدار شین مدت بعضون کو نزدیک
ام تو مفسد یوم سی نیادہ اور بعضون کی نزدیک تین ریم اور امام صاحب کی نزدیک ایک مادہ
اور سو پر فتویٰ ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو تو حکام سلم قرب تنوکی سے اوسی مجلس
معین شین تمام و کمال نقد و یا باسی اگر کسی دہانہ کرائی یا اپنی باقیاتین وضع لیا مسیح سلم نوکی اور
اگر چہ نقد لیا اور چہ غرض اول نقد بیع ہو یا لکھی نہ مسیح وقت عقد سی وقت ادانک موجود ہو اگر
چہ باج کی قبضی سے نوپس ایسی چیز پر سلم کرنا جو پیداموگی اور فی الحال کہیں بازار میں نہیں جو جس
سیودیات وغیرہ چلتی سے پہلی تباہ نہیں جسکی ہر تو کیلی سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن شرف سے
خریدنا بجا نہیں مگر چہ قدر مختلف ہو (شامی) راس المال اگر مستحق نکلی اور صاحب حق از جہان
مندی تو عقد سلم باطل ہو گیا یا سلم الیہ عاجز یا سلم فیہ منقطع ہو گیا تو رب السلم خود انتظار کرے خواہ
اصلی یہ پیو جو دنیا پر اسے پیسے کے کچھ بیش و کم تبدیل و تغیر جائز نہیں کیونکہ راس المال میں تبدیل ناہو

اس کا قسٹ یا نہ ہو یا نہ ہو
وقت ادانک موجود ہو اگر
چہ باج کی قبضی سے نوپس

مذکورہ بالا کے مطابق
کے غرض سے کتاب بر خرید کر زید کے ہاتھ اور زید سے غرض سے ہاتھ پتی یہ جملہ بیع موقوف اور
کجا بزمین چنگ غرض خوشی اجازت نہ سے اور شمار سووم مسیح سلم اسمن دس جزون کا قسٹ
غرض ہر سامان تسلیم وقت تسلیم کے جس سے جس کیوں یا جو کے نفع بیسی غلام قسم کے
کے یوں سے و مست جسی عود یا خراب کے مقدار مسیح کے مقدار شین مدت بعضون کو نزدیک
ام تو مفسد یوم سی نیادہ اور بعضون کی نزدیک تین ریم اور امام صاحب کی نزدیک ایک مادہ
اور سو پر فتویٰ ہے (نعم) یعنی اس سے کم مدت معین کو تو حکام سلم قرب تنوکی سے اوسی مجلس
معین شین تمام و کمال نقد و یا باسی اگر کسی دہانہ کرائی یا اپنی باقیاتین وضع لیا مسیح سلم نوکی اور
اگر چہ نقد لیا اور چہ غرض اول نقد بیع ہو یا لکھی نہ مسیح وقت عقد سی وقت ادانک موجود ہو اگر
چہ باج کی قبضی سے نوپس ایسی چیز پر سلم کرنا جو پیداموگی اور فی الحال کہیں بازار میں نہیں جو جس
سیودیات وغیرہ چلتی سے پہلی تباہ نہیں جسکی ہر تو کیلی سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن شرف سے
خریدنا بجا نہیں مگر چہ قدر مختلف ہو (شامی) راس المال اگر مستحق نکلی اور صاحب حق از جہان
مندی تو عقد سلم باطل ہو گیا یا سلم الیہ عاجز یا سلم فیہ منقطع ہو گیا تو رب السلم خود انتظار کرے خواہ
اصلی یہ پیو جو دنیا پر اسے پیسے کے کچھ بیش و کم تبدیل و تغیر جائز نہیں کیونکہ راس المال میں تبدیل ناہو

جن چیزوں کا قدر اور قیمت جس سے عرف و عام کو دیکھ کر ان میں سے کوئی ایک نہ ہو سکتا جس میں حیوانات اور تمام زمین
جو وزن و پیمائش کی اعتبار سے زمین جتنی کہ عددی مقدار یعنی درجہ و درجہ ایک ہی ہیں اور
سب برابر تھیں باقی زمین الرحمن کو فرق ہی ہو جیسی ایک قسم کی انہیں ایک ملک کی کتابیں یا ایک ہزار
یا تو سو لیکن دینے و آئینہ رہی کہ ہماری زمین جو چیزیں کا ان کا وزن اور وزن کی اعتبار سے ایک صفت
اور صورت کی بنتی ہیں وہ سب عددی مقدار میں داخل ہیں اور زمین اسلام میں ہی پس ہر شے کو
اس المال یا سکو میں اگر مسلم نہ پائے سونا یا سکہ یا نہ اشیا یا غیر معینہ جس کا ذکر ہو گیا کہ پائے نہ شریعت
بصورت تاجیل سود اور بصورت نقائب بیع صرف ہو جائیگی اور اشیا یا غیر معینہ میں جہات مشغول اسے
الغرض ہی اسلام کے لئے زمین کسی خاص درخت یا کھیت کی اناج یا دیگر زمینیں اسلام کے لئے شاید وہ پاک
ہوں یا نہ پیدا ہوں۔ مسلم الیہ اگر مر جائے تو مدت ادا یا اطل اور ادائی مسلم فیہ فوراً واجب ہو جائیگی
اس مال اور مسلم فیہ میں تصرف قبضہ سی پہلی منع ہے پس زید فی عروسی سو تھان تنزیب بطور
سلم خرید و ہر قبضہ یا قبضہ کر کے نہ شریک کیا یا اس کی ہاتھ بچی تو تصرف جائز نہیں مسلم میں خیال و دیت و خیال
شرط جائز نہیں چارم تو لکھ پیچھم کر کے ششم وضعیہ چونکہ اس کی ناکمال دیانت پر ہوا اس لیے کہ مشتری
بائع پر اعتماد کرتا ہی اور شہ بخیا نہت ہی انہیں ممنوع ہے لہذا اصلی لاگت کا علیٰ حاشیہ شرط ہی پس ضرور
ہے کہ سہ وہ مال نقدین یا مثلی چیزوں کی عوض میں خرید کیا ہو کیونکہ اگر عوض اسباب کو خرید تو اصل
لاگت معین ہو سکی ہاں جب وہ اسباب بازار میں بلا لاگت ایک معین قیمت پر لگا کر تا ہو جائیگی
خریدار کو پس موجود ہو اور وہ زمین قرار پا کر کہ کو خرید کر کے نہ لگا کر عایت سی دوسرے میں کے
ویشی ہو جائی ہے سہ قرض خرید ہو کہ قرض کی قیمت اکثر گران ہوتی ہی سہ کوئی نہ عیب اپنی طرف
سے نہ پیدا کیا ہو اگر کوئی عیب پہلی سے تھا یا از خود ہو گیا اس کا بیان ہی لازم نہیں ہے چونکہ کا
عیب اختیاری نہیں ہوا تھا نہ جٹا نہ زمین خراب ہو جانا عیب اختیاری ہے کہ کوئی ایسا نفع
نہ اٹھایا ہو جس سے قیمت میں نقصان آوے جیسے کہ آب و تاب یا جزو اصلی میں کمی آجائے کہ اگر
یہنا قیمت کم ہوگی کتاب یا احتیاط پر ہی تو کچھ ہرج میں اگر ایک چیز دس کو خریدے پھر شہدہ کو

میں کوئی عیب نہ ہو تو زمین کا مالک اس کو بیع کر کے دوسرے کو بیع کرے تو بیع صحیح ہے
میں کوئی عیب نہ ہو تو زمین کا مالک اس کو بیع کر کے دوسرے کو بیع کرے تو بیع صحیح ہے
میں کوئی عیب نہ ہو تو زمین کا مالک اس کو بیع کر کے دوسرے کو بیع کرے تو بیع صحیح ہے
میں کوئی عیب نہ ہو تو زمین کا مالک اس کو بیع کر کے دوسرے کو بیع کرے تو بیع صحیح ہے

بیچکر اوسی شخص سے پانچ یا دس کو خرقہ کی اب ضرورت اول میں منت اور کچھ تالی
 میں دو دو کے اصلی لاکت رہتے کے ایسے مصارف جسے مال یا قیمت میں یاد کیا
 ہو جائے جیسے رنگ یا نقش یا بار بار سے وغیرہ لاکت میں شامل ہیں اور محافل
 اور بقائے مال کے مصارف داخل نہیں جیسے مکان کا کرایہ اور محافظ کی تنخواہ یا رانہ
 کماں وغیرہ اور بانی رضائے می سے جس قسم کی مصارف شامل کی جاویں یا نہ ہو۔ مثلاً جو مال
 یعنی فی روپیہ نفع کیسکی یا جتنی کو متنی خریدی ہو وہی قیمت یا او سکی سوائی ڈیوٹ ہی ویکلی ایسی
 صورتوں میں اگر نقد و کتن مجلس میں معلوم ہو کہ کئی توبیخ صحیح ورنہ فاسد ہو مثلاً یہ دو سالہ فی روپیہ
 (د) نفع پر بعد ازان بیان کر دیا گیا کہ عیس کا خرید یہ اب بانی شہادتہ آئی میں معلوم ہو اور اگر یہ قرار پایا
 کہ جو یہی کہلاتی میں تحریر ہو یا ہمارا کارند بیان کری یا بازار میں قرار پایا او سکا حساب ہو گا تو خرید و
 کہ ان سب باتوں کو تصریح اور مجلس میں ہو جائے و توبیخ فاسد ہو اکثر ہمارے زانیہ میں ایچ ہر کس مال کو خرید
 بازار میں تو اس سی فی روپیہ ۴ کم یا زیادہ ہم دیکھے پس یہ منہرین اگر بطور وعدہ ہی تو بعد حقیقت
 قیمت بازار دونوں کو از سر نو اختیار ہو کہ معاملہ کریں یا کریں اور جو قیمت چاہیں قرار دیں وہ وعدہ لالہ
 نہیں اور اگر وہ شرط لازم اور مثال محاب و قبول کی متصور ہو تو توبیخ فاسد ہو مشتری کو جب معلوم ہو
 کہ کسی شرط میں مخالفت کی گئی تو توبیخ میں واپسی بیع اور مراہجی میں کمی قیمت کا اختیار ہے اور
 امام محمد کے نزدیک دونوں میں اختیار اور مفتی ابویوسف کی نزدیک و دونوں میں سقوط قیمت ہو مگر قریب
 اور عیب میں قیمت کم نہوگی اختیار کافی ہے جب بیع ہلاک ہو جائی یا کسی تصرف کی وجہ سے قابل و
 نہ ہو تو خریدار کو کوئی حق واپسی وغیرہ نہ ہا مال مغضوب میں ملک و مراہجہ وغیرہ جائز ہے
 (۵) مالگیر (مثلاً زید نے بیو کا چاقو غضب کیا جب عمر و نے دعوی کیا چاقو کم ہو گیا اور قیمت
 کے بعد ازان پھر ملک یا اب زید باعہ تبار قیمت ادا کر وہ

چونکہ مالک ہوا اور فسخ کی سکتا ہے تو چیز نہایت گران خریدی اور پھر نہایت کم قیمت پر بیچا
 اور پھر بہت کم قیمت پر بیچا اور اسکی کیفیت بیان کردی (عالمگیری) ہفت مرتبہ بیچ و خرید
 اسباب ہی اسباب کا مبادلہ کرے اور صورت تو یہ ہیں بائع اول مشتری قبضہ کا پورا ہوا ہی مگر فسخ
 میں دو نوکریاں قبضہ پانچکانق ہے کیونکہ دو بائع اور دو مشتری ہیں مثلاً ایک فی ایک تان
 ایک کی ہاتھ پاؤں پر کوئی ایک اب زید کو حق ہے کہ پہلی روپیہ لیکر تان دے اور اگر یہ تان بٹا لیکر اس
 کی بیچا تو دو نوکریاں بر مشتری قبضہ پانچکانق ہیں بیچ و خرید میں تان دینے پر مشتری قبضہ ہوتا ہے
 اس دوسری کی اب دو نوکریاں ہیں میں اور معلوم ہیں اور اس طرح کہ ایک بیچ کی عوض یہ دوسری بیچ
 جائز نہیں اگر دوسری یا ایک چیزیں ہوں تو احکام ربوہ کی رعایت لازم ہوگی ہفت مرتبہ بیچ و خرید
 سونا چاندی باہر بیچنا اس میں شرط ہے کہ ایک ہی مجلس میں بیچ تمام اور میں اور بیچ مقبوض
 ہو جائیں ورنہ بیچ قاسد ہے کسی اشرفی بعض روپیہ خریدی اور کہا کہ گھر سے روپیہ لائی دیتا ہوں
 یا جا کر لیتا ہوں اور قبل اسکی کہ بائع اور مشتری علیہ ہو جائیں روپیہ دیدیا بیچ تمام کردی تو
 بہتر ورنہ بیچ قاسد ہوگی گھر روپیہ و اشرفی بعض اٹھان حکم یعنی فلوس نوٹ وغیرہ خریدایا
 فلوس نوٹ بمقابلہ فلوس نوٹ ہی تو صرف ایک ہر جانب سے نقد دنیا کافی ہوگا (عالمگیری) چاندی
 سونے کے پتھر بمقابلہ اٹھان حکم قرضہ پاک سکتی ہیں کیونکہ یہ بیچ صرف نہیں (عالمگیری) اگرچہ
 سونا قرض یا بطور خیاریا دوسری ملکوں سے خریدیا ہو تو اسکی چار صورتیں ہیں ۱۔ بعض تو

بہتر ورنہ بیچ قاسد ہوگی
 یا جا کر لیتا ہوں اور قبل اسکی کہ بائع اور مشتری علیہ ہو جائیں روپیہ دیدیا بیچ تمام کردی تو

بہتر ورنہ بیچ قاسد ہوگی
 یا جا کر لیتا ہوں اور قبل اسکی کہ بائع اور مشتری علیہ ہو جائیں روپیہ دیدیا بیچ تمام کردی تو
 بہتر ورنہ بیچ قاسد ہوگی گھر روپیہ و اشرفی بعض اٹھان حکم یعنی فلوس نوٹ وغیرہ خریدایا
 فلوس نوٹ بمقابلہ فلوس نوٹ ہی تو صرف ایک ہر جانب سے نقد دنیا کافی ہوگا (عالمگیری) چاندی
 سونے کے پتھر بمقابلہ اٹھان حکم قرضہ پاک سکتی ہیں کیونکہ یہ بیچ صرف نہیں (عالمگیری) اگرچہ
 سونا قرض یا بطور خیاریا دوسری ملکوں سے خریدیا ہو تو اسکی چار صورتیں ہیں ۱۔ بعض تو

یا فلوس وغیرہ اسمیں قرض جائز ہی اسلی کہ اٹھان چکی میں تقابض البیلین شرط نہیں ہے
 بعض بٹنے یا بٹنے آڈر وغیرہ کے مقایسہ میں اسمیں مجاہد وصول
 اور ادائیگی اور مجلس ایجاب و قبول کا متحد ہونا شرط ہی ہے جا کر اسکی لکھ لازم ہی کہ بائع یا و
 اکیل جواب دہی تک ہمارا رہی ہے اور اگر دوسری ملک سی منگایا اور یہ کہ اگر روپیہ بوقت
 وصول مال طلب کیا بعد کیے کے پسند ناپسند کرنا اختیار ہی تو ضرور ہی کہ بائع کا وکیل مال لیجاسی
 یا مسرت ڈاک بشرط ادائی زرقند بیچین تاکہ شتری مجلس واحد بین روپیہ دہی اور مال لی اور
 الی ان واک تسلیم بیع اور قبض ہمن میں بائع کی وکیل متصور ہو چکی اور شتر کی کسی نقصان
 سے غرض نہوگی مسئلہ اگر مال ریل میں بھیجا اور بائی بشرط ادائی زرقند بعد واک الی تو معا قبضہ
 نہ پایا جائیگا اسلی کہ بوقت ادائی شتر صرف بلٹی ملکی مال نہیں ملے گا اور اگر روپیہ نقد چکر مال منگایا
 اور جملہ امور متعلقہ بیچ کی تصحیح کردی اور طریقہ ارسال مال ہی معین کر دیا تو بائع کو چاہیے کہ شتر مال
 اوسی مجلس میں اوسی صفت کا مال اوس روپیہ و غیر دے کہ حوالی کرے یا اوسکو چرا کر دی یا جسکی شتر
 شتری نے طلب کیا یا اوس اوسی مجلس میں دید و نہ بیچ فاسد ہوگی اور یہ روانگی اور روپیہ کی
 روانگی بندہ داری خریدار ہوگی گویا اوسکی وکیل یا سفیر نے روپیہ دیا اور مال لیا اور ایسی صورت میں
 جائز ہی کہ خریدار یا بائع اپنا کیو وکیل کردی اور قرض کی تدبیر ہی کہ بائع سی روپیہ قرض لیکر شتر ادائی
 کردی فصل نہ اگر ایسی چیزیں ہوں جنہیں سونا یا چاندی شریک ہو جیسی لوڈی مع زیور یا تانوار
 ہندوق وغیرہ جہیں جا بجا سونے چاندی کی کڑیاں یا زنجیر ہوں یا منہم جیسی کچھ اب یا دہ طبع
 جو کہ چرنی ہو یا تھوہلی یا بالکل چھوٹی چھوٹی نقش و نگار ہوں جیسی وہ کتابیں جنہیں جا بجا کچھ سونا ہوتا
 ہی یا تھان چکی کنار و پیر کچھ چاندی کے تار ہوتی ہوں یا سونے چاندی کا ہلکا پانی تو شکل اول صوم
 میں ضرور ہے کہ بمقدار چاندی یا سونے کی قیمت نقد دے جائے اور یہ کہ قیمت اوس چاندی یا
 سونے جو اسمیں ہرگز زیادہ ہو (۱۰۰ روپیہ) اور شکل سوم میں نظر کریں کہ آیا وہ نقش یا طبع میں ملے
 ہے یا نہیں اور ملحوظ رہے کہ اگر وہ نہ ہو تو خواہ خریدار اوس چیز کو نہ لیتا یا قیمت کم دیتا پس اگر
 عہ اگر اوسطور سے روانہ کرے جیسا کہ اوسے حکم کا تھا اور نہ نہ

بہر حال اگر خریدار یا بائع کسی چیز کو نہ لیتا یا قیمت کم دیتا پس اگر عہ اگر اوسطور سے روانہ کرے جیسا کہ اوسے حکم کا تھا اور نہ نہ

محوطاتی اور رعایت نہ کرنا لازم ہے ورنہ بتما سب جائز ہو و اقود از شاهی مگر احتیاط یہ ہے کہ بلحاظ حدیث نہ
 ہو جو و منکر قیمت نقدی و یکالی اور صورت اسکی مثل اعتبار و غیرہ نقدی کو جو والدہ عالم سدا کی ہر مشورہ میں
 بقدر پانندی یا سونہ کی وجہ سے احکام سب صحت باقی رہنے اور کوئی چاندی کی سکی اگر روزنامہ صحت ہوں
 تو روزنامہ اور عدد و صحت ہوں تو عدد و بکین کی لیکن جبکہ اپنی بھینس سے بھی بائیں تو سواست و
 رعایت احکام سب صحت لازم ہے بخلاف فلوس وغیرہ کی کہ وہ جب عددی ہو جاتے ہیں ہر وزن کا
 ملا بہین رتہ اسکی کہ فلوس میں قیمت محض اصطلاحی ہو اور اوچین خلتی پس ایک ڈبل کو ایک سو دو
 پسی سے چھ اگرچہ وزن تفاوت ہو جائز ہے معاوان اور چاندی سو سکی شش شش و کسب کو
 ہی اول وہ شجرہ اوچین سے نکالنا سوال رہو یہ پسی ہو تو اپنی جنس کے ساتھ نہ چھی جاو شلا تا بنی کو کان
 بعض تا بنی اور پسی کو کان بعض پسی کو بنی اور اگر ایسا کیا اتنا اور کوئی شراؤ سکا ساتھ کر دی اور یہ
 بھی خوب سمجھ لے کہ حیثیت دوسری چیز ملی ہے اصل شوکم نہو مثلاً سونہ کی مٹی سونہی پتے اب اگر اوس
 شوکے ساتھ کچھ لو باہی شریک کر لیا تو ضرور ہو کہ جو سونا مٹی سے نکلی وہ اس سونہی کم ہو جو خالص ہے
 اور اگر اسطرحی سونا اور لوہا دیا گیا تو یہ خالص سونا اوس سونہی کم ہو جو اوس مٹی میں چودہم اگر چاندی
 کی کان یا مٹی بعض سونہ کی یا سونہ کی مٹی بعض چاندی کی مٹی تو قیمت نقدی و بیجا و صوم اوس مٹی یا
 کانین چاندی یا سونا یا جبکہ اگر کیا گیا ہو ضرور نکال ورنہ بیع معدوم اور بیع باطل ہوگی کیونکہ
 بیان مٹی نہ بیع ہو نہ مقصود اسلیو باہی اگر شرط کرے کہ بعد چاندی نکال لینے کے مٹو واپس لیجاو
 تو جائز ہی جیسو اس صندوق میں بیجا مگر صندوق بہین بیجا اختیار ویت اسمین حاصل ہے (عالمگیری)
 چونکہ ان معاملات میں اختیار ویت محلی مقصود ہے بہتر یہ ہے کہ حق دسی مٹی صاف کر کے دکھا دیا جائے یا
 کوئی اور چیز ساتھ کر دی تاکہ اختیار ویت کا خدشہ نہ ہو اور اگر باقی مٹی سے کچھ نکلی تو بھی بیع صحیح ہے
 نہو اور تا بنی کو یہ ہو جان لینا ضرور ہے کہ اسمین کیہ بال میرا ہی ہے اور معاذ کو بیچنے کے چار شرطیں ہیں
 یہ کہ مقام معین کر کی اوسکی مٹی یا جو اسمین سے نکلی پٹیلے سے وہ مقام اسکا ملک ہو سکتا ہے
 بیان کر دی کہ کتنا کر اکود اچانکا کہ مقدار مچھول نہ ہے سدا اگر زمین جنگل یا کہستان وغیرہ کہ ہے بہتر
 ملک بہین تو اوچین جس دمی جیسا کہ ہم آئیدہ ذکر کر چکی نہم بیع مکروہ یعنی ایسا مالہ کرنا
 جیسے کسی قسم کی شرعی کراہت ہو اور اوسکا یا بیچ صورتیں ہیں البتہ اعتبار بیع جیسی آلات مکروہ

ملکہ و اسکا اگر کسب کا فرقین کلاست سنہری اور پیل پوری ہے البین نقوش البین منور یا جو پورین چمن باری سونہ کا کسب و بیکار
 ۱۱۱

ہوا مشتری بطل فترت سے منسوب یعنی ظاہر اسچاہا جاکہ یہ خریدار کا نہیں اسلام ہی بد و نیک تو کچھ منشا ایقہ
 متین لیکن کہ قسم کا اس درجہ کیوں نہ ہو بقدر احتمال فساد باقی جو اوسبقہ را حذر از اولی است کہ
 ضرر اسلام میں خدا اعلیٰ تعالیٰ تفریطی تو کسی حال میں اقبال فساد مرتفع نہیں ہو سکتا پس اس شبہ صحیح
 چنانچہ بیوگا مثال منسوب غلت جیسے کتاب یا فرش یا برتن کے ساتھ تصویب اس طرح ہوں کہ خرید
 بیع مجموعہ جائیں نہ مقصود بیع ذاتی اعتبار سے قیمت گھڑی تو بیع جائز ہے مگر اگر بیعت منہر ہی ہے
 بچا کو نہیں مثال ضرورت جیسے چروہ دار روپیہ یا اور ولایتی اشیاء جیسے کارخانوں یا کارگروں کو تصویب
 خریدنی ہیں اور ہرگز ہرگز خریدار کو اوشی کچھ تعلق نہیں ہوتا یہ ہر بیع ترک اولی ہلا کر بیعت جائز
 اگرچہ اصل مائع اور آمرا موخو ذہو کا قاعدہ ہو کہ کیا نیکی چیزیں جیسے سیتہ ہیں اگر بلا اجازت
 بائع کو کچھا اور بائع چپ رہا ہے بدون نیت خرید یا نیت خرید کی تھی مگر چپ کر کے بعد بدون
 کسی وجہ اور عدم رضا کے غرض خنک کیا تو بہتر ہے کہ قیمت مناسب ادا کرے مسئلہ جو بائی جائز
 زیادہ ہو اور آدمی اوشکی محتاج ہوں اوشکی بیع کر دے بلکہ بلا قیمت دنیا چاہے (الحات) بیع کردہ
 نافذ اور ترک بک گنہگار ہی وہ ہم بیع باطل جو شرعاً عقلاً بیع مقصور نہیں ہوا و عقد جبین لہجہ
 یا قبول نمونہ وہ چیز جو کسی مذہب میں ہال نہیں جیسے خون و مردار۔ آزاد آدمی انکی بیع باطل ہے
 اور اگر صرف ہمارے شرع میں ہال نہیں سمجھو گے جیسی شراب خنزیر تو اگر یہ چاندنی سونے یا کانچ کے مقابل میں
 بیع باطل ہو تو اگر بقابلہ اسباب وغیرہ کی بیع فاسد ہو سے مدبر آم ولد مکاتب کی بیع باطل ہے
 اسلئے کہ یہ مستحق آزادی کے ہیں اور مالیت انکی غیر معتبر اور مکاتب خود مختار ہوتا ہے سنا ناپاک چیز
 پاک میں بیجی خون یا پیشاب یا احوال اور حرام ہیسے گوشت و خیمچ و مردار یا مال مستقوم و
 غیر مستقوم جیسی بکری اور سور بیع ناجائز ہوگی مگر جبکہ ہر شے کا مشن طبعی و علیہ و قرار دیا گیا ہو
 یہ قید نہ خواہ مخواہ و نہ خرید و نہ جائز نہ ہے بلکہ ذات بیع بدل جاسے اور اوشیں بدل
 سے بالکل عرض فوت ہوتی ہے بیع باطل ہوگی جیسی لاکھ نے لورٹھی بیچ اور غلام حواسے کیا
 اب تبدیل محل بیع غرض خریدار کی فوت اور بیع باطل ہوگی کیونکہ ایجاب و قبول لورٹ
 پر نشانہ غلام پر اور اگر مقصود باق رہے صرف بعض صفات میں فرق آئے جیسی گھڑا بیچا اور
 لورٹی خواہنے کی بیع جائز ہے اور مشتری مختار ہے چاہے لاپس کرے وہ بیع

[illegible]

پہون اور باقی بدون خصوصت و قیام مدعی کیچہ ہم نہیں کر سکتا شل جہم کو ایک کتاب دیکھی مستند
 کہ لکھنے لکھنے دو مشروط اسباق یعنی وہ وہی ہے جو کسی فعل یا مساو فی پر معلق ہون اس میں
 دوسری طرف سے قبول شرط پر اور جب شرط پائی جاسے تو تخیل و یا تباد و قضا لازم کیونکہ کیا یہ عقد
 ہو اور ایک مساو فی کی وجہ سے مستحق و فائسی زید و عمر و کما کہ تم و درایا و کما کہ بشرط صحت و مستحق
 و نیکی یا میرے مقدمہ میں و کالت کرو بشرط کا سیای سو روپیہ کی یا ہمارا مال بطور ہا کر لیا و یا
 اپنا مال میرے دست بردار ہو یا یہ مال تم نے بیچا ہم اس قیمت پر خریدیں تو اس کا نام ایک کسے سے بیچ پر خرید و
 بیچے اس قیمت پر بیچ یا اپنا مال ہماری ساتھ لیا اگر ہم خریدیں تو نکلا اس آمد و رفت کا نقصان
 دین الغرض جو شرط مشروط کہ قبول کرے پر موقوف ہو وہ لازم ہے یہ وہی ہے کہ ہمارا فلان کام ہو جائے
 تو اس قدر دیکھ کہ محتاج قبول ہے نہ قضا لازم زید نے ایک طبیب سے علاج کرایا کسی کو اپنے
 مقدمہ میں وکیل کیا اور یہ قرار پایا کہ زید جابہ مصارف علاج و مقدمہ سے سو بری ہو البتہ بشرط
 کا ایسی ہی اس قدر دیا جائیگا اب اگر مجموعہ معاوضہ محنت و مصارف ایک رقم ہے جس پر ہمارے
 بالصف یا ثلث مال تو شرط صحیح اور معاوضہ مذکور لازم ہے اور جابہ مصارف و موا و مقدمہ میں
 جابہ کو اور اگر معاوضہ مصارف علیہ اور محتانہ علیہ قرار پایا جیسے سو روپیہ بابت دو کو اور دو
 حق معاوضہ تو یہ شرط فاسد غیر معتبر ہے اور قیمت و مصارف بطور بیع فاسد لازم اسلام کہ اگر وہ
 مال ہے جو تو شرط ادائیگی اور اگر قرض ہے تو شرط عدم ادائیگی اور موا وغیرہ میں قرض ہے صحیح نہیں
 جیسا کہ باب القرض میں معلوم ہو گا اگر کوئی نظیر معاوضہ نہ رعیت ہو جیکہ زمین بدین شرط لیا جائے
 کہ جتنی روپیہ اس کو اس کا نصف یا ثلث مالک زمین کا ہو اور مصارف مزارع کے ذمی ہیں
 واضح ہو کہ یہ ایک بڑی اصل جامع اور واسع ہے جو ایک عمدہ الغامات سبحانیہ و فیضان الہی
 سے اس رسالہ میں ہے اس سے ہر قسم کی معاملات کا جواز نکل سکتا ہے چاہے کہ جو معاملہ ہو اور سو
 پہلو دوسری عقد کو نظر دیکھیں اگر کسی عقد مشروع کو موقوف ہے تو اس کو احکام کی پابندی
 کریں ورنہ غور کریں کہ اصول شرعی مخالفت ہے یا نہ اگر مخالفت ہے تو مسترد و مردود و رتہ
 اسباب سے متعلق و معدود ہو گا اس کو فروغ و تفرقات میں مذکور ہو گا میراث بعد تجرید و تفسیر

ملکہ ان مثال قیام مدعی کیچہ ہم نہیں کر سکتا شل جہم کو ایک کتاب دیکھی مستند
 کہ لکھنے لکھنے دو مشروط اسباق یعنی وہ وہی ہے جو کسی فعل یا مساو فی پر معلق ہون اس میں
 دوسری طرف سے قبول شرط پر اور جب شرط پائی جاسے تو تخیل و یا تباد و قضا لازم کیونکہ کیا یہ عقد
 ہو اور ایک مساو فی کی وجہ سے مستحق و فائسی زید و عمر و کما کہ تم و درایا و کما کہ بشرط صحت و مستحق
 و نیکی یا میرے مقدمہ میں و کالت کرو بشرط کا سیای سو روپیہ کی یا ہمارا مال بطور ہا کر لیا و یا
 اپنا مال میرے دست بردار ہو یا یہ مال تم نے بیچا ہم اس قیمت پر خریدیں تو اس کا نام ایک کسے سے بیچ پر خرید و
 بیچے اس قیمت پر بیچ یا اپنا مال ہماری ساتھ لیا اگر ہم خریدیں تو نکلا اس آمد و رفت کا نقصان
 دین الغرض جو شرط مشروط کہ قبول کرے پر موقوف ہو وہ لازم ہے یہ وہی ہے کہ ہمارا فلان کام ہو جائے
 تو اس قدر دیکھ کہ محتاج قبول ہے نہ قضا لازم زید نے ایک طبیب سے علاج کرایا کسی کو اپنے
 مقدمہ میں وکیل کیا اور یہ قرار پایا کہ زید جابہ مصارف علاج و مقدمہ سے سو بری ہو البتہ بشرط
 کا ایسی ہی اس قدر دیا جائیگا اب اگر مجموعہ معاوضہ محنت و مصارف ایک رقم ہے جس پر ہمارے
 بالصف یا ثلث مال تو شرط صحیح اور معاوضہ مذکور لازم ہے اور جابہ مصارف و موا و مقدمہ میں
 جابہ کو اور اگر معاوضہ مصارف علیہ اور محتانہ علیہ قرار پایا جیسے سو روپیہ بابت دو کو اور دو
 حق معاوضہ تو یہ شرط فاسد غیر معتبر ہے اور قیمت و مصارف بطور بیع فاسد لازم اسلام کہ اگر وہ
 مال ہے جو تو شرط ادائیگی اور اگر قرض ہے تو شرط عدم ادائیگی اور موا وغیرہ میں قرض ہے صحیح نہیں
 جیسا کہ باب القرض میں معلوم ہو گا اگر کوئی نظیر معاوضہ نہ رعیت ہو جیکہ زمین بدین شرط لیا جائے
 کہ جتنی روپیہ اس کو اس کا نصف یا ثلث مالک زمین کا ہو اور مصارف مزارع کے ذمی ہیں
 واضح ہو کہ یہ ایک بڑی اصل جامع اور واسع ہے جو ایک عمدہ الغامات سبحانیہ و فیضان الہی
 سے اس رسالہ میں ہے اس سے ہر قسم کی معاملات کا جواز نکل سکتا ہے چاہے کہ جو معاملہ ہو اور سو
 پہلو دوسری عقد کو نظر دیکھیں اگر کسی عقد مشروع کو موقوف ہے تو اس کو احکام کی پابندی
 کریں ورنہ غور کریں کہ اصول شرعی مخالفت ہے یا نہ اگر مخالفت ہے تو مسترد و مردود و رتہ
 اسباب سے متعلق و معدود ہو گا اس کو فروغ و تفرقات میں مذکور ہو گا میراث بعد تجرید و تفسیر

وادامی و یون فروش براسمین وارش که قبول او پند کو دخل نہیں خود بزرگک جا پور اور مضرب بر سر و غیر
 باو تفریح کسی بمار و سال و اصلاح الاعمال و کتاب الشکاح اور بالیہ شریعین جو در وقت اللیل و اللیل و اللیل
 و کس و قدرت سابقہ کا عوض بہ تو بعد از او است و کتب شریعہ است و تہ بیت ہو گا ورنہ راہ حکم پر وقت پر
 سخن حکم یہاں جہاں مال سے زیادہ تر طلب اور بہترین مکان سے فرمایا آنحضرت کہ میرا رزق تلوار کے تنکے سے
 یہاں مال بعد از انوار ملک ہو تا و ذوق قبل تقسیم اسمین نصرت منع اور چرانا اسکا نہایت گناہ ہے
 رو با عیب عیب و از چہ پرستی و چہ جو کت خریدار کو اصلاح ہو آلتہ اگر بائع نہ آلتا یا با صحت
 ظاہر کہ دیا ہو کہ میں کہ عیب کا ذمہ دار نہیں (والمکیری) یا عیب ایسا تھا جس پر بے تامل نظر
 شرتی تو جیسی بچتا ہو اکثر تو خریدار کو کہ حق نہیں رہا عیب کی بائع شکیں ہیں بے قبول
 قبضہ عیب موجود تھا یا بائع نے کوئی ایسی تدبیر کی جسکا عیب معاً ظاہر نہ ہو کہ جیسے کہ بکری
 تیزاب لگ دیا یا بہت سیار کپڑے میں باریک رفو یا ایک کپڑے کا داغ تھا جو ہرگز بچو نہ مگر کپڑا ایسا یا
 جو جس سے اوس داغ کا اثر مخفی ہو دینی پر ظاہر ہو گا یا جانور کو کوئی ایسا زہر دیا یا مضر چیز
 کھلائی جس کا اثر کمزور دن بعد ظاہر ہوا مشورہ میں خریدار کو اختیار ہے کہ پیرے یا رکھ لے
 مگر میں کم ہو گا اور ثبوت اس امر کا کہ عیب مذکورہ بائع کو پاس سے بچے خریدار کو ذمہ ہے
 یہ ایک عیب سابق تھا و دوسرا بعد قبضہ کے لاحق ہوا خواہ مشتری کو فعل سے جیسی کپڑا بہت
 کیا خواہ کسی اتفاق سے جیسی چوہ کس لگی آب بائع مختار ہے کہ چیز پیرے یا قیمت بقدر عیب
 سابق کم کر دے خریدار کا حق اوس سے متعلق ہو گیا جیسے کپڑا اسکو ایسا یا رنگو ایسا یا گوشت پر آدم
 اور اب اوس عیب سے آگاہی ہوئی ہو قبل از قبضہ بیع میں موجود تھا اسمین خیار ساقط
 اور نقصان عیب ذمہ بائع ماند ہو گا اور بائع اگرچہ راضی ہو مگر بیع واپس نہیں ہو سکتا
 کیونکہ حق خریدار ہوا اسمین متعلق ہے سے بیع میں ایسا نصرت کیا کہ وہ ہلاک ہو گیا یا قابل
 فایز کے نہ جیسے غلام بچہ الا یا قفل کر ڈالا یا کھانا کھایا یا کپڑا پہنا اور پٹ گیا یا بیچ ڈالا یا بہ
 کر کے حوالی کر دیا یا نہ واپس ممکن ہے نہ رجوع نقصان قیمت لازم ہے یہ امور خود بخود ہو گئے
 جیسے کھانا کھانا غلام مر گیا یا کپڑا جل گیا اب رجوع نقصان قیمت ہو سکتا ہے کہ عیب واپس
 مال بیچ ڈالا اور زید مشتری نا اذنی عیب کا زہر کہ پیرے اگر حکم حاضر مال پیرے اگر تو خریدار

عیب کا ذمہ دار بائع ہے اگر عیب قبضہ سے پہلے ہو تو بائع کا ذمہ ہے اگر قبضہ کے بعد ہو تو مشتری کا ذمہ ہے
 اگر عیب قبضہ سے پہلے ہو تو بائع کا ذمہ ہے اگر قبضہ کے بعد ہو تو مشتری کا ذمہ ہے
 اگر عیب قبضہ سے پہلے ہو تو بائع کا ذمہ ہے اگر قبضہ کے بعد ہو تو مشتری کا ذمہ ہے

اول نیرایع اول به نقضان عیب و سکتا هرگز ثابت کرد و که عیب سابق هرگز در نقد و انقضای
 قانع و ای مساله که نیرایع اول ملازم منو کا عیب و در جکی درجه و تا جرحیت که اگر عیب خرد و یا
 عیب سزاگاه بودا پیکر کی ایسا لغت کیا چه شلوری اور ملک پر دالت کرم خیار عیب باطل بود
 شلا کپرا پس لیا سوار و پر سوار بوز نیست آیت چاقو کای و کوی خیر اید و و ماد کوی عیب و سکا سکو
 هو اور قیمت بازار پر لغت و کجی تو یه قیمت عیب و داشت منین اگر چه موزایام سر قیمت کم موی
 مگر مشتری کا امین که اختیار نه تنها در لغت یا عیب ایسی بین منیر تسلیم بیع یا معرفت عیب و
 جوده عیب بین مشلا کپرا اتنا نسو علی که الیا یا گوشت کتو الیا یا بنود حلوئی سر شیری تلو کر لالی
 یا نوزده - تر بزرگان و یکد اب عیب معلوم بود تو کپرا یا گوشت کالیده بود جانایا مثالی کا مسلمان
 یا حقیرین آجانایا خروزی تر بزرگان تر شهاب چند موجب نقصان می مگر عیب و داشت تنو منو کا
 اسلکی که عیب و داشت و هر جوب قبض پیدا بود و ری قبض سی پهلای پیدا بودی اور مشتری کا امین
 کوئی قصور بین کیونکه بدون ان صورتی که با بیع تسلیم بیع بر تاد و بونه نقلا و خروزی تر بوز
 بین اگر چه بیع قبضه بود اگر مشتری بیه تراشی اوس عیب کو نجان سکتا بان وده امور
 جینیر تسلیم بیع موقوف بود معرفت عیب اگر مشتری کا که سه روزگی تو قبل قبض بیع مشتری
 ملازم و شلا گوشت کا قیوم بنو انکیر کی مگر کراناستمالی لیکر طایفه سب عیب و داشت بین اور
 میی مفهوم بود تا و فقیه اولیث روح کی رای سو خیار و روت بین مذکور بود البتة بیع بیع بین
 خیار و روت که مستطین - و عیب بین بیعت و یا لیکری خیار و روت بیعت جو شخص بگویم
 موی خیر خرید و اوسی اختیار هر که یکینی سه پهلای یا و یکینی هر و ایس کر شو اور دیکر سه بیع عرض
 بود که محلا علم و اوسه اور به علم بین طرح حاصل هر تا به قبل خرید و یکیا بود یا نمونه و یکیا بود

عیب و سکتا هرگز ثابت کرد و که عیب سابق هرگز در نقد و انقضای قانع و ای مساله که نیرایع اول ملازم منو کا عیب و در جکی درجه و تا جرحیت که اگر عیب خرد و یا عیب سزاگاه بودا پیکر کی ایسا لغت کیا چه شلوری اور ملک پر دالت کرم خیار عیب باطل بود شلا کپرا پس لیا سوار و پر سوار بوز نیست آیت چاقو کای و کوی خیر اید و و ماد کوی عیب و سکا سکو

هو اور قیمت بازار پر لغت و کجی تو یه قیمت عیب و داشت منین اگر چه موزایام سر قیمت کم موی مگر مشتری کا امین که اختیار نه تنها در لغت یا عیب ایسی بین منیر تسلیم بیع یا معرفت عیب و جوده عیب بین مشلا کپرا اتنا نسو علی که الیا یا گوشت کتو الیا یا بنود حلوئی سر شیری تلو کر لالی

اس میں شرط کو کبھی میں کہ تبدیل و تفسیر پایا یا بائیں سے تفسیر بیان سن لی اور دوسری ہوا تو پھر پائی
فقط غرض میں جائز ہو چکر شتری نابینا ہو یا بیع سلم کو جائز نہ دیکھی یا استحان کو کبھی حکم عالم وغیر
سے نہ حاصل ہو چکر شتری وغیرہ او میں استحان شرط نہیں سونگہ لیتا یا جائز لیتا اور غاکس کے
دیکھتی ہو غیر ماقولین ہوتا عالمگیری آپس غلام یا لونڈی یا اور چیز کی تصویر عکسی اور زمین و
مکان وغیرہ کا نقشہ دیکھ لیتا کافی نہیں اور صرف رعنا و خیار رویت ساقط نہیں ہوتا یعنی اگر
بے دیکھی شتری سے لے لیا کہ جو خیار نہیں ہو تو اس سے کہ نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی ایسا تصرف کرے
جس سے بیع قابل رد نہ ہے یا شتری مر جائی یا بیع حبیب دار یا پاک ہو جا تو خیار رویت
نہیں لگتا یعنی بعد دیکھنی کے اوسے و ایسی کا اختیار نہیں پس شک جب زانی سے نکال ڈالا گیا خیار
رویت نہ باقی رہتا اسی کا دیکھنا معتبر نہیں بان وکیل کا دیکھنا کافی ہے نہ خیار رویت کی مدت کو ایسے
امر پر موقوف کرنا جب کا ہونا انونا ضروری ہو جائز نہیں جیسی جب تک زید آئی یا جب تک پانی پر جو
آوے کہ عید فطر یا رمضان تک خیار ہو جائز ہے اسلئے کہ پانی برسا یا زید کا آنا ضروری نہیں ہوگا
عید اور رمضان کے مسئلہ زید نے ایک صندوق عمر و سی مول لیا اور کہا کہ اسی فلان مقام پر پڑھا
پس جب صندوق اوستقام پر پہنچ گیا خیار رویت ساقط ہوا اور یہ فقہیہ پولیٹ کا قول ہے اسلئے
کہ یہ حمل و نقل و تحلیٹ حادث ہوا اگرچہ صندوق مقام میں پہنچ پڑا بلکہ راہ میں ہو تب بھی خیار
ساقط ہو جائیگا صفت و واضح رہے کہ تفریق صفتہ جائز نہیں مثلاً چار برتن یکشت بیچے یا
خرید کر کو یہ اختیار نہیں کہ بعض برتن خریدے اور بعض تحریدی اگرچہ قیمت ہر ایک کی علیہ
ہو ہو لیکن جب بیع پر قبضہ ہو گیا صفتی کا حکم نہ رہا پس جب تک بیع قبضہ میں نہ آئے اور
چارونسی ایک میسوب یا ستھی نکلا تو خواہ چارون پیر سے جائیں یا چارون خریدار کے
پاس رہیں اور قبضہ کے بعد البتہ وہی حبیب دار یا ستھی چیر پر جائیگی کیونکہ قبضہ سی صفتہ تھا
ہو گیا البتہ اگر قیمت علیہ علیہ نہ بیان کی جائی چیز ہو جسکی تفریق میں نقصان ہے جیسے
دری - تھان - گھڑی - کدو کا بین - دوسوزی وغیرہ تو تفریق نہ ہوگی کیونکہ یہ علما متحدین
مگر خیار شرط یا خیار رویت وغیرہ جب تک ساقط نہ ہو نہ قبضہ کامل ہوتا ہے نہ صفتہ تمام
کیونکہ جب تک خیار باقی ہے بیع لازم نہ ہوگے قبضہ راس المال سلم اور بیع منقولہ میں

اور نہ وزن کرنا لازم ہوگا ایک اگر کسی کی تاویذ یا شکر و چکر انہیں سے بکر کے ہاتھ بیچا پھر بکر سے بدلتا
بیچنا شروع کیا اور جب سب بک گیا تو جتنا بچ بکھا بچ متفرقات مجموعہ وزن ہوا وہی قیمت
پھر شہر سے اپنے بائع کو دے اب ناویا چکر اگر بائع کا ہے تو اجارہ آور کر لی کا ہے تو کرا
نہ خریدار کر دینا چاہے بقض کے ہے اور سربار اولت پست کرنا ضرور نہیں کیونکہ اس میں سخت
تقصان ہے مگر یہ اجازت وغیرہ مناسب مستدین داخل کرنے سے بیع فاسد ہوگی اور ایک وزن
جو آخر میں ہوا سب کی طرف سے کافی ہوگا اگر بوقت وزن وہ سب بیچنی والیاں انکی قائم مقام موجود
ہوں ورنہ بیع بل میں نہیں دیتے نیلام دیکر تہیہ اور جب بولی ختم ہو جائے بیچنے نہ بیچنے کا حکم
ہے کیونکہ یہ بولی بائع کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ خریدار کی طرف سے ہے یاں جبکہ بائع نے اولاً
ایجاد ارادہ کیا کہ یہ چیز ایک روپہ کو سب سے خریدار سے قبول کر لیا بیع قائم ہوئی اور بیع دکھایا گیا
تو خریدار ویت باقی ہے آج کل نیلام میں اکثر چیزیں امر ہو جاتے ہیں آخر بولی میں ضرور ختم ہو جائیگا
یہاں تک کہ اگر قیمت بحسب رضائی بائع ہو تو بحیثیت خریدار اپنے نام چڑا کے مگر بیع ضرور ختم
یہ شرط لغو ہے اور جو مال اس شرط کے ساتھ بیچا جائے اسکی بیع صحیح نہیں۔ یہ نیلام کرنا والا
اجرت ضرور لے لیا گیا نیلام ہو یا غویہ شرط جائز ہو سکے یہ مسئلہ اس کے وہ اجیر ہے اثر مرتب ہو یا نہ اور
اگر اجرت بشرط نیلام قرار پائی تب بھی جائز ہے۔ اگر بائع نے خود خرید لیا تو اجرت نصف وزن
اصل یہ شرط لغو ہے جیسا کہ احکام اجارت میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ہاں بطور وعدہ پیشی
کی کا اختیار ہے اور بائع کا خود چڑا لیا اور نیلام نہ ہونا ایک ہی شرط ہے یہ کہ اگر بائع نقد چڑھے
تو اجرت نیلام فی صدی عہ اور نقد کی بات کرے تو اجرت فی صدی عہ یہ شرط تب درست
ہے کہ بائع قبل نیلام لیکر ورت اختیار کرے جیسا کہ بیچ میں ہے کہ نقد میں یہ چیز نہ کو اور قرض
میں عہ کو اور ایک امر ہو گیا تو جائز ہے ورنہ اجرت مجبول اور مبادلہ فاسد ہو جائیگا
پس اگر نیلام کرنے والی نے یہ شرط مشہر کر دی ہو تو قبل نیلام کر لی آخر قرار چکا
ہو تو اجرت مجبول اور یہ اجارہ فاسد ہوگا اور اگر قبل جو اشتہار سے نہ نہ ہو جائے ہوگا قیمت
بڑا نیچے عرض سے بائع کا یا کسی دوسرے شخص کا بولنا نہیں اور بیع ہو اور وہ بیع مکررہ استقصاء
کوئی چیز نہ ہو اسلئے جہاں مال منسلک ہو کارگیر کا جو وہ متقابل پایا جائے لیکن آدمی اور نہ کو

بنوایا کرتے ہیں جیسے جو تالی ہو غیر سے صرف مٹا دیا ہو نہ مٹا دیا ہو کہ سلیم ہو جائے درست ہے
 چہرہ آخر میں کر سکتا ہے نہ مامور عزیزی قبول ابو یوسف کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک دو نو
 چنانچہ میں جیسا کہ مسطور ہے کہ دیکھ لے گا دیکھ لے گا اور اگر بائیں بیچے کا اختیار نہ کر چاہے اس سے پہلے
 اختیار تھا کہ اوسے ہیڈ لکٹر و سربراہ دنیا بزرگوں کی ہاؤس میں ہوتا ہے اسے کو اختیار رویت داک
 ہوا (ایہ) اور مختار ہوا فتح رہے کہ اگر اختلاف بہت مروج ہو اور بہت سی چیزیں بنوائے جائیں
 کیونکہ کیا یہ چیزوں کا بنوانا ضروری امر ہے اور جو چیزیں بکثرت پائی جائیں اور نہیں ہو کہ کسی کوئی
 خدمت خاص یا طرز مطلوب یا منافع مقصود ہوتا ہے اس بنا پر ان سے کیا استغناء داخل ضرورت
 و شامل تھا بلکہ جو زمین میں مشغول ہو کہ انحضرت سے منبر جو بی بنویا جو کہ اوس زمانہ میں صرف
 کیا شاید کسی کو معلوم ہی نہ ہوگا بقدر ضرورت و کثرت معاملات استغناء میں تعین مدت سے بھی
 چارہ زمین اسلئے کہ اگر مدت معین نہ ہو تو وقت وصول معلوم نہ ہوگی و سقندر خرابیاں ہوں گے اور
 اگر مدت قیصر شرط ہو تو ایسی چیز زمین جو بیل زمین بنسبتیں یا مطلوب نہیں وقت ہوگی لہذا
 تفاوت و عدم تعین مدت شرط ضروری نہیں ہے اور مصلحت عام کی رو سے زمین میں جسکی لینے
 لینے سے مصلحت کا نقصان قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ شواکثرت مستعمل و فروخت ہوتی ہے
 اوس میں کوئی چیز تہی یا خاص طور کی نہیں بنوائی کہ اور اگر گیر بدولت فرمایش ہی اوسے بنایا اور
 بجا کرتا تھا اس میں مشتری کو اختیار رویت حاصل ہے جسکی واپسی سے کارگیر کا کمال نقصان
 ہو کہ خواہ پاک زمین سکتا ہے خواہ قیمت کم یا کی سقندر روپیہ اوس میں صرف ہوا کہ
 فی الحال نہ وصول ہو تو بیخ تالی کے انتشار تک اسکی دوسرے کاروبار میں نقصان و بوج ہوگا
 خواہ یہ بدولت فرمایش ایسا مال کہ نہ بنانا تھا علی بن القیاس ایسی شکلوں میں بدولت حجت بنوائے
 والیکو اختیار رویت دیا سب باب استغناء ہو اور اسی پر اقبال فقہا و الامت کرتے ہیں کیونکہ وہ
 استغناء میں تعالیٰ کو شرط فرماتے ہیں اور قائل سی طرح جاری ہے ہاں یہ امر کہ قائل ان
 زمانہ حجت نہیں تب ہی کہ اسے مخالفت قیاس یا مثبت امر دید ہو اور یہ اول چیز نہیں ہے
 چنانچہ منہ نہ کیا گیا یا ممکن نہ ہو اور اگر منہ نہ پر فیصلہ ہو تو اختیار رویت ساقط ہوگا اسلئے
 معاملہ زمین حجت شرط کا طر کر لینا بلکہ کہ لینا ضروری ہے مگر اکثر جرسد کار خالقون یا سرکار زمین سے تو

جسکی لینے سے مصلحت کا نقصان قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ شواکثرت مستعمل و فروخت ہوتی ہے

کہ بعض چیزوں کی قیمت ایک معاہدہ ہو جاتا ہے کہ اس قدر مال یا قسطا طوا و صاف قیمت معلوم
مقامات معلوم ہو جو دیکھا جائے پس اس کی کل قیمت فوراً نقد دیدی گئی اور بیع بائع کے
پس یا بازار میں موجود ہو اور نقد ار اور دست و غیر ممکن ہے تو بیع سلم ہر سال اگر بیع بنوایا
جائی تو استغناح اگرچہ مدت طویل بھی ہو سکتا اگر بیع نہ ہو تو بیع بنوایا گیا ہو بلکہ صرف نوٹ
و غیر پر فیصد ہو جو قوت معاہدہ بیع و شراعت اور قضا لازم مثل ازید نے بیکر سے کہا کہ ہم پر فیصد و ق
نقد خرید نہیں اور بیکر نے بیع کا وعدہ کر لیا اب اگر نہ روایت بیع کی رعایت اور تفصیل کر دی گئی ہو
اور صلح اور شفاعت ہو تو اس معاہدہ کی تکمیل و نونہ لازم ہو اور اگر بائع کسی شخص پر صلح
کی گئی تو حق ساقط اور عوض عائد ہو گا پس جب منظور ہو کہ مال مرہون یا معصوب یا غیر متبذ
یا ناقض یا غیر متین بھی جائے تو بیع الکی جائز نہیں اسلئے کہ بیع کا معین کرنا شرط ہے مگر خرید و فروخت کا
معاہدہ صحیح ہے اسلئے کہ نہ انہیں کسی اصل شرعی کی مخالفت ہے نہ بے ایسی معاہدہ فنی کارروائی
ممکن اور دلائل اس کے شرط سلفہ ہیں گذر گئے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بہت مال مطلوب ہو اور اس کا
ملنا بدولت ایک مدت دراز کر ممکن نہیں یا ایک بار خرید لینا یا کل قیمت دیدینا اور انتظام و نگرانی
کرنا دشوار ہے خصوصاً سلاطین اور احرار و بڑے بڑے تاجروں کے ایسے معاہدہ فنی ہمیشہ ضرورت
رہتی ہے جو لوگ ملک انشامات اور تجارتی وسعت اور جنگی ضرورت اور حقوق کی حاجت سے
واقف ہیں وہ کہیں ایسے معاہدات کی سخت بین شک نہیں کر سکتے اگر اس معاہدہ میں تعدد
فنی بیع کی معین ہو بلکہ یوں قرار پائے کہ جب تک زید بھائی سے ہم تو لی شربت انار روز دیا کرو
یا جس قدر اس تقریب میں صرف ہو اس صورت میں ہر روز بیع جدید ہو جائے یا اگر بیکری اور زید
بیکر و عدد دیا تھا پابند ہو قضا و مجبور نہیں ہو سکتا اور عقد بیع اور معاہدہ بیع میں یہ فرق ہے
کہ بیع بعد بیع کر ملک مشتری ہو جاتا ہے قبضہ پر یا نہ مشتری جو قوت اس کے من و نکر ہو سکتا
بائع سوچ و ذمہ داری نہ ہو یا نہ اور ان حقوق میں جو بائع کو ذمی پہلے سے تھے یا اب ثابت ہو
اس بیع کو کچھ تعلق نہیں اور اس سے نفع حرام ہے اور مشتری کو نفع حلال اور معاہدہ بیع
میں عدل نہ بیع قرار دیا جائیگا نہ مشتری کو اس سے کچھ تعلق نہ ہو سکتا مرنے کے بعد وراثت پر
و غیر ہر اور نہ در صورت قبضہ یا نیک تقریب جائز ہے مسئلہ زید نے ایک جزیرہ سے خریدی

کہ جس میں بیانیہ قبضہ پایا گیا ہے کیسے اس کو قبضہ نہیں ہوگا اور اسی مسئلہ میں آیا تو یہ
 ہے کہ اگر قبضہ پر سوال ہے اور اگر قبضہ آشن کے وہی کاغذ میں ہے اور معاہدہ بیع کی صورت میں یہ تصرف شرعی
 ہے اور اگر قبضہ پر سوال ہے اور معاہدہ کنز و مالہ و فاسی احمد کر کے تو یہ وقت اسکاں ہر وقت تکمیل کر لیا
 جائیگی اور یہ صورت مجبوری خواہ مارعی انتشار کر کے یا معاہدہ کر کے ہو گئے کسی اور قسم کا مال و مالہ و مالہ
 خریدا اور قبضہ اس کی بیع سلم پر جبکہ سلم الی مجبور ہو اقالہ یعنی بیع تمام و صحیح ہو جانے کی بعد ایک دن تو
 درخواست سے برضا مندی بیع و کس واپس کرنا جو کس میں آتا اوس سے پیش کی ہوگی کہ جبکہ
 بیع ناقص یا کم یا زیادہ ہو جائیگی تب کس باقی ہو یا نہ مگر بیع کا بعینہ موجود ہو یا نہ اور اگر بیع ناقص
 میں ایک طرف سوال کا باقی رہنا کافی نہیں اس لیے کہ دونوں طرف مال پر ستر قیمت بیش و کم ہوئے
 یا بیع ہلکا ہو یا قابل رد نہ یا تو یہ بیع جاریہ ہر اقالہ نہیں کلیہ جن شرائط میں مالی معاوضہ ہر چیز
 بیع۔ اجاڑ۔ عمارت۔ بیع فضولی کی اجازت۔ ویشی بری کرنا ہر طرف کی وکیل وقت پنجائیت
 تقسیم۔ یہ سب معاملی تعلیق و شرط فاسدہ و فاسدہ ہو جاتے ہیں اور جن میں معاوضہ مالی نہیں
 بلکہ محض احسان ہر چیز میں ہر۔ وصیت۔ شرکت۔ سفارت۔ اقالہ بشرط اور تعلیقات
 فاسدہ و فاسدہ نہیں ہوتے (کنز) مسئلہ جب بیع بک گیا اور قبضہ میں آئیے پہلے کہ زیادہ ہوا
 مثلاً درخت میں پہل کی یا جانور کے بچ پیدا ہوئے وہ بک خریدار ہر بک (مسئلہ) بک بعد ثبوت کے
 اگرچہ مرتفع ہو جائے مگر بقدر تصرفات کسی وہ باقی رہیگی اور جو منافع اوٹھائی وہ ملال ہونگی چیز
 بیع مستحق بخلا یا اقالہ کیا گیا تو جو فائدہ اس سے حاصل کیے گئے وہ سب حلال ہیں پس جبکہ زید
 نے ایک گھوڑا خریدا اور چند ہی اوپر سوار ہوا کیا پہر بک کر دیا مگر کے پاس وہ گھوڑا خریدا
 بعد از ان خالہ نے دعویٰ کیا کہ میں اس مالک ہوں اور عمر نے فریب یا لا علی سے بیچا تھا اب زید کو
 وہ منافع جو حاصل کیے حلال ہیں اور وہ تصرف یعنی بیع و غیرہ جائز اور قیمت گھوڑا بک عمر کے ذمہ
 عائد ہوگی اور گھوڑا زندہ ہو تو باوجود جواز تصرف وہ گھوڑا مالک کو ملا یا جاتا اور عمر سے قیمت
 بیجائی دلائی اور اوسکی اجرت جائز نہیں (مگر شرط یہ ہے کہ دلال جس سے اجرت نہ
 اوسکا طرفدار و خیر خواہ ہو اور دونوں اجرت ملنی یا فریب ہی خریدار کی طرف ہو کر درپردہ با بیع
 کی خیر خواہی کرنا مطلقہ اور ممنوع ہر دلال پر تقاضا ہو سکتا ہے کہ کس نے بیع وصول کر دے

بشری اگر سب واپس کرے تو بائع دلالی بیسکتا جز اور اگر خود بائع مال واپس لے یا کسی اور
وجہ شرع ہو تو دلالی واپس نہیں ہو سکتا (عقود الدیہ) رشوت خواہ مخفی یا علانیہ کسی کے
لیو و بجائی کر یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا فتنہ بدون ضرر غیر مقصود ہو
اور یعنی والا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا
کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور
پس باطل کر کے یا ظالم کر کے بد شرع لٹا جیسو زید سے دعویٰ رشوت لڑ کر کہ کر کے دعویٰ میں بد شرع
برمی کرونگا یا اپنی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری
طرف داری لازم ہو یا تیرے دعویٰ کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ کو سیکھ یقین آجائی یا ایسا عہد و یا کام
جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و املاک
کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسے کام میں کسی مقام پر بھی کرونگا
یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظالم ہے اور
میں اور قریب ان کا ظالم و ان حقوق کے ادا کر کے رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا بیعتا ہے
الاداہین جیسو زید نے دعویٰ رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
و اجور جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے محکومان امور کا انتظام اور نگرانی میں ہیں
اور ذلیل کیا ہو دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور
اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسو زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی جز اور
زید پر اوکا دارادنا شرعاً واجب نہیں ہوتا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ
ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسو وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر
پس یہ اگر قریب اور اثبات باطل اور ظالم کے بنا پر ہے تو اسکی نسبت اور ممنوع ہو نہیں
کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کر کسی جو جی دعویٰ کو ثابت کرانیکے کوشش یا کسی ظالم کو

بشری اگر سب واپس کرے تو بائع دلالی بیسکتا جز اور اگر خود بائع مال واپس لے یا کسی اور وجہ شرع ہو تو دلالی واپس نہیں ہو سکتا (عقود الدیہ) رشوت خواہ مخفی یا علانیہ کسی کے لیو و بجائی کر یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا فتنہ بدون ضرر غیر مقصود ہو اور یعنی والا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور پس باطل کر کے یا ظالم کر کے بد شرع لٹا جیسو زید سے دعویٰ رشوت لڑ کر کہ کر کے دعویٰ میں بد شرع برمی کرونگا یا اپنی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری طرف داری لازم ہو یا تیرے دعویٰ کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ کو سیکھ یقین آجائی یا ایسا عہد و یا کام جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و املاک کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسے کام میں کسی مقام پر بھی کرونگا یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظالم ہے اور میں اور قریب ان کا ظالم و ان حقوق کے ادا کر کے رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا بیعتا ہے الاداہین جیسو زید نے دعویٰ رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق و اجور جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے محکومان امور کا انتظام اور نگرانی میں ہیں اور ذلیل کیا ہو دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسو زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی جز اور زید پر اوکا دارادنا شرعاً واجب نہیں ہوتا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسو وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر پس یہ اگر قریب اور اثبات باطل اور ظالم کے بنا پر ہے تو اسکی نسبت اور ممنوع ہو نہیں کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کر کسی جو جی دعویٰ کو ثابت کرانیکے کوشش یا کسی ظالم کو

بشری اگر سب واپس کرے تو بائع دلالی بیسکتا جز اور اگر خود بائع مال واپس لے یا کسی اور وجہ شرع ہو تو دلالی واپس نہیں ہو سکتا (عقود الدیہ) رشوت خواہ مخفی یا علانیہ کسی کے لیو و بجائی کر یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا فتنہ بدون ضرر غیر مقصود ہو اور یعنی والا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور پس باطل کر کے یا ظالم کر کے بد شرع لٹا جیسو زید سے دعویٰ رشوت لڑ کر کہ کر کے دعویٰ میں بد شرع برمی کرونگا یا اپنی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری طرف داری لازم ہو یا تیرے دعویٰ کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ کو سیکھ یقین آجائی یا ایسا عہد و یا کام جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و املاک کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسے کام میں کسی مقام پر بھی کرونگا یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظالم ہے اور میں اور قریب ان کا ظالم و ان حقوق کے ادا کر کے رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا بیعتا ہے الاداہین جیسو زید نے دعویٰ رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق و اجور جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے محکومان امور کا انتظام اور نگرانی میں ہیں اور ذلیل کیا ہو دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسو زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی جز اور زید پر اوکا دارادنا شرعاً واجب نہیں ہوتا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسو وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر پس یہ اگر قریب اور اثبات باطل اور ظالم کے بنا پر ہے تو اسکی نسبت اور ممنوع ہو نہیں کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کر کسی جو جی دعویٰ کو ثابت کرانیکے کوشش یا کسی ظالم کو

تقریباً ایسی تہذیبیں جس سے کوئی امر ممنوع منعقد ہو اور مرتب ہو کر دو سکواس امر کے
 اطلاق ہو اور نہ ظن غالب ہو کہ خواہ مخواہ نزدیک کاذب و ظالم ہے اور نہ یہ سوچیں کوئی امر
 خلاف شرع کیا ہو بلکہ محض و کالت یا دلال کو خود بخود تفسیر دین اور یا قلیل کوششوں
 اور مستحکم تہذیب کی بد تو اس اجرت کو حلال بنائیں کہ شبہ نہیں اگرچہ زید با عتبات نیست
 اور واقعہ کے عاصی ہو مسئلہ کسی فرقہ یا گولہ یا وکیل کو اپنے چہر بیان کے یقین طلاق و اثبات
 کرنے یا منی الف کہ اعتراض یا حکم سے شبہ نہ کی اور تھانے یا گولہ سے جو عنوان کے بتانے کے لیے
 تفسیر کو الفاظ مفید اور عنوان شناسیہ و ظاہر کرنا جس تک کذب محض ہو جائے جائز ہے اس کے
 اثبات حق میں کوئی شخص ملزم نہیں ہو سکتا اور امر حق کہیں بحسب ظاہر و الفاظ باطل اور شک
 نظر آتا ہو اس وقت ایسی الفاظ اور عبارت سے جو اس حق کو ثابت کریں تفسیر کرنا اگر ممنوع
 ہو تو بنا و کالت اور جملہ علوم استدلال لغو ہو جائیں وقت اسکی تعریف میں فقہاء مختلف
 ہیں امام صاحب کو نزدیک جو مال وقف کیا و اس وقت کو ملک سے نہیں نکلتا اور صاحب کے
 نزدیک جناب یا رشتہ کے ملک میں آجاتا ہے لیکن بالفاق منافع اس مال کو حق امتداد و قسٹ
 اگر کسی خاص چیز کا یہ وقف کرے تو دو ستر کام میں صرف نہیں و نہ عموماً خیرات میں صرفت ہوں اور
 وقف خاص میں جب مصارف وقف باقی زمین تو عام فقر استحق ہو جائیگا اور چاہے تنہا وقف
 کا فاسق و غیر متدین ہو وقف کا مال باقی رہے گا لازم اور اس سے ایسے منافع جو اصل مال کو
 ہلاک نہ کریں اور نہ لوگوں کو جائز ہیں جبکہ حق میں وقف کیا گیا پس وقف کرنا جائز و ناکارہ و نہ مال
 وقف کر دینے کو پیل پیل ببول خشک لکھنا یا بچہ بحسب وصیت و وقف صرف کرنا جائز ہے بلکہ
 مثولی وقف کو ایسی وقت تک بلا غدر و توقف و تساہل کرنا کہ یہ چیزیں خراب یا کم قیمت ہوں
 یا اوٹا کوئی خریدار نہ رہے و انہیں چاہے اور وہ اصل مال بہرہ بالکل خراب یا بیکار ہو گیا ہو چنانچہ
 جائز ہے جبکہ سو کے وقت یا مسجد کی پرانی چٹائی چونا لکڑی اینٹ جیکہ ضرورتیں نہ ہوں (یا لکڑی
 عقود و الدرہ) اصل مال وقف بضرورت و مصلحت کیسکتا ہے جیسے لکڑی یا کھان و قوت ہوا
 نہ منافع اسکا اسکا مرمت کو کافی ہے اور نہ یہ مرمت اسکا باقی ہونا مرمت اس وقت میں ایک
 ضرورت کر کے باقی کے حفظ و بقا میں صرف کرنا و اس مسئلہ جیکہ مسجد شکستہ ہو اور کوئی اسکا مرمت

کا متکفل نہ ہو اور لا وہ پیر میں جو خارج مسجد میں جیسے حجرے وغیرہ اور آخر کو بعض حصہ اور سہ اور سہ
میں جو لوگوں کے اور خشک کر لے ضروری ہوں صرف کئی ہائیں یا چکر اور کئی قیمت سہ مرتبہ کیا ہے
مسئلہ ایک شکستہ مسجد کو دوسرے شکستہ مسجد سے مرمت کرنا یا ایک درست مسجد میں دوسرے شکستہ
کی چیزیں بوقت حاجت سخت صرف کرنا اسپسین علماء مشائخ میں سنا ہے و جناب استاد غفرلہ
کہ اگر ایک شکستہ عمارت آباد ہو اور اسکی حفاظت نہ ہو سکے تو دوسری مسجد آباد میں بوقت حاجت
صرف کرنا بضرورت و مصلحت بہتر ہے جیسے عقلاً و نقلاً ثابت ہے اور اسکا اسکی دوسری میں
اول منوع جبکہ ظاہریت کی نیت ہو اور حقیقت میں حق اللہ راجع العباد کا کچھ خیال نہ کیا جاسو
م شروع جب معاملہ جائز کی سہولت یا وصوت منظور ہو یا حرام سے بچنے کا قصد کیا جاسی یا
یا اضطراب یا ابتلا سے عام یا اور کوئی بڑا نفع پایا جاسی اور جہلی و قسم کے ہوتی ہیں سہ تفسیر
جیسے کیوں اور جو ملا کر بمقابلہ کیوں یا جو کو پیش و کفر تینا یا دوسرے شریعت پر یا چاہے ہو یا نہ ہو
بعض سقوط اختیار یا القابض البذلین یا بیع کے کسی معتبر کو وکیل کر دیا ہے تجدید عقد جیسے
کا مرتب کو معاف کر دیا یا بعد بیع اٹھارہ وقت کو ایکیرت تک بطور سہ یا اجارہ دیا پس سہ
مکان رہن رکھ کر رہن سے سخت رہن کی اجازت سہ لی یا نہایت سخت کر یا یہ مقرر کر لیا
لے ہے سو پھر سے قرض لیا ایک اشرفی قیمتی عسکی دی یا شترہ تولی چاندی اور تین
پیسے اٹھارہ روپی کو چیک با ہم مقاصد کر لیا تو یہ معاملہ بطور رعایت اور روباو یا تھا جب
ہیں اور اگر کہیں انفاق یا کسی سخت ضرورت میں علانیہ حرام سے بچنے کے لیے ایسا کیا تو کوئی
زینیں جسکے زید نہایت بیمار ہے یا دوسرے قرض خواہوں نے تنگ کیا ہے یا مصارف ضرور
سخت تکلیف ہو اور کوئی صورت نہیں مگر ایک مکان رکشا ہو جسکا بیچنا خواہ نہایت
یا قیمت پوری نہیں ملتی ہو اور کوئی شخص بیوہ اور یتیم کے رہنیں رکشا ایسی اضطراب کی حالت
پہلے مکان رہن رکھا بعد ازاں حق سکونت ہیہ کیا یا پہلے حق سکونت معاف کر دیا بعد ازاں
تو عند اللہ ہوا امید محض ہے کہ زید کو پاس نذر کا مال بیوع فاسدہ یا روباو یا رشوت وغیرہ
پر اوہنی اکیزہ قرض لیکر اس مال سے اور اگر واپس اگر نہایت دفع اتمام و طعن ظاہر ہے
ناخوڑ ہوگا اور اگر عند ارتما اور کوئی صورت ادا کی ممکن تھی یا کسی امیر میں اسکو اعان

یہاں سے لے کر اس کے بعد و زید سے عقد اول سے مستثنیٰ نہیں ۱۲

یہاں سے لے کر اس کے بعد و زید سے عقد اول سے مستثنیٰ نہیں ۱۲

اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو بھینس دیا تو کوئی کہہ کر مسلمان نہ کیا نہ سق سے تو یہ کی اور ابی
 غوث نے ایسی ہی بھینس کہ مال سے دست بردار ہو چکا کسی سخت حاجت میں کی اجازت منقصہ و سب
 یا اس مال کی زکوٰۃ ادا کرنا یا ان امور تو نہیں بچھوڑی اس حیل سے اجازت دے سکتی ہے تو ان
 امور کو تو حق مالک یا وصیام میں سے کسی کو دے دے ورنہ نہ کہتے چیریں ایام سرعامین بدقصدات قضا کر لیں یا
 بیشک گنہگار ہونے اور اگر ضرورت واقع ہو جائے بحسب اتفاق یا بطور تسخیر سفر کرے مگر نہایت
 اندر تو مالک اللہ نہیں ہے بخوف و وجوب زکوٰۃ مال تجارت میں بہ تجارت کی نیت کی یا دو ایک غیر
 بیٹے سے نیت فسخ کر دے یا دو نصاب مال تھا تو بیس ختم سال زرخیز نصاب کسی معتد کو دے کر دے
 یا کوئی مال خرید لیا ان سب صورتوں میں اگر ضروری یا اتفاقاً مستعمل ہو تو بڑی ورنہ مافوق ہو کر
 و مکر و ابی مکر اللہ و اللہ خیر الکریم ہر مرض الموت یعنی جس منہمیں بدون صحت و انتقال کرے
 بیس اگر زید یا ریا زخمی ہو کر آچا ہو گیا پہر بہت جلد کسی اور وجہ سے مر گیا ہے بعد صحت پہر بیس
 خور کر آیا تو پہا احسن مرض الموت نہیں اگر مرض کے چند وارث ہیں اور ایک کے ہاتھ کوئی شے چھو
 بیس و دوسرے ورثا کی اجازت پر موقوف رہی اور خیر وارث کی ہاتھ بیچے تو اس کا حکم حکم و بیس
 کا ہے بیس جس قدر ثلث سے زیادہ ہو خریدار ادا کرے یا بیس فسخ کر دے مثلاً زید مرضی ہو اور ایک
 مکان جس کی قیمت یا سو سو تھی دو سو کو کم دے کہ ہاتھ بچ کر مر گیا اور بعد بچہ و تکفین کل چھ سو کا مال
 زید کا منہ دے کہ بیس اگر کی قیمت مکان چوبیس سو ہو مگر نو سو ہو ہے اب عمر کو وہ مکان اوسے دو سو
 دیا جائیگا اسلئے کہ کل مشرکہ زید نو سو و جسکی تہائی تین سو ہو اور ثلث مال تک و قیمت جائز
 اور اگر اس میں تین سو مکان ایک سو چالیس کو لیا تو کل مشرکہ نو سو ساٹھ ہو بقایا سی ترکہ چھ سو
 اور کی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اسکی تہائی تین سو بیس مشرکہ کو بطور وصیت چھ
 دیے جائیگی باقی چالیس ادا کرے یا مکان پہر ایسی ہی اگر با بیع قرضدار ہے اور مال مشرکہ
 اور قرض کو کافی نہیں تو وہ روپیہ جو عمر نے قیمت مکان سی کم دیا ہو اگر باقیات قرض سے کم یا
 ساوی ہو تو مال کل ادا کرے اور اگر زیادہ ہو تو اس زیادتی کی ایک تہائی چھوٹ جائیگی مثلاً
 زید مرضی نے ایک باغ عمر کے ہاتھ بیس روپی کو بیجا اور قیمت اسکی چالیس تھی کی قیمت
 بیس ہو اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمے او سکر مال مشرکہ سے فاضل ہے اب عمر کو

اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو بھینس دیا تو کوئی کہہ کر مسلمان نہ کیا نہ سق سے تو یہ کی اور ابی
 غوث نے ایسی ہی بھینس کہ مال سے دست بردار ہو چکا کسی سخت حاجت میں کی اجازت منقصہ و سب
 یا اس مال کی زکوٰۃ ادا کرنا یا ان امور تو نہیں بچھوڑی اس حیل سے اجازت دے سکتی ہے تو ان
 امور کو تو حق مالک یا وصیام میں سے کسی کو دے دے ورنہ نہ کہتے چیریں ایام سرعامین بدقصدات قضا کر لیں یا
 بیشک گنہگار ہونے اور اگر ضرورت واقع ہو جائے بحسب اتفاق یا بطور تسخیر سفر کرے مگر نہایت
 اندر تو مالک اللہ نہیں ہے بخوف و وجوب زکوٰۃ مال تجارت میں بہ تجارت کی نیت کی یا دو ایک غیر
 بیٹے سے نیت فسخ کر دے یا دو نصاب مال تھا تو بیس ختم سال زرخیز نصاب کسی معتد کو دے کر دے
 یا کوئی مال خرید لیا ان سب صورتوں میں اگر ضروری یا اتفاقاً مستعمل ہو تو بڑی ورنہ مافوق ہو کر
 و مکر و ابی مکر اللہ و اللہ خیر الکریم ہر مرض الموت یعنی جس منہمیں بدون صحت و انتقال کرے
 بیس اگر زید یا ریا زخمی ہو کر آچا ہو گیا پہر بہت جلد کسی اور وجہ سے مر گیا ہے بعد صحت پہر بیس
 خور کر آیا تو پہا احسن مرض الموت نہیں اگر مرض کے چند وارث ہیں اور ایک کے ہاتھ کوئی شے چھو
 بیس و دوسرے ورثا کی اجازت پر موقوف رہی اور خیر وارث کی ہاتھ بیچے تو اس کا حکم حکم و بیس
 کا ہے بیس جس قدر ثلث سے زیادہ ہو خریدار ادا کرے یا بیس فسخ کر دے مثلاً زید مرضی ہو اور ایک
 مکان جس کی قیمت یا سو سو تھی دو سو کو کم دے کہ ہاتھ بچ کر مر گیا اور بعد بچہ و تکفین کل چھ سو کا مال
 زید کا منہ دے کہ بیس اگر کی قیمت مکان چوبیس سو ہو مگر نو سو ہو ہے اب عمر کو وہ مکان اوسے دو سو
 دیا جائیگا اسلئے کہ کل مشرکہ زید نو سو و جسکی تہائی تین سو ہو اور ثلث مال تک و قیمت جائز
 اور اگر اس میں تین سو مکان ایک سو چالیس کو لیا تو کل مشرکہ نو سو ساٹھ ہو بقایا سی ترکہ چھ سو
 اور کی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اسکی تہائی تین سو بیس مشرکہ کو بطور وصیت چھ
 دیے جائیگی باقی چالیس ادا کرے یا مکان پہر ایسی ہی اگر با بیع قرضدار ہے اور مال مشرکہ
 اور قرض کو کافی نہیں تو وہ روپیہ جو عمر نے قیمت مکان سی کم دیا ہو اگر باقیات قرض سے کم یا
 ساوی ہو تو مال کل ادا کرے اور اگر زیادہ ہو تو اس زیادتی کی ایک تہائی چھوٹ جائیگی مثلاً
 زید مرضی نے ایک باغ عمر کے ہاتھ بیس روپی کو بیجا اور قیمت اسکی چالیس تھی کی قیمت
 بیس ہو اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمے او سکر مال مشرکہ سے فاضل ہے اب عمر کو

بدون پورا روپیہ اور کیسے مکان زمین مل سکتا اور اگر فاضلات قرض بائع مقرر قرض خواہ
 لیکھ باقی رہے پندرہ اسدین سے دس حق درناہ اور بائع مقرر کو کم ہونے کی کل مکان پیشکش کا ہونا
 مان اگر کوئی قرض خواہ یا وارث نہ ہو یا ورثا یا قرض خواہ سعاد کر دین تو مقرر کو کہ نہ دنیا پر گیا و کالمت کیل
 یعنی نائب یا کما شتہ لازم یا دوست یا عزیز جو کسی معاملہ کا کسی کو طرفی مجاز ہو وکیل ہے اور دونوں کا
 عاقل و بالغ و آزاد ہونا شرط ہے (ہدایہ) بعد بیع کے اگر بائع کو معلوم ہو کہ موکل نابالغ یا مجنون
 یا غلام ہے تو فسخ کرے کہ بیع قائم کرے یا فسخ کرے وکیل یا موکل کا فرمان یا یا مجنون یا غلام یا مرہم
 ہو جانیا اصل معاملہ کا جسکو لیے وکیل کیا تھا تمام یا منہم ہو جائے و جو وکالت کو زائل اور وکیل کو
 مقرر کرنا ہے اطلاع دی جاوے (عالمگیری) وکیل تین چیزوں کا پابند ہے۔ احکم موکل سے عرض
 و مصالح سے تعارف اہل معاملہ پس جبکہ زید سے بکر سے کہا کہ ایک فرش یا چوپڑی کا بیوا دی کرے
 چوپڑی کو خرید یا بیوے بیوا کر یا شتر تیب یا چکن کا فرش بیوا دیا ان صورتوں میں یہ معاملہ موکل
 لازم نہیں وکیل کی طرف منسوب ہو گا مگر جبکہ مخالفت میں کمال فائدہ ہو اور عرف اور عرض کو خلاف
 نہ ہو بیوی فرش چار کو خرید یا تو موکل مستحق اور ذمہ دار ہے (عالمگیری) اور وکیل ملزم نہ ہو گا البتہ
 جبکہ زید نے چوکا کیسے چاقو تیشے دو روپیہ کے خریدنی کا وکیل کیا اور عمر دو روپیہ کے دو اوسی قسم کے
 چاقو لایا اب زید مختار ہے کہ دونوں چاقو دو روپیہ کو لے یا واپس کرے یا لے کہ عمر نے کو طراعی و کام
 کیا مگر چونکہ ایک چاقو ایک روپیہ کو نلایا جس میں موکل کو عرض حاصل اور ایک روپیہ واپس ہوتا
 یا خود ہدایہ) البتہ اگر ایسا ہو کہ بائع بدون دونوں چاقو خریدے علیحدہ بیع کرے اور وہ دوسرے
 مقام پر اس قیمت پر نہیں ملتا تو مقرر اور ہے کہ موکل معاملہ وکیل پر مجبور نہ کیا جائے وکیل نہ
 دوسرے وکیل کر سکتا ہے نہ بعد میں کے مقرر بلکہ باجائز موکل (ہدایہ) ایک شخص بائع و
 مشتری کا وکیل نہیں ہو سکتا (ہدایہ) پس وکیل کو جائز نہیں کہ اپنے وکالت سوائی معاملہ
 موکل سے کرے چنانچہ وکالت باجائز امانت اور زمین سے ہے مضرع قیمت و بیعنا لازم ہے
 لہذا ایسے شخص سے معاملہ جو عرفاً اس کے طرف منسوب ہو جائز نہیں جیسے ما باپ اولاد وغیرہ
 مگر صاحبین کے نزدیک یقیناً مثل جائز ہے وکیل اوس مال سے معاملہ کرے جو
 اوس موکل سے دیا تھا موکل کو اختیار ہے کہ وہ معاملہ اپنے طرف منسوب کرے یا نہ کرے (ہدایہ) مثلاً

فرد سے لے کر کو ایک اشرفی یا من بہرچہ بغرض خرید یا بیچہ دو گزیر سے اپنی مال سے کہ پھر خرید یا بیچہ
یا بیچہ کی اور کسی قیمت سے خرید کیا اب زیادہ ہو سکے لینے کا اختیار ہے (ہر ایک کو جس کے دیکھ کر اسے
تبدیل یا بغرض کو اجازت دیکھی ہو وہ کیل قیدہ امین ہے اور جب شرط کو مخالفت کرے یا جب
مکمل بیع طلب کرے اور وہیل دینے سے انکار کرے اگرچہ یہ انکار اس لیے ہو کہ مکمل نہیں دیتا تو
لیکن مٹا من سچا جاگیا (ہر ایک) بیع مال اگر خود بھی تلف ہو یا دوسرے دنیا پر یا جب زیادہ سے لے کر ایک
میں کو کسی سے خرید یا مکمل کیا لے کر یا پھر اس لیے خرید یا بیچہ کیل نہیں ہو سکتا۔ وکیل کو
اختیار رویت و رد عیب کا مشتری کیطرح اختیار ہے مگر جب بیع مکمل کو سپرد کیا وکیل کا اختیار
نہا وہ اختیار مکمل کو حاصل ہونے کے حصول پر نہ تقاضا ہو سکتا ہو نہ وہ کسی طرح کا اختیار
رہتا ہو نہ درمیانی اور پیغام رسان (ہر ایک) مال مباح میں شرکت اور وکالت باطل ہے
یہ نہ کہ یہ امور استحقاق اور ولایت سے متعلق ہیں اور مال مباح میں قبض و تقدیم سے حق جاوہ
ہو تاہر بخلاف اجرت ملکہ اور کسی منافع مستاجر کیطرت رجوع کرتے ہیں باب البرواہ اور
لیا و شیا حرام قلہی ہے اسکا منکر کافر اور مرتکب سخت گناہ و فاسق ہے قال جل شانہ و حرم
البرواہ و قال الذین یا کلون الربوا لا یبقو مون الا ما یقوم الذی یخبطہ الشیطان من العسالی
و حق اللہ الربوا ویرلی الصدقات و قال یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و ذرو ما بقی من الربوا ان کنتم
تمنن فان لم تفعلوا فافوا و فاجرب من اللہ و رسولہ و عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل
الربوا و مکملہ و شہادۃ و کتابہ (تیسرا اصول) و قال لکاتبین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل
الربوا فان لم یاکلہ اسابہ من تجارہ او خیارہ (ابو داؤد) سو جب طرح قرار دی وہ بیعت مہر م
ہر ایسی ہو جس میں ہر اسکو برابر سمجھتے ہو اور کبھی اسکی جواز کا فتویٰ نہیں دیتی کیونکہ بیع اسلیکی
موضوع ہو کہ بالیج و مشتری نفع کے ساتھ اپنے حاجت کو اسباب حاصل کر سکیں اگرچہ نہیں کا
نفع نہ تو تا وہاں تاجر و نہیں معاہدہ کی کیا صورت تھو اور حاجت نہ تو تو غیر تاجر کو خرید و فروخت
کی ضرورت تھی اس صورت میں معاہدات بیع و شراکم ملک کا عدم ہو جاتے اور اس حکمت
بالغہ اور تدبیر تنظیم فرق آتا مگر نفع اور حاجت کا یقینی ہونا ضروری نہیں بلکہ احتمال ہی کافی
ہے کیونکہ بیع و شراکم بر معاش کے ہیں اور تدبیر کا یقینی ہونا ضروری نہیں بلکہ احتمال کا احتمال

اس میں اختلاف ہے کہ اگرچہ بیع مال اگر خود بھی تلف ہو یا دوسرے دنیا پر یا جب زیادہ سے لے کر ایک میں کو کسی سے خرید یا مکمل کیا لے کر یا پھر اس لیے خرید یا بیچہ کیل نہیں ہو سکتا۔ وکیل کو اختیار رویت و رد عیب کا مشتری کیطرح اختیار ہے مگر جب بیع مکمل کو سپرد کیا وکیل کا اختیار نہا وہ اختیار مکمل کو حاصل ہونے کے حصول پر نہ تقاضا ہو سکتا ہو نہ وہ کسی طرح کا اختیار رہتا ہو نہ درمیانی اور پیغام رسان (ہر ایک) مال مباح میں شرکت اور وکالت باطل ہے یہ نہ کہ یہ امور استحقاق اور ولایت سے متعلق ہیں اور مال مباح میں قبض و تقدیم سے حق جاوہ ہو تاہر بخلاف اجرت ملکہ اور کسی منافع مستاجر کیطرت رجوع کرتے ہیں باب البرواہ اور لیا و شیا حرام قلہی ہے اسکا منکر کافر اور مرتکب سخت گناہ و فاسق ہے قال جل شانہ و حرم الربواہ و قال الذین یا کلون الربوا لا یبقو مون الا ما یقوم الذی یخبطہ الشیطان من العسالی و حق اللہ الربوا ویرلی الصدقات و قال یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و ذرو ما بقی من الربوا ان کنتم تمنن فان لم تفعلوا فافوا و فاجرب من اللہ و رسولہ و عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الربوا و مکملہ و شہادۃ و کتابہ (تیسرا اصول) و قال لکاتبین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل الربوا فان لم یاکلہ اسابہ من تجارہ او خیارہ (ابو داؤد) سو جب طرح قرار دی وہ بیعت مہر م ہر ایسی ہو جس میں ہر اسکو برابر سمجھتے ہو اور کبھی اسکی جواز کا فتویٰ نہیں دیتی کیونکہ بیع اسلیکی موضوع ہو کہ بالیج و مشتری نفع کے ساتھ اپنے حاجت کو اسباب حاصل کر سکیں اگرچہ نہیں کا نفع نہ تو تا وہاں تاجر و نہیں معاہدہ کی کیا صورت تھو اور حاجت نہ تو تو غیر تاجر کو خرید و فروخت کی ضرورت تھی اس صورت میں معاہدات بیع و شراکم ملک کا عدم ہو جاتے اور اس حکمت بالغہ اور تدبیر تنظیم فرق آتا مگر نفع اور حاجت کا یقینی ہونا ضروری نہیں بلکہ احتمال ہی کافی ہے کیونکہ بیع و شراکم بر معاش کے ہیں اور تدبیر کا یقینی ہونا ضروری نہیں بلکہ احتمال کا احتمال

تو کہلا ہوا ہے کہ کسی کو قدر کی کو مال کی ضرورت ہوتی ہے اور نفع بھی مسلم ہے کیونکہ وہ مختلف
 چیز دینیں پیشی دہی و برابر ہی معلوم نہیں ہو سکتی ہیں ہر شخص اپنی رعیت و حاجت کو اعتبار
 سے اپنے معاش کو فائدہ مند سمجھتا ہے اور جب یہ امر معلوم ہو گیا اور ربو امین دونوں شرطیں پوری
 ہیں پس عین نفع کا باطل ہوتی اور عقل السیر میں وہ پاک محل تصور و عقو کو کسی طرح نہیں
 پسند کر سکتی غایت ربو اگر دوسری چیزیں ہیں۔ اتحاد قرار ہے اتحاد جنس یعنی ذات اس اعتبار سے
 کل مالون کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ متحد القدر و الجنس جیسے گندم بمقابلہ گندم یا آبن بمقابلہ آبن
 ۲۔ متحد القدر فقط جیسے چاندی سونا آبن منس۔ سرخی چونا۔ ۳۔ متحد الجنس فقط جیسے
 تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ وہ دو ایک ہر قسم اور قیمت کی ہوں ۴۔ مختلف
 الجنس و القدر جیسے زعفران کیون یا لہ یا اور انیسٹ وغیرہ پس شکل اول میں فضل و نسا دو و نو
 حرام میں اسلیو کہ جو زیادتی ہے اسلیو کہ نقد کو قرض پر تفویض ہے اور نقد میں تو زیادتی حقیقتہ موجود ہے
 اور قرض میں نکما زیادتی ہے اسلیو کہ نقد کو قرض پر تفویض ہے دیکھو تاجر جو شوق خفا اکبر و
 کو بیچتے ہیں نقد میں (۵) اس کو بخوشی دیتی ہیں اور شکل دوم و سوم میں فضل حلال ہے کہ
 بدون قدر و جنس کے کمی بیشی معلوم نہیں ہو سکتا اور نہ حرام ہے اسلیو کہ تقدیریت کے متنبہ
 زیادتی کا قرض پر ثابت ہے اور باب ربو امین شبہ بمنزلہ حقیقت ہر خلاف فضل کر کہ اسکا شبہ تقدیریت
 سے ضعیف ہو کر ساقط ہو گیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کہ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقد کی ایسی صورت
 متصور ہو لو ہے کیونکہ زیادتی نقد کی حکمی اور شبہ ہے اور یہ زیادتی حقیقی و مستحکم ہے شکل چہارم
 میں فضل و نسا دو و حلال ہیں اور احکام ربو ایسی مالونہ و متعلق ہی نہیں نکلا سکتا اتحاد
 جنس ایک ہر قسم کی چیزیں مراد ہیں جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانور و سنگ کوشت
 کھالین مختلف درخت و پھل پھول۔ لکڑیاں۔ مختلف جواہرات جیسی الماس۔ یا قوت۔ زمر و سونے
 یا لوہ۔ تابنا پتیل۔ رائگا گار با۔ تنزیب۔ نین سکھ۔ گلابدن۔ اطلس۔ یا مختلف کتابیں گلابدن
 بوستان۔ حیران شعیب۔ مختلف عطر۔ اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہیں مگر وہ چیزیں جو وہ خدا
 استقرار ہیں شکیلی نہونی اس حکم میں داخل نہیں بلکہ او کا قرض باہم پاد و سرے وجہ سے منع ہے
 جس کا ذکر بیچ متناقضہ میں کیا گیا اعتبار او صاف واضح رہے کہ ہم جنس اشیاء میں جو فرق اور

تبدیل و منت کا اعتبار است آری اسکی دو قسمیں ہیں پہلی کہ جو مقدمات
یا اصل و غیرہ کے اعتبار سے مختلف و التفریق یا صورت کی ہوتی ہیں انہیں و منت کے
اعتبار سے باہم پیشی و کمی منوع ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبید باور دیو یا سوار
کے کسی بے زور و منت جو چاروں نہایت خاص و خوبیاں ہوتی ہوں پس اگر انہیں اصل و مادہ
یعنی باقی رہے اور کوئی شے سو اسے صنعت کو ایسی زیادہ نہ ہوگی جو جسکی ملائشہ کوئی اثر پیدا ہو
جیسے سوت اور کپڑا یا ریشم اور اٹلس یا لکڑی اور روپہ اور تانہ اور چمچہ وغیرہ کے اشتیاق یا تیل اور
نکلی یہ سب ہم جنس ہیں اسلیک کہ اصل و مادہ یعنی موجودہ اور سو صنعت کو کچھ زیادتی نہیں ہے
اور اگر اصل و مادہ پر کوئی شے زیادہ کر گئی جیسے کابل اور روشنائی یا روئی اور سوت اور کپڑا
یا رس اور شکر اور شنائی یا انار سیب بھی لکڑی اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سب غیر
جنس ہیں اسلیک کہ انکی اصل یعنی باقی نہیں رہتی مگر سونا چاندی اگر کہے دوسری چیزیں مل جا
تو ہی اسکا اعتبار ہوگا اسلیک کہ سونا چاندی قلیل ہو یا کثیر مقصود و معتبر ہوتا ہے
اور حالت انکی یہی کیفیت کسی حال میں باطل نہیں ہو سکتی بخلاف اور اشیا کے کہ وہ حالت کثیر
ہیں دوسرے حکم پیدا کرتی ہیں پس جائز نہیں کہ کوئی اور کمری چاندی یا سونکی یا ہم بیع و شرا
بیشی و کمی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور میل و حصہ دوم قدر اس میں اتحاد شرط ہے یعنی
جو دو چیزیں ایک بجائی یا باشتہ سی تولی جائیں باہم مشابہت قدر میں پس چاندی سونا۔ سو بہ تیانہ
کا ہم قدر نہیں ایسی چیز کی اور فی میں اتحاد نہیں ہو و واضح رہے کہ ہر شے میں ایک ادنی مقدار
ہوتی ہے جسکا معاملہ ان کے لحاظ و حساب ہوتا ہے او اس سے کہ کا حساب نہیں ہوتا اور
اوی ادنی مقدار کو اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس ہوسا۔ لکڑی۔ کانپ۔ کوئلہ وغیرہ ہوں
میں۔ اور ہر قسم کے اناج جو تولد جاتی ہیں ہوزن ہیں ہر قسم کے شہاکیان و خوش زر و شہد
بالائی ہوزن ہیں۔ لوبہ۔ تانبہ۔ سیسہ۔ پتیل۔ لٹک۔ وغیرہ ہوزن ہیں چاندی سونا ہم
ہے ہر و خوش و خوش ہوزن ہے خطر۔ مشک۔ عسبر۔ زعفران۔ وغیرہ ہوزن ہے الماس
یا قوت ایک میزان ہے ایسی ہی کہ ہر چیز میں بھی مختلف و متن ہیں اور صرف نیز انکا متی ہونا
کافی نہیں اسلیک کہ بعض نکی بالکل میزان نہیں شریک جن میں جیسو لوبہ۔ چاندی اور بعض لوبہ۔

ایک ہی چیز اور یا نہ ہو سکتی چنانچہ اگر کوئی مقدار بطریقین اختلافات پر مشتمل اجزائی مقدار کو برابری
 میں بنو خط و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی میں غیر محسوب ہے اور جو شیرینی میں محسوب ہے وہ غلہ میں
 غیر محسوب ہے اور جو مقدار الماس میں بنو خط ہے وہ چاندی سوئین بنون ایسی بنو خط و مشک میں جو
 معتبر بر روغن خوشبو میں نہیں ہے دیکھو عطر وغیرہ کا نام نہ مفت رہا جاتا ہے اور امتحاناً ایک
 مقدار مستقل ہو جاتی ہے کبھی چاندی سوئین ایسا نہیں ہوتا اور جو مقدار چاندی سوئیاں امتحان
 کسوٹی یا لکڑی میں ضائع ہوتا ہے الماس میں ایسا نہیں ہے مگر تمیز و فرق ایسا شیا کا جو
 غور اور کمال تفقہ سے متقی ہو موم کو مقدار شرع نہیں کیونکہ اگر سے طول و عرض متین ہوتا
 مساوات ذاتی حاصل نہیں ہوتی چہاں ہم جب عمدہ اور بڑی چیز بنو خط یا ہم سپاہ نہ منظور ہو تو وہ مختصر
 جو حدیث سے مخصوص ہے ہر چیز یا شیا جبکہ گندم سے بدلیں گندم کو بیش و کم کہ چتری بلی میں بنو
 ہو بنو خط و بیش و کم کا طور یہ سائے گندم کو تو لا کہ اور تاثر اتقع پھر یہ ہو معیوب ہو دوسرے کو جو جنین
 ہو محسوب ہے سیم و زین جو غش زیادہ ہو بدیج حسب طور سے ارادہ ہو یا ایسی مالوئین جبکہ اول
 ہو یا اور تخمینہ بر معاملہ ہو یا نہ تلجی سے تیری اگر طہام یا ایسی مع و شرابین تجہر حرام مسلمان یا لکڑی
 ایک چیز کے دو تیل ایک خوشبو اور دوسرا یا خوشبو کا با ہم برابر نہ کیں بلکہ کہ خوشبو ایک میں زیادتی اگر اموال
 مباح یعنی جنگا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانی کا حق ہے انہیں بعض و بعض
 جنگا و ام اور لقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد پبل متقابل مال
 اور قبض نہیں اور بعض بنون قبضہ ملک مقصود ہے جیسے سیل یا دریا کا پانی خشک کر گاس وغیرہ
 انہیں استقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
 طرف وضو و نماز یا سیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا خشک کر پڑ لیا یا گاس کو ملی اب دیکھو
 حماقت و مراحت کا حق نہیں ہے یہاں آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر وغیرہ کہ

یہاں ایک چیز کے دو تیل ایک خوشبو اور دوسرا یا خوشبو کا با ہم برابر نہ کیں بلکہ کہ خوشبو ایک میں زیادتی اگر اموال

مباح یعنی جنگا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانی کا حق ہے انہیں بعض و بعض

جنگا و ام اور لقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد پبل متقابل مال

عرض کیا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے ملایا تھا جس سے ملک میں آج بھی یہی حال ہے اور یہی وہ ملک ہے
 جس میں ہر شخص کے لیے مسابیح کی گئی ہو اور اسی کام میں صرف ہوگی جیسی طعام دعوت کا جماعت
 خاص کے ساتھ کیا جائے گا اور اسی جائز نہیں ہے کہ طعام دعوت میں دوسرے کو خود شریک کر لیا
 جائے یا ہر ایک کو دے جائے یا ہر ایک کو اپنا ہاتھ لگا دے (عالمگیری) یا کسی ساکن یا خادم کو یا دوسکو جو اس میں
 خون یا شریک ہو دے اور یہ بھی اختیار نہیں کہ دوسرے شخص کے سامنے سے کھانا اٹھا لے یا کسی کو دے
 ہو (شیخ البرکات) کہ یہاں وہ خاص اور یکے پر ہے اگرچہ صاحب دعوت مختار ہے مسئلہ اگرچہ دینی
 کوئی شریک جماعت کو یہی اور جسے کہ تو نام صاحب کو نزدیک یہ ہے جائز نہیں (شرح وقایہ
 در الکرمیہ) کی جیسا کہ دعوت میں ہوتا ہے تو اس کا استعمال سکھ جائز ہے بدون قبض و ملک کے
 سے مصلحت و ضرورت کی رعایت ہوگی مثلاً کسی تنگ راہ میں ایک طرف چکر اور دوسری طرف
 اور آج اب ہر ایک کے پیچھے نہیں نکلتا ہر سواری پر لگایا ایک گاڑی وسط راہ میں جاتی ہے جس
 پر کسی کے راہگیر کو ٹکرا جائے اور اپنی متوسط رفتار کا موقع نہیں ملتا پس ضرور ہے کہ گاڑی ایک طرف
 لڑ جائے اگر کوئی دوسرا گاڑی کو متاثر نہ کرے اور عام میں سوئے متعارف فائدہ دے گا کیونکہ اسے کسی
 انتفاع یا کام کا حق نہیں ہے جس سے عموماً ضرر ہو جیسی راہ میں کوئی بدبو یا نجاست پھینکا
 یا وزنی یا سوزی یا نور چھوڑنا یا ایسا یہودہ غل کرنا جو موجب ہرج و مرج و تکلیف ہوتا ہے یا لابی میں
 ایسی کوئی چیز ڈالنا جس سے سب پر ہلکیاں مر جائیں یا پانی بدبو بد مزہ ہو جائے یا جنگل کو کاٹنا
 خشک ہو جائے یا ہفت دعوتیں اس طرح کہ نا جس سے خواہ مخواہ دوسرے کو متاثر ہو اور طبیعت ماضی
 کرے یا استحقاق عام متعلق ہو اور اس طرح اس کا بچنا اور جاری ہر دنیا قبل ملک جائز نہیں مگر جبکہ
 کسی خاص شخص سے قبضہ کر لیا اور یہی تو اسی خریدنا پر ہوتا ہے یا کسی شخص نے اپنی محنت و صرف
 خاص سے ایسے مقامات تیار کیے تو معاوضہ اس کا صحیح ہوگا جیسا کہ مالک یا شریک چاہا
 وغیرہ اب حق عام ساقط اور تصرف و معاوضہ جائز ہو گا کہ اس پر زمین میں بولایا دوسرے کو
 رکھے تو ہلکے اور قابل بیچ ہو جائیگی (مجلد) مسئلہ بخشی جانور کسی مکان میں رہے یا بچر
 میں تو صاحب مکان مالک نہ ہوگا بلکہ جو بکڑا وہ مالک ہوگا یا ان کی کو حق نہیں کہ ان کو شکار کے
 لیے اس کی گھیریں کسی قسم کی مداخلت کرے اور اگر یہ مکان اسی عرض سے شکار کیا گیا ہوتا

عوض جو داخل ہو سیکر کہ ان سے کیا مدار سب اور قریبت پر تو روہ غیر منتقل بیان مفرد قلعہ جو سرسبز
 اور معاوضہ لازم اور جب مال معین فرمور پڑا بت ہو یا تو اوس مال کا منتقل کردنیہا جیسا کہ یہ
 جائز ہے و ظائف سلطانیت اور تختہ امین جو بلا اندست رعایا ملا کرتی ہیں نہ حق انہیں ملحق
 خلیفہ خدائی سے حق سوزنی ملحق تاج خدائی و غیرہ انکا انتقال اور معاوضہ بھی بشرط رضا سلطان
 و مقتدیان و غیرہ جائز ہے جیسا کہ تصریح کی اسکی شامی نے مسئلہ نزول و ظائف میں اسناد حسنہ
 اور دلائل مرجمہ سے حق تئیں یہ مسئلہ دنیا اور کثیر الشیوعہ جو اور قول سادت اسمین بابا بنین جانا
 فرمائیے نزدیک اسکا معاوضہ و انتقال صحیح ہے اور ریشہ کہ جب مصنف نے کتاب جمع یا یہ
 کی تو مالک کو قسم کے تصرف کا اختیار پر مرتفع ہو بدین طور کہ مشتری کو اصل کتاب اور اسکو شہرہ
 شراذ کہتے ہیں نیز اگر اختیار ہو اور چھاپا امر آخر ہے کہ کتاب کی منافع بقا نقل منتی ہو گئی اور قابل
 عوض ہونا تسلیم ہے کہ جب تک حق منع مسلم ہے پس اجازت دنیا اوس حشکا انتقال ہے
 اور نقل مستخرج جو حق کو پس جب زید نے عمر و مصنف سے کہا کہ اگر تم سے اوپر ہمارے تمام عالم
 کو اس کتاب کی چھاپہ سے منع کرو تو ہم اسقدر مال دینگے اب یہ اجازت عمر و کی مخصوص زید کی نسبت
 اور مخالفت اوسکو تمام عالم کی نسبت کیا ایسا فعل نہیں ہے جو مستحق معاوضہ سمجھا جائے اور یہ شبہ کہ
 اس اجازت سے زید کو حق منع و اجازت کا فیس پیدا ہوا صحیح نہیں اسلئے کہ جب عمر و نے زید کو
 اجازت اور اختیار تمام دیا تو زید اپنے حق کو محافظت پر مختار ہے اور اسطرح اوسے اپنے حق کو
 جو طور دنیا بعض یا کل میں اختیار ہے اور ظاہر ہے کہ حاجت اور ضرورت اسکی مخصوص کتاب
 عنوم کہ اسطرح ہے اور تعامل اسکا شائع اسلئے کہ ہر مصنف یا کسی امر کے سوجدہ کو دو دقتیں پیش
 آتی ہیں پہلی اگر نہ چھپائی اور شائع نہ کرے تو بالکل محنت ضائع ہو اور خلق کو نفع نہ مل سکے
 بخلاف سلف اگر کفایت نقل و کتابت کی رکت نہ تھی اسلئے اگر چھپو اگر اور غیر مقبول ہوتی تو نقصان
 ظاہر ہوتا اور مقبول ہوتی تو دوسرے تاجر فوراً چھاپ لیتے اور وقت کا رجحان تو یہ ہے کہ مصنف
 شیعہ اول بطبع آخر ہو کہیں زیادہ ہو اگر ہے میں پس اس سے بچا کر یہ نقصان ہوگا اور منافع اسکو
 ہی روئے خیر و خیر و منافع میں برکات اسدرجہ کہ کہیں جنکو حکمت شرع سے سربوئی نظر سے دیکھ
 اگر کہ شہدہم جو زید ایسی ہو سکی تو دلیل جو انکی حاجت اور انتفاع خلق اور نظر خیرین

اور پیشی حسن خلاف اور ہوا اگر یوں کہہ کہ یہ چیز اس قدر قیمت پر پہنچی تو بصورت کی مشتری
 بخیر اور بقدر پیشی بایع کو اختیار نہیں اور قیمت بیش و کم نہ ہوگی کیونکہ بیان و صفت بعد مقدار
 مقصود نہیں پس اسکی وجہ سے حسن بیش و کم نہ ہوگا البتہ ایک غلام بچا اور کہا یہ کاتب ہوا
 اور وہ کاتب نہیں تو خریدار واپس کا حق رکشا ہوا اور اگر کاتب ہی ہے اور شاعر ہو تو بایع کا حق کراہا
 نہ ہوگا اسے ایسی بانٹ اور پیمانہ چاہیہ موجود ہوں اور مقدار معلوم نہ ہو اور بیع فی الفور دیا تو
 تو جائز ہے جیسو ایک آنی کے جو اس بچہ کے برابر یا گھوڑی بہر نیچے کیونکہ گو مقدار معلوم نہیں
 مگر بیع اشار سے معین ہو گیا خلاف مسلم کہ اگر اوسین بیع قرض ہوتا ہے پس اگر یہ پیمانے یا
 وزن ضائع یا ناقص ہو تو اثر از بیع کا غیر ممکن ہو گا و جامع صغیر یا قاضی یا سلطان کو نرخ
 کرنا حق نہیں ہے مگر جبکہ فرعام اور عین فاحش ہوتا ہو اور قاضی مسلمانون کو حقوق کی محفلت
 عاجز ہو جائے بشورہ نرخ مقرر کر نہیں کہ مصالحتہ نہیں بلکہ اجرت وزن وکیل شہادت بیع
 وغیرہ دے رہا ہے اور وچر کا کنا پر کھنا اور خیر پیمانہ وغیرہ بندہ مشتری ہر بعد ہوا جو شہد و پس ہوا
 ہو سکا چہنا منع ہوتا ہے دو ہم جنس مال جیسے گندم بغوض گندم یا جو بمقابلہ جو اس طرح نہ بیچے
 جائیں جس سے اونکی مساوات کا یقین ہو سکے جیسو اشارۃ تخفیف وغیرہ کے بایع و مشتری کو طرہ
 ہوا پیش وکیل نہیں ہو سکتا مگر خارج میں جائز ہے پس ولی یا دوسی یا وکیل اپنے لیے اپنی توسط اور
 ولایت سے نہ بایع یا وکیل کا مال نہ خرید سکتا ہے نہ اپنا مال اونسکے ہاتھ بیچ سکتا ہے مگر صغیر کے
 باپ کو یہ سب اختیارات حاصل ہیں (بہر ایہ کتاب الرہن) مسئلہ زیر کو کہنے ایک مکان
 خریدنے کا وکیل کیا اور جو دے ایک مکان بیچنے کا وکیل کیا اسب زیر جو کا مکان کہہ کے یہ نہیں کہ
 چٹنی و النبا تمہار ہے اور بیع اسکا فریعی سے باطل ہے ضرور ہے کہ بایع مال کا مالک یا وکیل
 ہو ورنہ بیع موقوف رہے گا جو مال بوجہ خیار عیب یا خیار روت یا خیار پسند کی واپس کیا جائے
 اسکا بار بار یکبار مصارف مشتری کے ذمی ہوگی (عالمگیری) مگر جبکہ بایع سے قہر کر لیا ہوا اور
 جبکہ مال بایع یا اسکو گمشدہ ہو گیا یا مشتری ضرور ہے اور جس چیز کے لیے بار بار داری
 ضرور ہے وہ اوسے مقام پر پہنچی جائے جو جہان خریدی ہو (شامی) یا جس مقام کا اقرار کیا گیا ہو
 الاہم محمد کے نزدیک نہ مشتری جہان کے بیع جائز ہے نہ اونکی ہلاک کرنا یا اسے پر ضمان (عالمگیری)

۱۔ اور وہ بیلازم ہیں مالک کی رضا مندی نہ ہو تو قاضی اسلام کے اور کوئی نہیں ہوگا اور ان میں سے کسی ایک کو مال یا اٹھان یا کسی نسبت معلوم کر کے حرام اور ناجائز طور پر حاصل کیے گئے ہیں کسی معاوضی میں لینا نہ چاہیے پس اگر یہ خبر بیان بعد اتمام عقد یا قبض معلوم ہو میں تو مشتری کو اختیار ہے کہ وہ واپس کرے خواہ اصل مالک کی اجازت تک انتشار کرے مثلاً جو شے بے عوض ملے تو دینا یا بھڑکانا عذر نہیں جس پر کہنے ایک مکان زید سے بطور ہبہ یا صدقہ یا کرمہ ڈالا اور وہ مکان بھڑکانا اور قیمت دنیا پڑی تو بکر کو زید پر اس فریب کا مطالبہ اور حق رجوع نہیں البتہ اگر مکان بطور بیع یا ہبہ بالعوض وغیرہ ہوتا تو بکر زید سے قیمت پانچ سو تھانے مسلمان شراب یا خمر نہ پیتے تو اس کا مال کسی معاوضی میں لینا جائز نہیں اس لیے کہ یہ چیزیں اور نگو حق میں مال نہیں اور اگر بیع اس کا کافر ہو تو جائز ہو مگر جو بیع میت یا رشوت یا ربا اس کو کفار جمیع کریں اس کا لینا جائز نہیں پس شراب فروش ہندو سرور یہ بنا کر پیسے لینا جائز اور مسلمان ہو تو منع ہے لیسٹا دکاندار کو بھڑکانا تعین قیمت خریدنا یا ایک برابر سود لیا جائے اور بوقت حساب قیمت جو بڑی جائز نہیں اگرچہ نزع واقع نہ ہو کیونکہ شرط بیع لینے پھینکنا نہیں اس میں مفقود ہے ہاں اگر وہ چہرین شملی یا عسکری ستھار ہوں اور بطور قرض لیجا کریں تو مضاائقہ نہیں مگر دیون اسی چیز کی واپس کا دینا ہے اور بیع کو کسی قسم کا عذر نہیں نہیں سکتا اور بعد حساب بطور بیع جدید قیمت قرار دیا جائے تو مضاائقہ نہیں مگر اس میں ضرور ہے کہ وہ اشیاء ایسی ہوں جن میں قرض صحیح نہیں ہے ورنہ شخص جائز ہو کہ قرض لیا دیا جائے بیع کا قصد نہ ہو اور اگر دیون معاملہ ہوا کہ دو آنیا گروں چار آنیا آٹا دو پیر بعد ایک رنگے حساب ہوا تو جائز ہے اس لیے کہ بیع بوقت خرید معلوم اور وزن مذکور ہے اس صورت میں وزن بکر کی ہی ضرورت نہ ہو گی اس لیے کہ بیع وزن سے نہیں لیا گیا ہے لیسٹا غلے میں شرط ہے کہ جب باعتبار کیل یا وزن خرید جائے مشتری یا او اس کا عقد اپنے ساتھ لے لے اور بیع کر بیان پر چوڑ دنیا جائز نہیں اور اگر اشارے یا جھینے یا قیمت کا اعتبار سے خرید یا تو وزن ضرورت نہ ہوگی جیسے یہ کیوں یا یہ اعتبار بقدر ہو یا ایک دوپے کے کیوں لیسٹا ایسے کفار جو اپنی کتاب نہیں اور نادان بچہ اور مجنون اور جو شخص عمداً بسم اللہ ترک کریں اور نماز بھی حرام اور اوسکی

۲۔ اگر بیع یا ہبہ یا صدقہ یا کرمہ یا عذر نہیں ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ وہ واپس کرے خواہ اصل مالک کی اجازت تک انتشار کرے مثلاً جو شے بے عوض ملے تو دینا یا بھڑکانا عذر نہیں جس پر کہنے ایک مکان زید سے بطور ہبہ یا صدقہ یا کرمہ ڈالا اور وہ مکان بھڑکانا اور قیمت دنیا پڑی تو بکر کو زید پر اس فریب کا مطالبہ اور حق رجوع نہیں البتہ اگر مکان بطور بیع یا ہبہ بالعوض وغیرہ ہوتا تو بکر زید سے قیمت پانچ سو تھانے مسلمان شراب یا خمر نہ پیتے تو اس کا مال کسی معاوضی میں لینا جائز نہیں اس لیے کہ یہ چیزیں اور نگو حق میں مال نہیں اور اگر بیع اس کا کافر ہو تو جائز ہو مگر جو بیع میت یا رشوت یا ربا اس کو کفار جمیع کریں اس کا لینا جائز نہیں پس شراب فروش ہندو سرور یہ بنا کر پیسے لینا جائز اور مسلمان ہو تو منع ہے لیسٹا دکاندار کو بھڑکانا تعین قیمت خریدنا یا ایک برابر سود لیا جائے اور بوقت حساب قیمت جو بڑی جائز نہیں اگرچہ نزع واقع نہ ہو کیونکہ شرط بیع لینے پھینکنا نہیں اس میں مفقود ہے ہاں اگر وہ چہرین شملی یا عسکری ستھار ہوں اور بطور قرض لیجا کریں تو مضاائقہ نہیں مگر دیون اسی چیز کی واپس کا دینا ہے اور بیع کو کسی قسم کا عذر نہیں نہیں سکتا اور بعد حساب بطور بیع جدید قیمت قرار دیا جائے تو مضاائقہ نہیں مگر اس میں ضرور ہے کہ وہ اشیاء ایسی ہوں جن میں قرض صحیح نہیں ہے ورنہ شخص جائز ہو کہ قرض لیا دیا جائے بیع کا قصد نہ ہو اور اگر دیون معاملہ ہوا کہ دو آنیا گروں چار آنیا آٹا دو پیر بعد ایک رنگے حساب ہوا تو جائز ہے اس لیے کہ بیع بوقت خرید معلوم اور وزن مذکور ہے اس صورت میں وزن بکر کی ہی ضرورت نہ ہو گی اس لیے کہ بیع وزن سے نہیں لیا گیا ہے لیسٹا غلے میں شرط ہے کہ جب باعتبار کیل یا وزن خرید جائے مشتری یا او اس کا عقد اپنے ساتھ لے لے اور بیع کر بیان پر چوڑ دنیا جائز نہیں اور اگر اشارے یا جھینے یا قیمت کا اعتبار سے خرید یا تو وزن ضرورت نہ ہوگی جیسے یہ کیوں یا یہ اعتبار بقدر ہو یا ایک دوپے کے کیوں لیسٹا ایسے کفار جو اپنی کتاب نہیں اور نادان بچہ اور مجنون اور جو شخص عمداً بسم اللہ ترک کریں اور نماز بھی حرام اور اوسکی

بیع ناجائز و مالگیری اگر نقد و درین کی قیمت میں تفاوت یا ترشہ ہے مگر اس طرح بیچا کہ اگر نقد و دیگر تو میں و غیر از زمین کو فروخت کر دو روپے قیمت ہو اور خریدار کو کچھ تصفیہ نہیں کیا اور معاملہ ختم ہو گیا یا ترشہ نہیں اور اگر ایک قیمت معین ہو گئی تو جائز ہر زید (بزرگ یا فقہر ایک مال و سکویہ یا اور قبل و بعد زمین مانگا بکرتے کہ اگر آخر روپے کو تو اس وقت ویدون یہ کمی ابرا ہو اور صحیح ایسی ہر زید بکرتے ایک کتاب کی خریداری جرد ۲۲ اجرت پر فیصلہ کر لیا پھر اس سے اجرت قبل وقت مانگی بکرتے کہ اگر ۳۰ اجرت کے حساب سے راضی ہو تو کیا متناقد اور نہ بد راضی ہو گیا یہ بھی جائز ہے ۳۱ اگر غلط فروش چکر سے غلط کے بین شرط مول الیہ زمین کو خلع آخر بازار تک بکا کرے اور آخر قیمت وصول نہ ہو تو اس سے واپس خریداری اول کا قطع و سب کیا جائے مثلاً زید ایک چکر خاٹے کا لایا اور عرو سے کہ اگر چکر راہ جو اس شرط پر مول لیا کہ جس منٹ سے غلط ہوتا بازار میں بکے گا اس سے آدھ سیر یا پانچ روپے فروشیہ زیادہ لینے اور جس قدر شام تک بیکے وہی وزن خریدار کو دینے دیا جائیگا اور باقی ماندہ بھی تو لکر حساب مذکورہ لینے یہ بیع بوجہ جبل مبیع و ثمن ناجائز ہے اور اگر نرخ معین کر لیں و در وزن کے وقت بائع و مشتری اول یا او کو وکیل موجود رہیں تاکہ ایک ہو وزن و قبضہ پہلو نسبت مشتری اول پر مشتری ثانی ثابت و منتقل ہوتا جائے تو متناقد نہیں البتہ اگر بائع اول نے مقدار غلط کے بیان نکی تو بیع کل کی لازم نہ ہوگی ۳۲ جس چیز میں ذمہ داری نہیں اس کا قطع حرام ہے لایع مالا یضمن ۳۳ قیمتیں کرنے سے پہلے بائع کو باس مبیع ہلاک ہوا تو بیع منسوخ ہو جائیگا (عقود الدریہ) اور اگر بائع خود ہلاک کر ڈالے تو قیمت عائد ہوگی ۳۴ مشتری کی موت سے مدت اور مومن باطل ہو جاتی ہے اور بائع کے موت سے باطل نہیں ہوتی سکہ زید نے عمر و سے ایک مکان بوجہ دو ماہ خرید کر ایک بیٹے کے ہند کر گیا اب عمر و زید کے ورثا سے روپیہ فوراً لے سکتا ہو اور اگر عمر گریا تو اس کے ورثا زید سے نہیں مانگ سکتے عقود الدریہ ۳۵ زید نے زمین بیچ کر اپنا درخت کاٹ لیا مگر کچھ جوڑ باقی رہ گئی بعد چند سال وہ بڑھ گیا ہوئی یہ مال مشتری کا ہو اس لیے کہ جو بحسب رخصت بائع رہی تھی ورنہ تسلیم کامل و تفریع مبیع نہوتی ۳۶ زید نے کسی تاجر سے ایک درجن چاقو کسی خاص قسم کی خریدی اور قیمت کا ذکر نہیں کیا اگر اس قسم و نمبر کے قیمت عاقدین کو خوب معلوم ہے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے فریکے قدر بھی نہیں کر سکتا تو بیع جائز ورنہ فاسد ہو ۳۷ زید نے بکر سے ایک بارے کر لیا کہ غلام غلام

۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل فی بیان اقسام بیع و شرائط و احوال و عیوب و ضمان و کفایت و غیرہ

قسم اول بیع فی عین و بیکر و ننگ اور بیکر کا نقد بیع الکی جائز ہے اور اگر نقد و غیرت
 زمین یا زمین آبی است و زمین کا نقد بیع جائز باقی ناسد ہے مگر معینہ سے وہ سب
 کا نقد و بیکر اور بیکر و ننگ کی خرید و بیع ایک ہی قیمت کو ہیں اگرچہ تجارت و غیرہ میں و کم و بیکر
 اس کیلئے وہ غیر معتبر ہے جس کا اگر قیمت بیکر و ننگ کے نزدیک ہے بیکر سے ایک چیز خریدی ہو اور
 یہ چیز یا بیکر جو قیمت بازار ہوگی یا جو بیکر یا ننگ یا جو شہری و دیہاتی یا جو قحطان شخص معین کر دیا
 یا جو حجاب میں لکھا ہو گا و یا بیکر کا بیع فاسد ہے بلکہ زید نے بیکر سے اس شرط پر مال خرید کر
 اگر قیمت بازار سے گراں ہوگی تو قیمت کم یا بیع واپس کر دینا بیع فاسد ہے بلکہ زید نے
 ایک چاقو کی قیمت ایک روپیہ لگا کی اور مالک زور و سپہ سالار بیکر سے خرید کر لیا کہ میں
 ایک ہی روپیہ دو لگا اور بیکر کا قیمت نو لگا کر لیا کہ میں دو روپیہ دو لگا اس صورت میں رضائے حق
 ثابت اور بیع جائز اور ایک ہی روپیہ واجب ہو آئیں اگر زور و سپہ سالار سے اختلاف رہا اور کام تمام ہو
 تو وہی اجرت جو امر نے معین کی مال کی غرض کہ اس بیع معقول و علیہ بیع و خرد و بیکر کے طرف سے دلیل بر منافع
 زید نے بیکر کو خط لکھا کہ فلاں موضع میں ہزار روپیہ کو بیچا ہوں بیکر نے قبول کیا اور جو اب لکھا
 مگر وہ خط زید کو غلط آیا خدا نے لکھا صرف اپنی جگہ پر قبول کر لیا بیع منقطع نہ ہو اس کیلئے کہ اگر قبول کیا
 مرتب ہوتا ہے جب دو سو روپیہ سے بیع ہو یہ قبول بیکر نے نہ کیا کہ بیکر نے زید کے بیکر کے ہاتھ
 اس قسم کا مال بیچا جو اس کی پائنتی متعدد و موجود و ہر اب زید نے خوف از زانی نرخ بیکر سے وعدہ لیا
 کہ اس مقدار سے قیمت کم نہ کرنا بیکر نے زید سے ایسا معاہدہ کر لیا یا یہ بیکر نے اس سے وعدہ لیا کہ اس سے
 کم نہ بیچے اگر فلاں مدت تک یا فلاں شہر میں نہ بیچے یہ سب شرط فاسد ہیں اگر اصل بیع
 میں داخل ہیں تو بیع فاسد اور اگر بطور وعدہ ہیں تو وفادار یا ناسد واجب ہے نہ تضامن کے زید نے
 بیکر کے ہاتھ بدین شرط مال بیچا کہ بیکر اس سے سو روپیہ یا ہانہ یا سالانہ کا مال لے گا یا ہزار روپیہ
 کا مال بدفعات لے گا تو اس کی چیز صورتیں ہیں یہ شرط داخل عقد ہے نہ داخل نہیں مگر
 مال سب ایک قسم کا ہے جو معین حاجت قیمت و پسند جدید کو نہیں ہے مال مختلف اقسام میں جن کی تعین
 و تعیین دشوار ہے اور بشرط جو وہ نہ کر دے غرض کہ کسی کی گئیں یا کسی عرض پر نہیں ہیں جیسو از زانی
 قیمت یا معاہدہ عرض و غیرہ پس شکل اولین مطلق بیع فاسد ہے اور شکل دوم میں اگر عرض

شرط ہو تو وہ عدم ہو اور کسی وجہ سے شرط ہو تو شرط معلق ہو اور واجب التعمیل اور شکل سوم
 میں بہر حال یہ عدد ہر اس لیے کہ شرط معلق ہے واجب العمل ہے اور اگر شرط میں تحصیل غیر ممکن ہو تو
 وجوب امر مشکوک الوجہ ہوگا نہ کیف مال الایاق ہو اور نہ کیف مرفوع ہو اگر کسی سے معلوم ہو کہ یہ بیان
 کہ اولاً قیمت و قسم و مقدار میں بعضی چیزیں ہیں جو جائز ہو پر مشتری مدت معین میں باقساط سینہ
 لیا کر ہو تو بجب معاہدہ بیع خاصاً نہ ہو بلکہ زید نے عمر کو ایک کتاب کی ہزار حلیہ خریدی
 جو بالفعل تیار نہیں پس بعد تیار ہونے یہ بیع بطور شرط معلق لازم ہوگی لکن عادت یہ کہ
 مشنل چیز نہیں کہتا تا دینے بعد قبضہ کی چیز یا وہ لینا اور عہدہ سوال میں دستور یہ لیا کر نہیں
 پس یہ اگر عاقبت میں شرط یا فروغ معلوم ہو تو وہ عین ہو تو اگر بیع ہو اور دستور یہ کہ فروغ
 ہو یعنی خریدی روپیہ ایک آنہ دستور یہ کہ مشتری تو بجب زید سے سولہ روپہ کا مال لیا یہ سمجھا گیا کہ پندرہ
 کا مثنیٰ قرار پایا تھا اور اگر نہ کہ قرار پایا نہ دوسرے معمولی قرائن سے معلوم ہے تو اگر بیع نہ
 برضا و یا بطور افزونی بیع و کمی مثنیٰ جائز ہے نہ جبر و ظلم ہو مگر بدون شرط ایسی گفتگو نہ ہے
 سوال یا شاید ظلم سو خالی نہیں لیکن جبکہ بیع و مشتری میں جبکہ آہو تو بیع صحیح و لازم ہو
 اس لیے کہ بعد ایجاب و قبول کی کسی نزاع اور شرط کا اثر مرتب نہیں ہوتا مثلاً جن چیزوں کی ناپ یا
 نسل یا شمار میں زیادتی یا اصل طلاح عام معروف ہو وہ چیزیں اوسے حساب سے کہیں گی شاید
 غریزہ جسکی پیسیری چھ پیس کی سمجھی جاتی ہے یا آم جبکہ سیکر اکین اٹھاکشیں پنجو کا کہیں چھ
 پنجو کا سمجھا جاتا ہو لیکن جبکہ مقدار افزونی معین نہ ہو جیسو گوشت جو عموماً بہت جگہ ہوا کہتا ہے
 یا امیری اور چیزیں تو بیشک زیادتی کا نسبت مشتری کو دعویٰ کرنا خواہ ظلم ہے خواہ سوال اور
 یا بیع اگر اپنی رضا سے ہو تو اوسے اختیار ہو لیکن عالی ہمت محتاط انسان کو کیا ضرور ہے
 کہ مقدار قرار دادہ سے زیادہ لے اور یہ گمان کہ بیع کچھ کم تو لے ہیں اس لیے زیادہ لیا جاتا ہو
 جو بیع اس لیے کہ اولاً یقین کی کا کہ نہ کو سو قوم مقدار کی کے معلوم نہیں ہے یا نور حرام ہو یا
 اوسکی بھری اور اوسکا چھرا اور فروغ کیا گیا ہو تو اوسکا گوشت جو بے پیمانی سے سوا
 آدمی اور خنزیر کے گوشت زہر ہے گوشت ۴ سیر منی لیا اور سو صنعت قطع
 معین ہو گیا تو بیع فاسد ہے مگر جبکہ قبل قطع معین ہو جائے تو صحیح ہوگی اور بعد قطع از سر نو

میں نے معاف نہیں اور اگر شریعتی جائیدادیں ہوں تو مستقیم میں کر دیا اگر کسی صحیح و درست
 کو شریعتی سب ایک قسم کی ہوتی ہے اور گشت متفاوت اگر کچھ الیاء اور جانب قطع نہ معین کیا تو
 صحیح باعتبار عرف صحیح ہوئی اس لیے کہ تھان کو دو کنارہ ہوتی ہیں ایک نہایت عریض اور دوسرا تنگ
 اگر عریض اس طرف سے کچھ اوتار جائے تا بہت پس جانب قطع معلوم ہو سکے زید تھان یا ایک ٹکڑا
 پورا زید کا حساب ہو گا اب کنارہ تھان کا بلا قیمت زید کو لیا چاہے اس کے عرف میں بہت کہ تھان
 اگر کنارہ کی قیمت نہیں ہوتی اگرچہ کچھ زمین الیاء عرف ہوا دیکھیں بایں کو نہ دیتے اور قیمت زیادہ
 لینے کا اختیار ہے باب اور بعد اس کے دادا یا دہ شخص جو نابالغ کا ولی قرار دیا جائے اس کی
 طرف سے خرید و فروخت کر سکتا ہے جبکہ نابالغ کو حاجت ہو یا کہ اگر لافع ہو اور خود ہی یہ لوگ
 یتیم کا مال خرید سکتے ہیں جبکہ غین فاحش نہ ہو اور اپنا مال ہی یتیم کے لیے خریدا سکتے ہیں جبکہ غیر کی
 حاجت یا منتعت ہو آئینہ اگر باب چلن اور فاسق ہو تو بخوف اضرار و خیانت نہیں جائز ہو
 (مالگیری) یتیم کے مال اور ذات کی نگرانی اور خیر خواہی اولیاء پر لازم اور حبلہ مسلمانیوں کے لیے
 بموجب حسنات ہو جب آدمی کسی یتیم کا ولی ہو تو نہایت احتیاط و انصاف و خدا متبتہ معاملہ کرے
 اور اس کا مال ناحق نہ خود کھائے نہ حنا لے ہو ورنہ ۱۰۰۰ جب کوئی چیز مثلی واجب الادا ہو قیمت
 دنیا جا کر نہیں مثلاً زینے عمر و سہ ایک گھر سو روپے کو یا بعض دس سون گھیسو کو خرید یا لگی یا شکر
 یا غلہ اس کا عصب کر لیا اب روپے یا گھیسو یا لگی یا شکر یا غلہ دنیا چاہیے کہ جبکہ وہ شو معدوم ہو جا
 جیسے شکر ممکن ہو تو قیمت پر فیصلہ ہو سکتا ہے ۱۰۰ زید فرہندوستان میں ایک کتاب چار روپے کو
 بیچی اور دس میں مشتری سو روپے تصفیہ ہوا کہ چار روپے کو قیمت لیا اب قیمت باعتبار مکان و زمان
 بچ واجب ہوئی پس اگر ہندوستان میں چار روپے کا نام ماشرونا اوسدن ملتا ہے تو وہی
 ۳۰ ماشرونگا نہ بیش روکم (شامی) ۱۰۰ زید ذوال بیکیہ شرط کی کہ اس کی قیمت کو روپے کو عوض
 نکالو فلاں مال بیگا وہ مال معلوم ہو یا مجمل شرط فاسد ہو اگر داخل عقد ہو اور بعد ختم بیع قیمت قرار
 دادہ لازم ہوگی ۱۰۰ اگر دو دنوں نے تمسخر اور نہل میں بیع کی متعقد ہوگی اور نکاح اور طلاق
 اور خلاق ہو جائیگا ۱۰۰ مہیون کو کوئی مال دین کو پاس بھیجے یا کہ قیمت بازار مجر اسے
 حساب کر لے اور قیمت دو لوگوں کو معلوم ہو تو بیع جائز ہوگی ورنہ نہ شامی ۱۰۰ ہندوئی اور

لے کر بیع جائز ہے اگر ہندوئی اور شریعتی اگر بر خاندان کو کسی دوسری چیز خریدی مثلاً وہ ہوتا تو قیمتیں مقدار کا اضافہ ہے ۱۲

تسک اور شی اور اور بڑا تسک سلطانی اور وجہ سے سلاطین کو دفتر میں مرقوم اور خزانہ میں معمول
 ہو تو زمین یا کچا بیجا جا کر نہیں اس لیے کہ یہ خود مال متقوم نہیں اور اصل روپیہ مقبوض ہستہ مقدر
 تسلیم اور فطانت و غیر زمین اگر بیع حق آئندہ کی گئی یعنی استقدر روپیہ چک وید و آئندہ سہم لیا کہ
 تو یہ حقد کی ابھی خود موجود زمین وقتاً فوقتاً حادث ہو کر جائیداد اور اگر کچر روپیہ چک وید و آئندہ سہم لیا کہ
 بیع زمین سہم اور بیع زمین کر دیں یا کسی تختہ جائیداد (شامی) ملک زید فریڈ سے کچر روپیہ لیا کہ
 مقولیان و فطانت کو تسک پیش کیا اور تسک پیش کی کہ آئندہ سہم یا پاکر سے زمین دست بڑا
 اور حاکم نے منظور کر لیا اس صورت میں زید نے جو کچر سے لیا وہ بطور وعدہ و قرار احسان
 بنیقت بخرات اس کو کہ زید نے عمر کے ہاتھ ایک شجرہ لیا اور کہا کہ بیع کر کے پاس سہم اور سہم
 لیا اور کر کے دنیا اور عمر سے اوس سے لیا منظور کر لیا تو یہ بیع صحیح ہوگی مگر اصل ذمہ دار
 زید پر ہے کہ یہ بیان حق یعنی بیع موجود و ثابت ہے اور وفاق میں مقننہ اور وفاق میں
 زید نے ہزار کمال پادین طور خریدا کہ فی ہادہ دو سو روپیہ کا لنگر اگر کل مال موجود ہے اور شرط
 صلب عقد میں داخل نہیں ہو سب مال باک گیا اور شرط کا اثر بیع کی حیثیت سے کہ نہ پڑ گیا
 اگر مال موجود نہیں تو یہ وعدہ بیع ہر البتہ یہ شرط کہ بائع ضرورتاً قرض نہ کیا وعدہ منقض ہو اور
 وعدہ کہ کسی قدر روپیہ شتری کا پیشگی رہ گیا بحیثیت بیانہ صحیح ہے بلکہ وہ معاملات جن
 اور عدم جواز و دونوں کا وکیل ہو سکتی ہے اور کسی طرف انضصر نہ ہو اور فساد کا خوف نہ ہو
 اگر ابتلا عام اور ضرورت شدید ہو تو جواز کی تاویل اولی ہے اس لیے کہ اس قدر زمین عموماً مسلمان
 سے بچیں گے اور فعل ان کی اتباع شرع سے متبرک ہو جائیگا اور خلاف شرع امور کا رواج
 اور جائیداد اور مخالفت مقام اشتباہ میں اگرچہ احوط ہے مگر ہرج اور معاملات کو انسداد اور
 فسق کا دفع کوس سے بھی زیادہ مناسب ہے پس پر ایسی ہی نوت میں اگرچہ ضرورت ہے مگر تشریح
 وال ہے اور منافع رہن کی اجازت میں سود خوری کا انسداد اور اشاعت فساد ہے لہذا
 اجازت نہیں ہو سکتی اور جواز ہندی و اجارہ اشجار و معاملات متعلقہ شرط سلفہ و غیرہ
 نفس مخالف ہو نہ کوئی فساد بلکہ ترک اشخاصہ کل اور معاملات میں محل اور موجب تفسیر
 ہے لہذا تاویل جواز بہتر ہے اور (صاحب منتخب مختار للافتیاء) نے تشریح کر دی ہے کہ لہذا

فطانت مقننہ اور وفاق کا بیان شرعاً غیر اطلاق اور وفاق و طاعت معاملات بیع میں تاویل جواز اول ہے

ان معارف میں اختیاریت و حمل کے ثواب ہر اور دنیا دنیا کا عموماً جائز ہے مسلم ہو یا کافر فقیر
سویا غنی دوم حیات اور یہ خواہ ضروری ہو جیسے زکوٰۃ - قربانی - فطرہ - نفقات و اجیرہ - نذر
کفارہ خواہ غیر ضروری جیسے مہر - غنی کو ان کا سنا نہ چاہیے اور حبیبک و الت انتظار از نوح
کرنا دام ترکہ اختتام منصرف بیان کرنا ہوں یہ منہ کچھ اپنا مال ہمیشہ کر لیے بلا عرض دنیا حسین
قبول شرط ہو اور حبیبک قبضہ نہ پا کر ملک نہیں آؤ و احب کرو ایسی مہربان اختیار ہے مگر جبکہ ذمہ
رحم محرم کو دیا گیا ہو مل ہلاک یا زیادہ ہو گیا جیسے مکان اگر گریا یا خام بچہ سنا گیا ہے جس حاملین
سویا محبوب لہ کا ضرر یا موجب عار ہو مناسب وقت تک توقف لازم ہو گا شلار یا نہ عہد کر ایک
کشی اور کچھ سے کدر برتن بیکر کمرے کشتی پر مال لاؤ اگر پڑا بھنگ کر کسی مجمع یا بازار میں گیا برتن کو
مشریب میں خیسے ہو تو میں اب حبیبک دوسرے کشتی کے یا عہد بازار سے گھر میں واپس نہ آئے یا القتر
کام نہ واپس نہ کی سنا جبکہ کچھ معاوضہ مہربان دیا گیا ہو تو وہ مہربان بالعرض کہلا سینگا اور بعد معاوضہ کی ایک
قسم کی بیع صحیح جاہیگی مسئلہ زیریے بکر سے شرط کی کہ تو میرا فلان کام کر دے یا اپنی کسی حق سے کدر
یا فلان چیز دے تو میں تجھ کو یہ مکان مہربان کروں اگر بکر نے شرط پوری کی تو زیریہ مہربان لازم اور واپسی
مستغنی ہو ورنہ مجاہد مہربان کا یہ لینا جائز اور مکروہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء
فی مہربان کتاب بیع فی قیاس مہربان لہ سے مہربان کا خریدنا مکروہ ہے مگر جبکہ کمال لگانا و اتحاد کی وجہ سے
مہربان لہ و احب کر دیا ہے یا احب بخرق حاجت روائی و اعانت مہربان لہ نہ برخ مناسب
مولد کو تو حق تعالیٰ سے امید غفوجہ مسئلہ ایسا قارب و احباب میں جنہیں کمال رہا کی وجہ سے
غیریت نہیں رہتی اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستعمل کیا کرتا ہے او نہیں نہ سوال محتوج ہے نہ نذر
مہربان کا استعمال مکروہ ہلاک یہ باہمی بے تکلفی اور اجازت اور انبساط کا نتیجہ اور موجب اثریاد محبت ہے
در انکسرت سے اکثر خوراک شالیں سے کھانا وغیرہ طلب فرمایا ہے البتہ جبکہ ایسی انتظاموں کے جائز ہیں جو
سوالز یا مہربان پر صاف صاف دلالت کرے کہ ہوں تو او سے کچھ حکم دیا جائیگا صدقہ واپس نہیں ہو سکتا
مہربان مہربان و از دہانہ کچھ کرنا اپنے نفس اور عیال اور زواج پر بھی صدقہ ہے اور موجب اجر عظیم
مگر کہہ دینا یا باریہ نہیں سوال جو محتاج کسب پر قادر ہو یا جسکو پانس ایک دن کی قوت موجود ہو
سے سوال حلال نہیں اور مسائل جو کچھ مانگ مانگ کر جمع کرے وہ مال خبیث ہے (عالمگیر نے)

حاصلیت اپنا مال پر چند دن کے لیے کسی کو قرض کر دینا کہ وہ نفع حاصل کرے پس یہ اجازت
 زمین و موقوفہ جو تو شرط سے زیادہ تشریف کرے درمختار انداز و صورت کسی نقصان کے
 ضامن ہوگا اور زمین اور موقوفہ نمونہ تو جیکب مالک طلب کرے استعمال جائز ہے اور دوسرے کو
 بھی ستاروی کا ہوا اگر وہ شرائط استعمال سے خراب ہو مالک کو ہر وقت اختیار ہے کہ اپنا مال
 واپس لے کر موقوفہ میں قبل وقت و عرصہ خلائی ہو جان چکے وہ ایسی ضرورتوں میں جو جنگ و کرب
 میں گزر لیا زمین بغرض زراعت لی تھی اور کسیت ابھی تیار نہیں تو وہ مال یا زمین باجرت مثل
 وقت حاجت تک مستعیر کے پاس رہی مسئلہ زمین موصوبہ پر باغ لگایا یا مکان بنوایا تو اگر زمین
 موقوفہ تھی اور مالک فرقیل وقت واپس طلب کی یا کوئی مدت معین تھی ان صورتوں میں مالک زمین
 کو مع باغ یا مکان کے لے لے اور مستعیر کو قیمت حوالہ کرے اس لیے کہ اس نے اسے موقوفہ و باغ کی مستعیر بنا
 عموماً کو دینے یا باغ کاٹ لینے پر راضی ہو اور زمین کا کوئی نقصان نہ ہو اور اگر بعد مدت طلب کی تو
 ضرورت ہے کہ مستعیر اپنے لیے لے کر زمین کا نقصان نہ ہو ورنہ قیمت کٹی ہو اور وقتوں اور کدھی اگر
 عموماً کیلیگی اس لیے کہ مالک پر کچھ الزام نہیں ہے (یہ سب ہر ایسے معاملہ میں ہے) جن چیزوں سے بدون
 ہلاک عین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپیہ پیانے انہیں عاریت نہیں و قیمت میں شرط ہے کہ
 سادھی حربی ہو نہ وراثت ہو نہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کی ہو تو بعد موت دسی و بعد
 ملکین و اداسے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تہائی مال سے زیادہ کے اور وراثت یا منی
 ہو گئی یا اور کوئی وراثت نہیں تو بیشک بقدر وصیت ملے گا ورنہ دسی تہائی کیلیگی اس کا نام سکتا ہے
 سکا ایسا حکم نافذ ہے جس کو ذریعے سے سکو ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر مسابک مشن
 اصلی یعنی چاندی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے میں کچھ کلام نہیں اور اگر مشن حکم یعنی صرف
 شے کے وجہ سے یا اصطلاح عام یا بحکم سلطان مشن قرار پایا ہے تو اس کو دوسرے میں اول
 مال مشنومہ جیسے فلوس و خمر و غیرہ کہ اگر وہ مشن نہیں تب بھی قیمت ان کی قیمت روئے جو
 قریب تر ہے جو مال مشنومہ کہ جو بنفسہ کوئی مال نہیں اور جب روئے نہ ہو تو بابت مشن و اگر
 سندھ سمجھ جائیں جیسے شامی نوٹ پس سکا اول یعنی فلوس و غیرہ مشن صحیح ہیں اور جب احکام
 مشن اصلی ان پر مرتب ہو کر گھر سے تقابض البدلین قبل الاذراق شرط ہوگا (عالمگیری) ہے

یہ سب ہر ایسے معاملہ میں ہے جن چیزوں سے بدون ہلاک عین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپیہ پیانے انہیں عاریت نہیں و قیمت میں شرط ہے کہ سادھی حربی ہو نہ وراثت ہو نہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کی ہو تو بعد موت دسی و بعد ملکین و اداسے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تہائی مال سے زیادہ کے اور وراثت یا منی ہو گئی یا اور کوئی وراثت نہیں تو بیشک بقدر وصیت ملے گا ورنہ دسی تہائی کیلیگی اس کا نام سکتا ہے سکا ایسا حکم نافذ ہے جس کو ذریعے سے سکو ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر مسابک مشن اصلی یعنی چاندی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے میں کچھ کلام نہیں اور اگر مشن حکم یعنی صرف شے کے وجہ سے یا اصطلاح عام یا بحکم سلطان مشن قرار پایا ہے تو اس کو دوسرے میں اول مال مشنومہ جیسے فلوس و خمر و غیرہ کہ اگر وہ مشن نہیں تب بھی قیمت ان کی قیمت روئے جو قریب تر ہے جو مال مشنومہ کہ جو بنفسہ کوئی مال نہیں اور جب روئے نہ ہو تو بابت مشن و اگر سندھ سمجھ جائیں جیسے شامی نوٹ پس سکا اول یعنی فلوس و غیرہ مشن صحیح ہیں اور جب احکام مشن اصلی ان پر مرتب ہو کر گھر سے تقابض البدلین قبل الاذراق شرط ہوگا (عالمگیری) ہے

اگر تین خریدار اور بیس پونہ پانچ روپے رواج جاتا ہے باقی بیس روپے کسی جو زمین کے
 دانی ہوں اور رواج چار روپے تو مفتی آپریو سنت کو نزدیک قیمت یوم قیض اور امام محمد کے نزدیک
 قیمت آخر یوم رواج جائیداد کی (رقاصیخان) اور اسی پر فتویٰ ہے (خرانہ) اور امام کو نزدیک
 بعینہ (جانین) (دہایہ) بان کہ نرخ گھٹ جائی تو گزشتہ حالات میں فرق نہ آئیگا (قاضیخان)
 ایک پیسہ سے دو یا تین پیسہ نقد۔ اچھوتہ تین خریدینا جائز ہے (عالمگیری) کہو کہ ایک ایک میں دو
 لحاظ نہیں رہتا اب یہ معہ دو سو گنو اور حالت رہا اس وقت قیمت باقی رہے پس تقاضا
 طلال ہوا اختلاف اٹھان اصلی کے کہ انہیں سکو گیت سکو کوئی اثر نہیں ہوتا واضح رہے کہ ہندو
 میں پیسہ نکا دو طرح پر حساب ہوتا ہے گندہ دن یا گندہ دن یا پیسہ نکا اعتبار سے مثلاً یہ چیز چار روپے
 یا دو گندہ یا آٹھ پیسہ کے۔ انہیں باہم خرید و فروخت میں بیشی کی جائز ہے اور اختیار ہے کہ روپیہ
 کے مقابل میں قرش یا نقد کے سطرچ چاہوں ہے آفر آدھ آفر پاؤ آفر کے اعتبار سے مثلاً یہ چیز
 ایک آنہ یا پانی ہے بیشی کی جائز نہیں اسلیو کہ یہ حقیقت میں روپیہ کو خرید میں پیسہ نکا
 ارزان ہو یا گران اگر روپیہ کو سولہ آنہ بیشیہ رہے تو میں اسلیو کہ کوئی مقدار میں نہیں کہیں وہ
 کہیں تین کہیں چار کہیں پانچ کہیں چھ پیسہ نکا آنہ ہوتا ہے اور اسلیو کہ دانی چوٹی آٹھنی کہتے ہیں
 نصف دروپیہ نہیں کہتے پس جب آنہ بمقابلہ دو آنہ یا دھار بمقابلہ عدا رہے تو کوئی پندرہ جس
 بمقابلہ سترہ چوبیس کہی اور یہ فرض میں بیشک متفق ہو کہ نقد میں بوجہ ہونے قیمت حقیقی کو نسخ
 نہیں آفر ویکو نو سکی خریدی طرف منسوب ہیں نہ پیسوں اور اسٹروئی نکی طرف اور جب وزن منقص
 ہو اور نقد معاملہ کیا جائے تو یہ سکو اپنی جنس سے متقا اسلوا ہی یک مکتو ہیں جیسے فلوس سے طرف
 سی خریدنا اسلیو کہ اب فلوس محدود ہو گئے وزن نہیں رہے انکی قیمت باعتبار عدد اور طرف کو
 قیمت باعتبار وزن ہوگی لہذا ضل مال ہے مسئلہ زید و عرف کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ ہم ۱۲
 گندہ وزن یا نہ کی یا نہ پیسی لینگی یہ معاملہ جائز ہے اور سوت لریا دوسرے وقت مسئلہ زید نے
 صرف سدر روپیہ کی آفر یا د آسنے لینی کا اقرار کیا تو یہ معاملہ نقد میں صحیح ہے اور قرصین فاسد
 واضح رہے کہ بجم سرکار و رواج حال ڈیل ہے ہو پاؤ آفر کے حکم میں داخل ہیں اسلیو کہ وہ ہمیشہ پاؤ
 آسنے کو بکتو ہیں بیشی کی اونکو حسب حکم سرکار ممنوع اور جرم ہر آن اگر یہ قید اوٹھا جائے تو اونکا حکم

محلہ نمبر ۱۰۰۰ میں ہے کہ اگر کسی نے ایک روپیہ کا نوٹ لیا تو اس کا وزن ۱۰۰ گرام ہوگا اور اگر اس کا وزن ۱۰۰ گرام سے کم ہوگا تو اس کا وزن ۱۰۰ گرام ہی ہوگا اور اگر اس کا وزن ۱۰۰ گرام سے زیادہ ہوگا تو اس کا وزن ۱۰۰ گرام ہی ہوگا

دوسرے فلاسف کا ہونا یا نہ ہونا مسئلہ دوم تیسرا سوال مبتدا کہ بیشک سب کجیات ناجائز سے ہیں کیونکہ ہر کج
 سکتا ہو کہ کسی مستحق کو ایسی چیز دیا جائے جس سے بدون لزوم ضرر و اذیت و مشرکے دیا جائے یا حق نہ پاسکے
 اور ان سب کو نفع کیلئے لیا جائے کہ اسے اور اس کے منکر سے منکر کرے مثلاً ضرر اور نقصان اور نقصان
 سلطنت یا غصب یا حکم کا خوف ہو کہ اسے اس کے نفع اور رواج سے منع کرنا یا سلطان وقت کو یا خود کرنا
 اگرچہ بعد حکم نہ آیا کہ حق میں ضرر نہ آجائے لیکن سودا اور شخص کو جس سے منع کیا یا جس سے
 استر یا یا ہے اور کیونکہ حکم دنیا اور صورت استر یا یا ہے رواج مجبور کرنا یا بیت المال اسلامی یا مصلحت
 یا دوسرا امور جس سے کراہت یا عادت یا کسی حق کی حق میں ایک نہ کی جائے منع کرنا یا خوف ظلم یا مصلحت ناجائز سے
 اور ترکیب مناسب اور نفع و غیرہ میں زکوٰۃ چاند کی وجہ سے اور تقابض مبدلین ساقط اور جس
 صورت میں ایسے ناجائز سے بعینہ واجب الادا ہوں اور رواج نہ ہے قیمت و نیا پر کی جیسے زید و الیہ
 کا نوٹ قرض لیا یا کسی مساوی یا اجرت میں اس پر عائد ہوا یا اس کو پاس رہن یا امانت رکھی گئی اور
 اس سے ضائع کر دیا یا امانت یا رہن میں تاخیر کر یا ضمان ہو اور رواج جاتا رہا یا قیمت ہو کر
 یعنی ایک نہ اردنی ہو کر نہ وہی شے بعینہ کیونکہ اگر وہی کا خدو ایک وقت میں ہزار کا مقابل تھا دلا یا جا کر
 تو مستحق بالکل محروم رہے گا اور مدیون پر نفس الامری ہزار واجب ہو اور رواج رہتا تو مدیون کو
 روپے اور نوٹ کسی میں عذر ہوتا نہ نفع نہ نقصان پس اب بھی اس کا نقصان نہیں ہے اس لیے کہ
 مقصود ان سب کو نہیں صرف ثنیت اصطلاحی ہے اور اسی لیے مستحق اس کے لینے میں عذر نہیں کرتا پس
 جب رواج جاتا رہا اور سب کو کسیت مرتفع ہو کر ثنیت بھی نہ رہی اب اگرچہ صورت باقی ہیں مگر حقیقتہ
 ضائع اور ہلاک ہو گئی پس کوئی مستحق کسی مال بیکار شدہ نہیں لیتا جیسے سیرہ یا جانور جو بڑا مر جا
 قابل استر و ادھن رہتا ہاں اگر یہ سب کے بطور ذمہ داری نہ ہوں جیسے امانت یا مال میراث یا دوسری
 مہون وغیرہ تو وہی سب کے بعینہ دیا جائیگا مسئلہ مستحق کے حکم یا رضاسہ کہیں جمع کر دے یا روانہ کرے
 یا اپنے قبضہ سے خارج کر دے اور قبل از وصول رواج جاتا رہا تو مدیون ذمہ دار نہیں بخلاف قسم لیا کہ
 کہ محض رواج اور سب کے مقصود نہیں بلکہ اصل میں مالیت ہو اور ثنیت عارضہ اور حسب طبع اٹھان
 وسیلہ حصول اموال میں ہی مال سے ہی مال اور ثمن لے سکتا ہے اب اس کو غیر مروج ہونے میں ایسا نقصان
 نہیں آسکتا کہ بالکل محروم سمجھا جائے بلکہ بوجہ مخالفت جنس بیشی و کم کر تمیز شکل ہے اور کج

سب کجیات ناجائز سے ہیں کیونکہ ہر کج سکتا ہو کہ کسی مستحق کو ایسی چیز دیا جائے جس سے بدون لزوم ضرر و اذیت و مشرکے دیا جائے یا حق نہ پاسکے اور ان سب کو نفع کیلئے لیا جائے کہ اسے اور اس کے منکر سے منکر کرے مثلاً ضرر اور نقصان اور نقصان سلطنت یا غصب یا حکم کا خوف ہو کہ اسے اس کے نفع اور رواج سے منع کرنا یا سلطان وقت کو یا خود کرنا اگرچہ بعد حکم نہ آیا کہ حق میں ضرر نہ آجائے لیکن سودا اور شخص کو جس سے منع کیا یا جس سے استر یا یا ہے اور کیونکہ حکم دنیا اور صورت استر یا یا ہے رواج مجبور کرنا یا بیت المال اسلامی یا مصلحت یا دوسرا امور جس سے کراہت یا عادت یا کسی حق کی حق میں ایک نہ کی جائے منع کرنا یا خوف ظلم یا مصلحت ناجائز سے اور ترکیب مناسب اور نفع و غیرہ میں زکوٰۃ چاند کی وجہ سے اور تقابض مبدلین ساقط اور جس صورت میں ایسے ناجائز سے بعینہ واجب الادا ہوں اور رواج نہ ہے قیمت و نیا پر کی جیسے زید و الیہ کا نوٹ قرض لیا یا کسی مساوی یا اجرت میں اس پر عائد ہوا یا اس کو پاس رہن یا امانت رکھی گئی اور اس سے ضائع کر دیا یا امانت یا رہن میں تاخیر کر یا ضمان ہو اور رواج جاتا رہا یا قیمت ہو کر یعنی ایک نہ اردنی ہو کر نہ وہی شے بعینہ کیونکہ اگر وہی کا خدو ایک وقت میں ہزار کا مقابل تھا دلا یا جا کر تو مستحق بالکل محروم رہے گا اور مدیون پر نفس الامری ہزار واجب ہو اور رواج رہتا تو مدیون کو روپے اور نوٹ کسی میں عذر ہوتا نہ نفع نہ نقصان پس اب بھی اس کا نقصان نہیں ہے اس لیے کہ مقصود ان سب کو نہیں صرف ثنیت اصطلاحی ہے اور اسی لیے مستحق اس کے لینے میں عذر نہیں کرتا پس جب رواج جاتا رہا اور سب کو کسیت مرتفع ہو کر ثنیت بھی نہ رہی اب اگرچہ صورت باقی ہیں مگر حقیقتہ ضائع اور ہلاک ہو گئی پس کوئی مستحق کسی مال بیکار شدہ نہیں لیتا جیسے سیرہ یا جانور جو بڑا مر جا قابل استر و ادھن رہتا ہاں اگر یہ سب کے بطور ذمہ داری نہ ہوں جیسے امانت یا مال میراث یا دوسری مہون وغیرہ تو وہی سب کے بعینہ دیا جائیگا مسئلہ مستحق کے حکم یا رضاسہ کہیں جمع کر دے یا روانہ کرے یا اپنے قبضہ سے خارج کر دے اور قبل از وصول رواج جاتا رہا تو مدیون ذمہ دار نہیں بخلاف قسم لیا کہ کہ محض رواج اور سب کے مقصود نہیں بلکہ اصل میں مالیت ہو اور ثنیت عارضہ اور حسب طبع اٹھان وسیلہ حصول اموال میں ہی مال سے ہی مال اور ثمن لے سکتا ہے اب اس کو غیر مروج ہونے میں ایسا نقصان نہیں آسکتا کہ بالکل محروم سمجھا جائے بلکہ بوجہ مخالفت جنس بیشی و کم کر تمیز شکل ہے اور کج

نایاب ترست کہ خریدار اور بیچن جاتا رہا تو بیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ بیع باقی اور قیمت سکرو واجب الادرار
 ہو کی بخلاف قدوس وغیرہ کہ بیعناکیرہ حقیقہ مقابل بیع کر میں اور نوٹ و خرید باعتبار رائے
 قیمت کر میں قرار پاتے ہیں کا غزرات زر اول وہ نوٹ جو تمام ملک فربانک میں روپیہ
 طرح ایک معین قیمت پر چلتی ہیں اور نہ لینے والا بھجور کیا جاتا ہے یہ مسئلہ نا جائز ہی اور تو
 کی قیمت سے ملحق ملک اوسمین فنا ہر کس بیشی دکنی اسکی روپیہ سے جائز نہیں اور اشرفی سے
 جائز ہے کیونکہ اٹان حکم بالضرور کسی اصل نمونہ کو فروغ ہو تو ہیں اور نوٹ روپیہ کو نام سے وضع کیا
 گیا ہے اور قیمت اسکو روپیہ کا اعتبار سے معین ہے اور اشرفی کا مستحق لینے پر بھجور نہیں ہو سکتا
 جب ایک شہر کے نوٹ پر دوسرے شہر میں بٹا پڑے پس اگر بٹ معین ہے تو بدستھائی بڑی
 قیمت اصل سے بڑی ہوگی اور اگر بٹ معین نہیں بلکہ بائع و مشتری کی رائے پر ہے تو بدستھائی شک
 ہے کہ اسکا اسو صفحہ میں مذکور ہو گا وہ وہ نوٹ جو ایسے نہیں اور ان کے قیام قیمت میں
 سے وثیقہ سے نوٹ امانتوان دونوں معین بہت ہوتا فرق جو انکے بیچ رہیں کہ جو جب کرے
 سرکار سے مانعت ہو اسلیو کہ اصل روپیہ دینے والے کی یہ عرض ہوتی ہو کہ سود اسکی اولاد کو
 سزا بعد نسل ملی اور کسی قسم کا انتقال اختیار ہی و اسسٹریکٹری اوکٹین سویت سودی جب کا سود کار
 سے ملتا ہے اور قیمت کم زیادہ ہو کر رہتی ہے اور بدون رجسٹری سرکار یک نہیں سکتا کہ نوٹ قسم اول
 جبکہ اول کار و اج نہ ہے یہ چار دن نوٹ مثل شک کی ہیں انکا بیچنا بہ کمرار ہیں کہنا ممنوع ہے
 اگرچہ کہ دیگر نوٹ خرید اور قیمت میں بیشی دکنی ہو یا ان بائع جو بیشی عنقریب ہو تو منافع نہیں آئیں
 جسقدر روپیہ بطور سود وصول کیا گیا ہو وہ اصل روپیہ میں محسوب کرنا لازم ہے اور زیادہ لینا حرام
 اگر مانتوں لینے سے انکار کرے تو مالک زر سود اصل میں شمار کرتا جاوے جب پر راہلجا ہو پر تے اور دیکر
 کہ بدین سود کو نام سے دیتا ہے لینے والے کو ضرر نہیں مسئلہ زید نے میراث میں عمر و کیلیف سے لکھا
 کہ نوٹ سودی پایا اب زید کو لکھا زر روپیہ کامل لینا جائز ہے اسلیو کہ عمر و نے جو روپیہ بطور سود لیا
 نہ وہ عمر کے ملک میں آیا نہ اصل روپیہ میں محسوب ہوا مسئلہ جو روپیہ سودی نوٹ میں لیا دیا جاتا
 وہ سودی اصل روپیہ نہیں مگر یہ کہ لینے والا یا دینے والا اصل روپیہ کی قیمت کرے اور دوسرا سے
 مجبور ہو تو نہایت فتنہ رو دیا تا اسے بیوگی مسئلہ قسم کر نوٹ میں زکات واجب ہے مگر سولی نوٹ میں جو جوتہ

مسئلہ نا جائز ہے کہ خریدار اور بیچن جاتا رہا تو بیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ بیع باقی اور قیمت سکرو واجب الادرار ہو کی بخلاف قدوس وغیرہ کہ بیعناکیرہ حقیقہ مقابل بیع کر میں اور نوٹ و خرید باعتبار رائے قیمت کر میں قرار پاتے ہیں کا غزرات زر اول وہ نوٹ جو تمام ملک فربانک میں روپیہ طرح ایک معین قیمت پر چلتی ہیں اور نہ لینے والا بھجور کیا جاتا ہے یہ مسئلہ نا جائز ہی اور تو کی قیمت سے ملحق ملک اوسمین فنا ہر کس بیشی دکنی اسکی روپیہ سے جائز نہیں اور اشرفی سے جائز ہے کیونکہ اٹان حکم بالضرور کسی اصل نمونہ کو فروغ ہو تو ہیں اور نوٹ روپیہ کو نام سے وضع کیا گیا ہے اور قیمت اسکو روپیہ کا اعتبار سے معین ہے اور اشرفی کا مستحق لینے پر بھجور نہیں ہو سکتا جب ایک شہر کے نوٹ پر دوسرے شہر میں بٹا پڑے پس اگر بٹ معین ہے تو بدستھائی بڑی قیمت اصل سے بڑی ہوگی اور اگر بٹ معین نہیں بلکہ بائع و مشتری کی رائے پر ہے تو بدستھائی شک ہے کہ اسکا اسو صفحہ میں مذکور ہو گا وہ وہ نوٹ جو ایسے نہیں اور ان کے قیام قیمت میں سے وثیقہ سے نوٹ امانتوان دونوں معین بہت ہوتا فرق جو انکے بیچ رہیں کہ جو جب کرے سرکار سے مانعت ہو اسلیو کہ اصل روپیہ دینے والے کی یہ عرض ہوتی ہو کہ سود اسکی اولاد کو سزا بعد نسل ملی اور کسی قسم کا انتقال اختیار ہی و اسسٹریکٹری اوکٹین سویت سودی جب کا سود کار سے ملتا ہے اور قیمت کم زیادہ ہو کر رہتی ہے اور بدون رجسٹری سرکار یک نہیں سکتا کہ نوٹ قسم اول جبکہ اول کار و اج نہ ہے یہ چار دن نوٹ مثل شک کی ہیں انکا بیچنا بہ کمرار ہیں کہنا ممنوع ہے اگرچہ کہ دیگر نوٹ خرید اور قیمت میں بیشی دکنی ہو یا ان بائع جو بیشی عنقریب ہو تو منافع نہیں آئیں جسقدر روپیہ بطور سود وصول کیا گیا ہو وہ اصل روپیہ میں محسوب کرنا لازم ہے اور زیادہ لینا حرام اگر مانتوں لینے سے انکار کرے تو مالک زر سود اصل میں شمار کرتا جاوے جب پر راہلجا ہو پر تے اور دیکر کہ بدین سود کو نام سے دیتا ہے لینے والے کو ضرر نہیں مسئلہ زید نے میراث میں عمر و کیلیف سے لکھا کہ نوٹ سودی پایا اب زید کو لکھا زر روپیہ کامل لینا جائز ہے اسلیو کہ عمر و نے جو روپیہ بطور سود لیا نہ وہ عمر کے ملک میں آیا نہ اصل روپیہ میں محسوب ہوا مسئلہ جو روپیہ سودی نوٹ میں لیا دیا جاتا وہ سودی اصل روپیہ نہیں مگر یہ کہ لینے والا یا دینے والا اصل روپیہ کی قیمت کرے اور دوسرا سے مجبور ہو تو نہایت فتنہ رو دیا تا اسے بیوگی مسئلہ قسم کر نوٹ میں زکات واجب ہے مگر سولی نوٹ میں جو جوتہ

فیہ یسود و اوجین کمرہ یمن الیہ مسل علیہین سے قسب نہ نوت ایہ و قسب نہ جانن جانن
 نہیں تو سب سے کسی طرح فرقت نہیں ہو سکتا جان الیہ اسل یوان یا اس کے لکشت خریدے تو شتا
 نہیں مگر زیادہ لکشت منع ہے اور کسی بطور استقامت میں جائز ہے نہ لکشت نہ خرید و خرید و خرید
 کل سجات کا یہ قیاس ہے اگرچہ کچھ کم کرنا و نوت کرنا میں ایک شک یا معاہدہ ہو جو تا نوت
 یا کسی اور چیز پر کثرت کیا گیا ہے مسئلہ زیر فرسور و پو کا نوت یا راشہ فریکو جہ ۲۰ روپیہ کی ہوتی ہے
 خرید یا یہ معاملہ نقد یا اجازت ہے اور رقمنا فاسد اور اگر یہ نوت عام یا لکھ رہے ہو خرید یا تو قرض و نقد و نوت
 جائز نہیں مسئلہ زیر فرسور کا نوت نہ یا ۹۰ آئی کو نقد یا بیجا جائز ہے اور قرض یا تو جائز نہیں اور
 گندون یا کنون یا پیسہ جو بشرط چاہے ہو جائز ہے مسئلہ زیر فرسور روپیہ کے نوت خرید یا
 اب روپیہ یا نوت فی الفور و یا شرا نہیں ان قیمت مساوی ہو اسٹامپ اسلی دو قسمیں
 ہیں یا اجرتی جس پر ریل یا ڈاک کرنا لکھا ہے ایک رسید پر بیکار و پید ایک جائز اجرتیں لیا گیا ہے و شرا
 انکی ہر طرح جائز ہے اسلیکہ حقیقتہ اجارہ ہر اور صورت میں آج اور یہ عرض میں نہیں پس انہیں
 نکات بدون نیت تجارت کو جائز نہیں بجز ان نوت کر پس جب کوئی مانع قوتی پیش آوے یا لکشت
 قبل از حصول منافع معینہ بیکار ہو جائیں تو بیع الیہ صرف محکمہ ریل و ڈاک میں جائز ہوگا اسلیکہ
 وہ فی الحقیقت فسخ اجارہ ہو سوا اس شخص کے جس نے زراعت لیا ہو دوسرے متوسلین اس کے
 ذمہ دار نہیں ہو سکتے اور یہ شرط کہ اگر اتنا بد میں نفع حاصل کیا جائے تو کہ حق نہ بیکار کر نصرت یا
 کی گئی تو صحیح ہو ورنہ لغو ہوگی کیونکہ حق انتفاع قطعی اور منصوص ہے اور شرط استقامت صرف
 ذہنی الیہ و ولو کہ جو ایسی قوانین سے خوب واقف ہیں یا بند ہو نگو کیونکہ سوائے شریعت اسلامیہ
 دوسرے حکام کو قوانین عام اور قومی النفاذ نہیں مگر زیادہ نفع اوٹھانا ان سے حرام ہے جسے شک
 ریل کے ذریعے دوبارہ سوار ہونا کسی فریب سے محذوئے سے اگر نکل جانا یا اعلیٰ درجہ میں بھیج
 جانا یا بوجہ اجازت سے زیادہ سوار ہونا یا لکشت کسی فریب سے مکر استعمال کرنا یا وہ چیز جس کے تحت
 ڈاک کو قانون میں ہے بھیجنا یا جس کا محصول گران ہے اس کو کم محصول والی چیز میں مخفی کر دینا
 جب تک ثابت نہ کر دیا جائے کہ ان ٹکٹوں سے ہرگز نفع نہیں اوٹھایا گیا اور یہ کہ اب بحسب قوانین
 معینہ واجب الرد ہیں اس وقت تک تردید قیمت لازم نہیں ہے و و م اسٹامپ خرید

حکام جنگ کوئی مستبر سا و مذہب نہیں دیا جاتا یہ انکی بغیر ورت و مجبوری جائز ہے نہ مجاہد اور
 حقیقت میں یہ مال نہیں مسئلہ مختار الاختیار میں بعض کا قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ گرد عا علیہ
 سرکش و شرارت و دار القضا میں حاضر نہیں ہوتا یا دین جو اسکی ذمہ ثابت ہوا انہیں کرتا تو
 قاضی سپاہ و فوج کا رہا آرسی کرالہ اور فوج اس سرکش سے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مدعی
 کو خرچہ اسباب مدعا علیہ سے لیا جائے پھر اگرچہ حکام کی نسبت جواز شرع ثابت ہو مگر اسباب
 و دعویٰ ایسی ظاہر بنیاد پر جو جس سے مدعی کے مدق اور مدعا علیہ کو ظالم طریق غالب ہو جائے جیسے
 لشکر جیشی مشہد یا مدعا علیہ کی طرز تقریر وغیرہ سے مدعا علیہ نے بدون کسی معقول عذر
 اور حق سے انکار کیا ہو اسوقت تو مرد شرارت مدعا علیہ کے معلوم ہو جائیگی کیونکہ وہ یقین کر سکتا
 کہ ایسے صورتوں میں مدعی ضرور اپنا حق بذریعہ حکام وصول کر لیا اور حسب قانون سرکار اس سے استفادہ
 خرچ کا بیوہ متحمل ہونا پڑ چاہیے یہ خود باعث نقصان ہوا اسکو نظائر مسائل ضرور وغیرہ سے نقل سکتا
 ہیں لیکن وہی مصارف لیا جائے جیسے بنیاد و دعویٰ موقوف ہونہ مصارف زائد جیسے بعض نقول
 وغیرہ جو صرف تائید و کھلایا استنباط دلائل کے لیے ہوتے ہیں اور احتراز اس سے محتاط ہو والہ اعلم
 ہندوی و منی آرڈر ہندی ایک سند ہے کہ تاجر کسی شخص سے روپیہ لیکر لکھدے کہ یہ روپیہ فلاں
 تاجر فلاں شہر میں فلاں شخص کو بمعاذہ اس سند کو اتنا اجرت پر دیا جائیگا اور منی آرڈر کا بھی یہی
 منشا ہے ہر گز یہ حکام کی طرف سے ہوتا ہے انکی جواز اور اتنا عین بہت تاویلین میں اور اقوال مختلف
 اکابر سے اس میں کوئی روایت نہیں اسلیک کہ کراہت سنتی کہ کتب فقہ میں منقول ہے اور ہندی
 دوسری شے ہے پس قیاس ہندی کا سنتی پر صحیح نہیں ہو سکتا پس ضرور ہے کہ بظہر وسعت معلوم
 اکثر متافع و حفظ اسوال و اسن و راحت تمام و ابتلا سے عام تاویلات جواز پر زیادہ توجہ
 کی جائے کیونکہ مشترکین تقریر اور ساویمین و جہتر جج ضرور ہے اور قرنیہ جواز مواظہ اہل اسلام ہے
 اور ترجیح اس و راحت عام ہیں کیا ضرور ہے کہ امانت یا بیع قرار دیکر ممنوع کر دین بلکہ وہ
 خواہ قرض ہے کہ دانے نے روپیہ دیکر دیون سے اسکو گماشتہ کے نام جو مثلاً کانپور میں ہے جوالہ کرالہ
 یا یہ کہ جہان تم یا تمہارے گماشتہ ہوں بکوبہ روپیہ لیا گیا اختیار ہے اب یہ قرض جو نفع نہ لیا کیونکہ
 دیون سے کسی مقام پر روپیہ لیا یا کسی شخص کے نام دیا نہ لیا جاتا ہے اور فی الحقیقت

[illegible]

اور ایسی مرض میں جس میں دو مرتبہ دین مرض ہو اور میں صحیح سے سو قرا اور قرض مال میں
 سے لازم ہو اگر میت غلبہ ہو تو پورا مال لازم نہیں اور اگر اوکریں تو زمین میت سے ساقط ہو
 مختصت نہیں ہو بہر حال اگر زمین میں اس پر غلبہ ہو اور اگر کسی مال میں مال شرط نہیں ہو تب مال میں اس کا
 الحاق ضرور ہو مثلاً اگر زمین دیکر سے دوسرے قرض لینے اور کسی مال حرام سے اور اگر تو قرض مال یا جو کچھ
 مال کے کو معلوم ہو تو لکنا چاہیے اور یہ فعل غائی از کتاب نہیں اس لیے کہ کسی مسلمان کو مال حرام دنیا
 ایک قسم کا مال ہے کیونکہ اگر وہ پائتا تو ضرور انکار و نفرت کرتا مسئلہ زید مسلم کہ سور و پیر عمر مسلم اور کبر
 بند و دو نو پیر قرض ہیں پیر عمر و کبر سور و پیر لائی جس میں سے پچاس روپیہ سود اور رشوت وغیرہ کو
 بیع کیا تھا اور پچاس شراب کی قیمت و اس صورت میں اگر عمر مسلم اس روپیہ سے زید کا قرض یا اگر اگر کیا
 تو زید کو جان بوجھ کر لکنا جائز ہو گا اور لیا تو عمر یہی ہو جائیگا اور اگر کبر بند واد اگر سے تو وہ پچاس جو
 شراب کی قیمت سے لکنا جائز ہے اس لیے کہ یہ اوکو حجتین جائز اور مباح ہیں اور دوسرے پچاس کا جو قرض
 سے لکنا میں لکنا حرام ہے اس لیے کہ اس میں ملک ہو نہیں اگر زمین یا قرض کو چوتھی قسم ہے جس میں بدلہ
 اپنا مال دامن کے اطمینان کے لئے اس کی حوالہ کر دیتا ہو اس میں ایجاب و قبول اور مہلت کا قبضہ کامل
 شرط ہے پس ایسی چیز جو زمین کو تعلق ہو جائے ہو کہ مرتن کو قبضہ میں نہ آسکے رہن ہو سیکے جسے نفعت
 مکان یا شاخ وخت وغیرہ اور جب کا بیچنا نہ ہو اور سکار رہن رکنا بھی منع ہو (عالمگیری) رہن اگر
 ضایع کیا گیا تو قیمت دنیا پر کی اور اگر خود ضایع ہوا پس اگر قرض کے برابر ہے یا زیادہ یا مقدار قیمت
 معلوم نہیں تو قرض کا معاوضہ ہو گیا اور اگر قرض سے کم ہو تو بقدر کمی کے قرض باقی رہا کیونکہ مرہون
 بقدر زیادہ قرض اور بقدر قرض مضبوط ہو تا ہو مرتن اگر فک رہن کا دعوی کرے تو پہلے مرہون
 کو حاضر کر دے یقین بہت از جانب راہن معتبر ہے تاکہ ادا ہو کر قوت حاصل کرے بخلاف مرتن
 کے کہ دوسرے ہر دم واپسی پر قدرت ہو رہن میں کسی قسم کا تصرف راہن یا مرتن کو طرف ہو جائز نہیں
 پس اجارہ یا عارہ اور بیع اور رہن وغیرہ رہن کا بدلہ ہون اجازت فریقین نادر و اسے کیونکہ یہ تصرفات
 از جانب راہن قبضہ مرتن کو مانع ہیں اور از جانب مرتن ملک راہن کو سنانی مسئلہ زید و عمر
 کے پاس اگر عمر سے بکر کو پاس اور بکر نے خالد کے پاس ایک مکان رہن کیا پاس وہ مکان گرتا یا
 گرایا کیا تو زید کو پاس ہے کہ خواہ عمر و خواہ خالد سے اس کی قیمت وصول کر لے کیونکہ یہ سب اس تصرف

میں غاصب اور خائن ہو کر کسی عرصہ و مفقود الخیر یا بالادوارث مرایا زائد ہو کر شرارت سے وسعت
 نہیں کرتا زید کو حق ہے کہ زور رہن اگر کسی وہ مکان خالد قابض ہے تو ایک کسی اور قسم کا تصرف
 کرے اور اگر خالد کا قرض اوس مکان پر نسبت قرض عرصہ زیادہ ہو تب بھی خالد کو بقابلہ زید عند نہیں
 ہو سکتا اپنا دعویٰ بکرتے کرے کیونکہ غاصب اور خالد شریعت کا قابض ہے اور یہی حکم ہے جس سے
 مستعار کا زید فر ایک گھر ٹاٹا کر پاس رہن رکھا اور شرط ہو گئی کہ بیکر وکیل بیع ہو یا بعد اتمام عقد
 بیکر وکیل کیا تو شکل اولین باتفاق اور ثانی میں باختلاف زید کو حق نہیں ہے کہ بیکر کو کالت سے
 حاکم کرے وہاں یہ منافع مرہون رہن کر ملک اور مرہون کر پاس امانتاً محبوبس رہتو رہن
 اسباب میں کہ یہ منافع مرہون کو حلال ہے یا نہیں بڑا اختلاف ہو مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی ہے جو
 جناب استاد خود صلا فرماتے الامثال فخر الاکابر ابو الحسنات مولوی محمد عبدالحمی عظیمیہ النحوی والجلبی نے
 اپنی رسالہ فلک المشعرون فیما يتعلق بالتقاع المرہون بالمرہون میں بدلائل واضحہ تحقیق فرمایا ہے کہ بیکر
 ملک رہن چاہے اگر پاس نے بعد تکمیل عقد و قبضہ کیا ہو بشرط اجازت دی تو بطریق ترک اولیٰ
 جائز ہے اور اگر اجازت مقصور رہن یا داخل عقد ہو تو کسلا کسلا سو وہ اور اجازت خیانت اور
 غصب ہو اور یہ بھی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطع مخالفت لازم ہے کیونکہ
 منہ سے جو چاہیں کہیں لیکن رہن کو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور منافع کہ
 معاوضہ دین تصور کرتے ہیں وہ انہ تعلیم مافی النفس اگر سوین و والیک نیک نیت ہوں تو بھی عا
 فتویٰ نہیں ہو سکتا پس اگر رہن نے مرہون کو اجازت دی تو اس پر اختیار باقی ہے کہ جب چاہے
 رجوع کرے اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہیں پڑ سکتا ہاں وہ مصارف جو مرہون نے بعد
 نفع رہن کا چاہے رہن سے لے سکتا ہو مثلاً زید فریاض عمر کو پاس رہن کر کہ منافع اوس کا عمر و کو
 کر یا عمر و فریاض کو پاس پرورش اور عمدگی میں صرف کیا ہو وہ زید سے لے سکتا ہو اگر زید فریاض
 نفع رجوع کے یا رہن چھڑا کر اپنے قبضہ میں لایا اور مرہون کو نفع لینے سے روکا ورنہ مصدا
 مزمولہ مصارف دوم کہ رہن سے وہ جو مرہون کی بقا و اصلاح سے متعلق ہیں جیسے چا
 گراس - نوکر - باغبان - سائیکس - سینچنا - بوٹا - مکان کی حرست وغیرہ جو حفظ اور اہیا
 سی متعلق ہیں جیسے کرایہ مکان و وغیرہ پس مصارف اول رہن کے ذمہ ہیں اور قسم دوم

ایک مکان ایک سال کو یکے کر اگر دیا اب برقعہ سکونت پر اور قبول کی تجدید یہی خواہستہ
نہایت گذر شد و سکونت کیا اور مالک فرسخ نکلیا گیا بھی اعتقد بدیدہ ہو گیا چنانچہ عمارت اجارہ
و قبول کر بعد لازم ہو پس اگر مکان یک سال کو یکے کر اگر دیا اب برقعہ سکونت پر اور قبول کی تجدید یہی خواہستہ
کر ایہ کیا استحقاق ہے اگر حق و قبضہ و دخل نکرسے مستحق ایک شخص ایک کو طوافن ہر یکے کی دیر
بکرایہ لیا اور دیکھتے چھوڑ دیا اب مالک اگر سوار ہو لیا اور سوار کسی قسم کا نفع حاصل کیا تو نہ روز
و ہی نہ عائد ہو گا اگر کسی ایسے کام کرے سوار سے یا قبضہ ہو سکے ختم و قبضہ ہو سکے چنانچہ یہی خواہستہ
جیسے پانی پلانٹیکو و ریال پلانٹیکو یا کسی حق اور مرکز مقام و انگریز تمام پر پلانٹیکو شش اجارہ مانع
توی سو فسخ ہو سکتا ہو و ہا یہ مسئلہ عاقدین سے کوئی نہ کیا یا عذر صحیح جسکے بیان آئیگی لاحق ہوا
تو اجارہ فسخ ہو جائیگا بخلاف بیع کہ وہاں دفعہ بیع مشتری کی ملک میں اجارہ ہو اب ہر بیع غیر
ممکن ہے اور منافع آئندہ لا اہر مستاجر کے ملک میں نہیں آتی درتہ کا کیا ذکر اور تجدید عقد حکم ایک
فزوری امر تھا اپنی مقام پر مختصر رہیگا نہ و شام مستاجر سے متعلق ہو نہ نہ حالت عذر صحیح میں نہیں
بلکہ صرف بحالت ضرورت اجارہ خاص مستاجر سے متعلق ہوگا اور معاہدہ لازم اسکا معاوضہ نہیں
کیونکہ وقوع اور امتناع وقوع میں فرق ہے اگر ملے جبکہ یہ معاہدہ ہو گیا ہو کہ نفع لیا جاوے یا نہ لیا جاوے
اجرت ضرور دی جائیگی اگر اجیر کا کوئی ہرج مہتر ہو اور عیسوی زید کی گاڑی عمر سے باجرت لیتا ہے
اور بکرسے کہ اگر زید سے معاملہ نہ کرو ہم اسقدر اجرت دینگے یا عمر سے بکرسے کہ اگر میں دوسری خواہستگار نہ
قطع کر کرتے اس شرط پر معاملہ کرتا ہوں کہ تم اسکو فسخ کر نیکی مجاز ہو یا عمر و بطلب زید کیسین و و
آیا یا اسکی فرمائش سے کوئی شو خاص بنوا کی اب شکل و دم میں کل اجرت اور باقی مشکوٹین بقدر
ہر جو بکرسے پانچواں مستحق ہوگا اور یہ شرط اسکو ذمہ لازم اور تمکات عقد ہو کہ چونکہ اول المینان و
سے متعلق ہو اور ثانی آسایش آمر و نفاست معقود علیہ کا سبب ہو جب کہ وہ عمارت اجارہ فسخ ہوں
یا بکرت گذر جاوے اور عقد علیہ متعلق ہو تو مصلحت مناسب شرط ہو پس اگر زمین یا کشتی یا کوئی برت
بکرایہ لیا اور مدت اجارہ ختم ہو کر یا دو سو ایک ہو گیا اگر ایسی کشتی یا برت کشتی دریا میں ہے یا دوسرا
میں ملتا تو ایک مناسب مصلحت ضرور دی جائیگی اور اتو دلو تو اگر ایہ بحساب کرانے سابق عائد ہو گا اور
ایک کو اپنی چیز واپس لینے کا ہر گز حق نہیں دیکر گریہ اسی بنا پر کوئی نہ کر یا مزد و ضرورت کی چیز

لکھنا
ہر بیع
مستاجر
مستاجر
مستاجر

منصفہ عقد ہو کر فسخ یا مبین مہتمات عقد ہو کر کچھ نہ وقت آن کہ کسی مبین بڑا ہوتا ہو وقت ہر اختلافی
 اور کمال بی اطمینانی کا استعمال ہو گا پھر ہو کر صاحب کشتی دریا مبین اور صاحب ریف قبل بنگلی زرعت
 ہو کر کیے جاتے ہیں اس طرح آقا و بھو شیار و معتبر شہر تک نہ کر کو روک سکتا تو انکین جبکہ ایسے آدمی کو
 مانگا کسی مدت پر موقوف نہ تھا اور مدت غیر معلوم تک پابندی شکل ایک مدت خاص کر تین برس یا تین
 روکے قائم مقام ہو اور بصورت محبت تو اگر تین سو اہ ایام موعود و سکادسی طرح دینا چاہی جس طرح جس
 ارض زرعت کا نقصان دینا اور یہ مبین مشتری سو شرا کفیل یا مبین یا عقد مبین مبین مبین سے
 وکیل بالیج کا لزوم منصفہ نہیں اور مبین مبین یہ شرط کہ اگر فلاں وقت تک قیمت نہ دے تو بیع ہوگی
 جاسکتا ہو اس طرح یہ لزوم بھی محال و ممنوع نہیں ہو سکتا پھر حادثہ نہیں قسم ہی بلکہ منصفہ
 جو کسی صریح شرط کی مخالفت ہو نہ شرط یعنی اگر آئندہ تو کوئی منصفہ ہو تو کوئی منصفہ منصفہ ہوگی یا منصفہ
 نسبت جو مانع دور نہ اختیار ہو اس طرح اور قسم کی سزا نہیں بلکہ بیع یعنی بوجہ فلاں مخالفت کر خواہ مخواہ
 جہاں نہ لیا جائے گا پس قسم اول کی دو صورتیں ہیں کہ وہ مخالفت جس سے کچھ نقصان مال یا عمل ہو جیسے
 کوئی شے منافع کو دے یا غیر خاص مری یا کسی خود رانی سے کام پورا ہو گا یا ایسے کام پر تو کرنا جسے چاہے
 انجام دے سکتے ہیں نہ انہیں ہو سکتا جیسے جہاں پناہ صحت کرنا یا دوسرے کام اور سیر موقوف ہے جیسے
 کسی کارخانہ کا لہتم وغیرہ اس صورتیں جہاں نہ جائز ہو اور شہوت اور سکا جہاں نقصان سے کتب فقہ
 میں موجود ہو نہ وہ مخالفت جہین سوای ناخوشی و ناظرانی و شرارت کر کوئی نقصان نہیں ہو تو
 اور کا حکم مثل قسم دوم کے ہو اور قسم دوم بوجہ شرط و منافع مجرم و انتظام و ضرورت جائز ہو
 اور قسم محض ظلم و منوع تو کر کو اوقات تو کر مبین کوئی کام اپنا کرنا جائز نہیں بلکہ اسے ادائی فرائض
 و سنن کا حاجات ضروری جیسے کھانا پینا وغیرہ مگر نوافل باتفاق منع مبین اور عوام مسجد و ہوتو
 بمقتدار مناصب جرت کم ہوگی (عالمگیری) میرے نزدیک اگر دونوں مسلمان ہیں تو نماز جمعہ و نوافل وغیرہ
 کا پہلے ہو لیا تو کر کے مسائل کریں کیونکہ مبادی و مریطع مال سے جمعہ ترک کر دے اور آقا کو بھی بعت جلا
 مرائض و عیالات تحفیض اہر شان اسلام سے بعید ہو اور یہ قیود و تب ہیں کہ مالک اور کامو منصفہ
 منع کر دے یا بوقت اطلاع ناخوش ہو یا اسکے کام میں نقصان کا خیال ہو ورنہ بحسب عرف
 و تعامل بلا مخالفت نہیں سہے اور ایسی تو کر یا ان جنہیں دوسرے کام نخل نہیں ہو تو یا نہ مستانہ

صل
 فقہ
 دین
 منصفہ
 فلاں
 قلم
 سلام

رہتی ہے ایسی امور کے بارے میں جیسے ایک شخص پہنچا دیتا ہو اور کچھ بڑھتا یا سستیاں موسوم
 منع و عمل جیسے کچھ ارٹھنا حسین رنگہ کی تین اور رنگنی کی اجرت ہے اس میں اگر مال کا کٹ کا
 ہے اور اجرت خود دے گی تو اجارہ دہ سے وہ مستثنیٰ ہو سکتا ہے اور وصیت کی تعیین بوجہ منع منع منع
 ضروری ہے یہ لوگ بوجہ اجرت مال روک سکتے ہیں جو مال کا صحت ہوتا ہے وہ معتقد علیہ نہیں تاکہ
 ہاں کہ عین لازم آئے بلکہ اگر وہ تسلیم معتقد علیہ ہے دہا یہ معتقد علیہ فسخ اجارہ
 یا مجبور علی جیسے گاڑی کراری پر لی اور گور امر گیا گاڑی ٹوٹ گئی حاکم نے عافیت کو ہر دو بیار
 ہو گیا یا وہ مر گیا جسکے طریقہ بلا گیا یا تنگی کا فوت غرض جیسے مر گیا اچھا ہو گیا مقتدر غرض
 کر دیا یا میں صحت اور جس قسم کا فسخ معتقد علیہ سے منظور تھا وہ اس میں نہیں ہے موت اچھا
 المستحقا قلین ابنا جبارہ باقی نرہ البتہ وراثت اور فریق ثانی راہنی ہون تو یہ معاہدہ عبید
 ہو سکتا ہے جیسا کہ معمول ہے کہ بوجہ موت کے تمام معاملات اور ملازمین اور معاہدہ کے قائم
 اور باقی رہتے ہیں اسکا جواز حکم تعارف ہے اور سکوت قائم مقام رضای عبید لیکن جب تک کہ فی
 امر متضمن رضاد و لفظ سے مفہوم ہو اختیار باقی ہے مثلاً کوئی مکان ایک سال کر لیے کر اسے پر لیا
 یا دیا یا کسی کو سال بہر کامل کی شرط پر نوکر رکھا یا نوکر کی اب ایک شخص مر گیا تو وہ مر سکا کوئی
 یا نوکر پر ہوئے یا چور اور نوکر کا اختیار ہو گیا مگر جبکہ کوئی نقصان معتبر ہو تو اسکی رعایت
 کی جائیگی مثلاً گشتی یا زمین یا مکان یا غرض متعلق ہیں تو رفق اتفاق تک اجارہ باقی رہیگا یا ملازم وغیرہ
 سے اگر قرار تھا کہ عین ضرورت کو وقت یا بدون ملت چند یوم نوکر پر چھوڑ سکتے تو اس ضرورت
 یا ملت کی رعایت لازم ہو سکتے کہ یہ شروط اصل اجارہ سے متعلق نہیں بلکہ بغرض حفظ حقوق و اموال
 و اعراض و عافیت کو قرار ہیں اور یہ حقوق میراث اور ملوک وراثت ہوتی ہیں اجارہ رات مشروطہ
 یعنی بشرط ترقی یا ثرا جرت و بیجا نیگی جیسے طیب و کیل عامل جسے بشرط کا میابی ایک مقدار اجرت پر
 تصفیہ کیا جائے ان میں کسی قسم کا عین الیوت وغیرہ شرط ہو کیونکہ اثر کا ہونا ہونا کسی کو اختیار میں ہر
 کسی وقت خاص سے متعلق اور نہ معلوم ہو سکتا ہو کہ اب اثر مرتب ہو گا پس بدون تعیین کے
 نزل قائم ہے اسلئے کہ امر ایک انتظار کرے اور اگر بوجہ کسی بھی ہوئی خرابی کی جسکا ثبوت شکل ہو
 معمول کرنا چاہیے تو اجرت کس اعتبار سے دیا جائے اور اگر امر کو مطلقاً اختیار دیا جائے تو ہر وقت اسکی

ان کے لئے
 اسلئے
 کہ اجارہ
 اس وقت
 میں ملک
 جہاں ملک
 ہے

بنا پر کفار کی نوکری یا مزدوری کرنا صحیح ہے اور انصار سے سوا ثابت ہو لیکن یہ کہہ لو کہ شریعت اور
 حرمت زیادہ ہو یا اسلام کو ضرر پہنچے یا غلبہ اسلام پر آئے ہو یا انکو مدد دے عتقاد اور اعمال کے اعتبار سے ہوتا
 شریع اسلام کو ممانعت لازم آئی یا ضروریات دین مثل جمہ و جماعت وغیرہ کو اور اگر نہیں مانع ہوتا یا اگر
 ہوا اور موجب ممانعت ہو اگر تمام بلاؤں سے خالی صرف ضروری ہو تو جائز ہے اور حکم ایسی ممنوع کو کر دینا
 یا ضروریوں کا حالات یا ممانعت کو اعتبار سے بدلنا یا کرتا ہے اور اس پر بنا پر خیار و فساد کو نوکری اور
 اجرت نہیں زیادہ اہتمام اور احتیاط لازم ہے کیونکہ غالباً کام اور فکرمشروعات سے خالی نہیں ہوتا اور ادنیٰ کمیت
 سے ایمان ضعیف ہوتا ہے نیز سے نزدیک کفار و فساق کو نوکری سے ادنیٰ مزدوری اور کم اسلئے کہ آقا
 کو نوکر پر شفقت و اعتقاد اور نوکر کو آقا سے محبت اور اعتقاد ہوتا ہے اور حکم الناس علی دین بلکہ کم اثر
 تر یا وہ پیر تاجر مزدور کو استقدر تعلقات نہیں ہوتے پس جبکہ یہ ایسی خراب تعلق قوی ہو تو اگر ایمان ضعیف
 ہو گا ناقص و اعلیٰ صلاحت کو اگر کسی شرط کی مخالفت سے معزول کیا جائے پس اگر وہ مخالفت ضعیف
 نہ اور اجرت اجزا سے عمل یا وقت پر منقسم ہو بلکہ مجموعہ اجرت ہو تو بالکل اجرت ضائع ہو جائے
 اگر باقتضای خیریت یا اجرت منقسم ہے تو بحسب تفصیل و تقسیم دنیا یا بیسے شایع اجارات محض
 اطمینان اور اعتماد اور پسند خاص پر مبنی ہیں جیسوکیل - طبیب - معلم - غافل - وغیرہ اور کو فسخ کرنا
 یہ عارض صحیح کو ضرورت نہیں اسلئے کہ یہ امور قلبی ہیں اور دلیل ان پر قائم نہیں ہو سکتے لیکن جبکہ سیوا
 کو اندر اجارہ فسخ کیا اجرت بقدر عمل یا وقت یا اثر قائم ہوگی مثلاً زید نے طبیب کے علاج سے کام
 مریض دور ہوا علاج ترک کیا یا کسی عامل سے چالیس روپے اقرار دیا سیویں روپے قطع کیا یا کسی کو چار روپے بکار کو
 پورے اجرت کا مستحق تھا دو روپے بکار کو دیکھ کر معزول کیا نہ صرف اجرت دنیا پر بلکہ اہل اذنب و مال جاریت ناجائز میں جیسوکیل
 میں معمول ہے کہ گھینہ پیشہ و رجحام - وہابی - چار - پاسی - وغیرہ زینت دار و کو ہر قسم کا کام کرنے پر لڑو
 مجبور ہو جاتے ہیں اور صرف بعض تقریبات میں انکو کچھ بطور انعام ملا کرتا ہے کوئی اجرت اور محل
 مخصوص اور معلوم نہیں یہ سب شروط و اسباب اور لزوم فاسدہ ہیں اگر کچھ مبالغہ و تخیل و کثیر معین
 رہے اور کسی قسم معلوم کے کام کے وہ ذمہ دار ہوں اور تقریبات اور فضل میں ہوا انعام ملا کر سے تو معنی
 نہیں اسلئے کہ جو حق میں اصل اجرت ہو اور باقی انعام بلکہ زید نے ایک مکان عمر کو بکرایہ دیا اور عمر
 سے پہلے بکری کے ہاتھ پر یا کسی اور کو بکرایہ دیا بعض کو نزدیک صرف اجارہ اول لازم ہے ملا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

[illegible]

نقص

یا ہنگامت کرمانی لیاریہ جائز نہیں بلکہ نہایت کھان ایک ہفت روزہ کرمان ہر ہفت روزہ
 کو صاحب دیوار اگر دروازہ کو لے کر توڑ دے گا تو نہایت کھان ایک ہفت روزہ کرمان ہر ہفت روزہ
 ہر چند روشنی اور ہوا ملے کہ نہیں گزریہ کو ایک مرغوب فائدہ میسر نہ رہے ورنہ درستی امتیاز جزیہ
 حاصل تھا اور نہایا گیا تھا چنانچہ گاد اور شکار گاد اور تالاب وغیرہ کا ابارہ جزیہ نہیں لکھ کر گاس یا
 شکار یا بچلیان یا اور کوئی شے حاصل کرے جو جائز ہو مگر معتقہ و عطیہ زمین ہو اور دوسری چیز
 عقیدین داخل ہو کر گاد زید و غیرہ سے کچھ اشتہار کھائی یا شکار گاد یا ابارہ صحیح و لازم ہو
 اور تشریک ابارہ مستوعات ہر جیسے کہ ناچار گاد و بربنائی و کیل کر تشریک یا طیب یا کاد
 کیونکہ ان سب میں نہ وقت کافی معلوم ہو سکتا ہو اور نہ آخر کار یہ چیزیں قابل رد و ہر چیز
 ابارہ بطور تعاطی بھی معتقد ہو جائے جو جیسے کشتی پر بیٹھ گئی رہا لگبیر یا بیاریل پر بیٹھ گئے
 اور دوسرے مقام پر اجرت دیکر حکام جو بوجہ تنخواہ و استحقاق تعطلات لازم ہیں ایام تعطل
 در خدمت جبکہ مشروط و معین ہوں انکی تنخواہ و قایم اور خرچ ایام خدمت کی ہوتی یعنی اگر ایام خدمت
 کامل ہوں تو پوری تعطیلیاں ملنی ورنہ کم مثلاً زید فی مادہ چار دن تعطل کر تا ہو پس کل ایام خدمت
 غالباً ۲۹ یوم ہو کر اب گزیدہ نہ رہے ۳۰ دن کو کرے کہ تو دور ہی یوم تعطیلی ملتا چاہیو اسلئے کہ
 اگر تنخواہ تعطیلات تبرعاً دینا مانجھے جائے تو واجباً لاوارن ہوگی کیونکہ احسان انعام و حبیبین ہوں
 اور اگر مستقل ہو تو بر خدمت لازم نہوگی اسلئے کہ عرض بدو ن معوض کے ثابت نہیں ہوتا اور ان
 دونوں صورتوں میں لازم آئیگا کہ اگر کوئی شخص تمام ماہ غیر حاضر رہے تو بھی تعطیلات کی تنخواہ ملے
 ہو حالانکہ یہ سب اتفاقاً ہوں ہر چند ان حالات میں ہر وقت معتبر ہو کر اسکا عرف مختلف ہوا ہے غیر معتبر نہیں
 بحث عرف میں گزرا ہو اگر مختلف نہ تو بھی معتبر نہیں ہو سکتا کہ ہر عرف عقول و انسانہ و دولتی کے خلاف ہو
 وہ مرفوع ہو ہمارے زمانہ کا عرف قیاس پر راجع نہیں ہو سکتا پس اس مقام پر اسقدر عرف
 جو انصاف سے متجاوز نہ ہو ملحوظ ہو سکتا ہے سبب استحقاق تعطیل کا مجموعہ ایام
 خدمت اور وجوب ادا جز و متصل سے ہوگا مثلاً جمعہ اسکا استحقاق کامل نہیں ہوگا

نقص
 یا بچلیان یا اور کوئی شے حاصل کرے جو جائز ہو مگر معتقہ و عطیہ زمین ہو اور دوسری چیز
 عقیدین داخل ہو کر گاد زید و غیرہ سے کچھ اشتہار کھائی یا شکار گاد یا ابارہ صحیح و لازم ہو
 اور تشریک ابارہ مستوعات ہر جیسے کہ ناچار گاد و بربنائی و کیل کر تشریک یا طیب یا کاد
 کیونکہ ان سب میں نہ وقت کافی معلوم ہو سکتا ہو اور نہ آخر کار یہ چیزیں قابل رد و ہر چیز

نقص
 یا بچلیان یا اور کوئی شے حاصل کرے جو جائز ہو مگر معتقہ و عطیہ زمین ہو اور دوسری چیز
 عقیدین داخل ہو کر گاد زید و غیرہ سے کچھ اشتہار کھائی یا شکار گاد یا ابارہ صحیح و لازم ہو
 اور تشریک ابارہ مستوعات ہر جیسے کہ ناچار گاد و بربنائی و کیل کر تشریک یا طیب یا کاد
 کیونکہ ان سب میں نہ وقت کافی معلوم ہو سکتا ہو اور نہ آخر کار یہ چیزیں قابل رد و ہر چیز

حالت و صورت و اعتبار میں کوئی امر خلافت قرار داد کرے نیز اس خیال سے کہ یہ اسکی
 مشکل یا آسانی سے تو نرم نہیں بلکہ تقسیم شرکت کو باطل کرتی ہے لاکسی شریک کو یا جو شرکتی صورت کے
 بہرہ یافتہ یا رہن کر کے اختیار نہیں ہے جب تک دوسرے شرکا منظور نہ کر لیں اور خریدار کو مال
 پر قبضہ نہ دین اور بعد قبضہ شرکت اول فتح ہوگی اور ششری سے اسنو معاہدہ ہو سکتا ہے اسلیو کہ
 منہج بشرط شرکت جائز ہے نہ شرکا و عموماً استیفاء قبول کہتا ہے غیر مذہب سے شرکت کر کے
 اسلیو کہ مفضی الی الشرائع و آتشاہ میں دمی و شرکت کو کو وہ لکھا ہے عالمگیری میں ہے کہ لفظ شریک
 مشارکت مکروہ ہے اور معاملات فاسد کرے تو ناجائز چونکہ غیر مذہب واسے سے خلافت شرعی
 سورہ صافات اور غالیہ ہو گئے اور اسکی شرکت سے اشتراک لازم ہو و اللہ اعلم سنا جسین و کالت ہمین شرکت نہیں
 پس و غلط گوئے و غیر ہمین شرکت یا نہیں بلکہ استحقاق نفع کا نواہ بعض مال ہوتا ہے جیسو رب المال کو خواہ
 برحق مال کے جیسو مشارب کو خواہ برحقہ عثمان و دوسو داری کی جیسو شرکت فی الوجود میں ان تینوں
 سے کوئی بات نہ تعلق نفع کا استحقاق نہ تھا سسکایہ مدینے بکر بکر و سوسو و پو قرین و لواہ دینے
 پس اگر خود دوسو داری ہر اور دوسو کو بکر پر کچھ دے دمی نہیں تو زید بکر کا نفع میں شریک ہو سکتا ہے نہیں
 بلکہ نفع میں مال اور نسبت کا اعتبار نہیں بلکہ اول ضمان بعد از ان شرط جبر و حجاب ایضاً کرد و
 شریکوں میں ہر قدر پایا کہ جو مال یا دیر قرض لیا جائیگا اس میں نہ چھام یا نصف کا مناسب ہوا و گاہ کہ دوسو داری ہے
 اسو و قرین نہ ہو بلکہ نہ ان و نہ بکر قرض مال نفع یا گیا اور جو دوسو شرط اسکو نہ ان ہو چھوڑ دے اور اگر نہ ان نہ ہو
 زید کا مال سوسو داری ہے چاکر شریک ہے اور بکر کا مال پچاس دوسو داری اور غنت و گنتیو میری ہے اور نفع
 یا ہم برابر قرار پایا تو جائز ہے نہ شک و عہد کا اعتبار ہے گر جبکہ دوسو میں ضمانت شرا و دوسو
 بکر سوسو دیر قرض مال اور زید پچہ پتر کا اور بکر پچیس کا دوسو داری اور ضامن ہوا تو اس صورت میں بکر
 ہر اور زید کا نفع سے ضرور شریک اور عہد اسکو خلافت ہو دے مستبر نہیں نہ شک مال میں دوسو داری
 تو نفع بکر و دوسو داری ہوگا و عہد بلکہ انضمان بقدر مال ہے و حجاب یعنی اگر تجارت میں
 انضمان جیسو نفع خواہ برابر ہو خواہ بیش و کم گر انضمان مال پر تقسیم ہوگا جیسو زید کا سوسو داری
 بکر کا پچاس دوسو داری و عہد انضمان زید یا بکر ایک حصہ بکر برعائد ہوگا بلکہ شریک انے شرا کہ
 معاہدہ میں نہ جیسو میں سکتا ہر دوسو بکر اگر چہ مستحق ہو جائیے کہ شریک یا سوسو نہیں ہو سکتا مگر جو

بلا لیس
 بلکہ انضمان بقدر مال ہے و حجاب
 جیسو نفع خواہ برابر ہو خواہ بیش و کم
 گر انضمان مال پر تقسیم ہوگا جیسو زید کا سوسو داری
 بکر کا پچاس دوسو داری و عہد انضمان زید یا بکر ایک حصہ بکر برعائد ہوگا بلکہ شریک انے شرا کہ
 معاہدہ میں نہ جیسو میں سکتا ہر دوسو بکر اگر چہ مستحق ہو جائیے کہ شریک یا سوسو نہیں ہو سکتا مگر جو

دیکھو کہ ہر ایک اپنے اپنے شریک کے ساتھ شریک کرنا چاہتا ہے اور یہ چیز اور شرع الٰہی تجارتیں داخل کرنا ہے اور
 جائز ہے کہ تجارت کے جماعتوں میں بہت شریک ہیں اور ہر کام میں اس کے ایسی جماعتوں میں کسی شریک
 کو کہہ دیتا ہے کہ میں یہ شریک سب ایک قاعدہ کو فرماؤں اور یہ قرار پائے کہ میں اور یہ شخص آخر شریک رہتا ہوں
 لیکن اس کے بعد یہ سب ایک میں نہیں ہو سکتی مگر بعض خلفاء کا یہ قول کہ وہ حالت میں کہ ان کا یہ سب ایک
 میں دوسرے کو قاضی بنانا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ کسی قاعدہ کا واجب العمل ہو جانا اس کے اپنے
 امر میں کسی حد سے گراؤ نہیں اور ظاہر ہے کہ خاص شرکت میں اگر کسی شریک جو حقیقت امریت کے
 مندرجہ کیا کر تو امر بدولت امر کے رجحانی اور وقت دوسرے شریک کو امر قرار دینے سے ترجیح دے گا
 اور اگر اختلاف تجارت عام کے کہ اس میں کسی شریک کی ہرگز حد داخل نہیں ہوتی ہے جس میں ہر ایک کا مال
 شرکت میں ہوتا ہے ہر شریک کا وہ مال یا زمین برابری اور حلقہ کار و بار میں شرکت ہے تو یہ شرکت قانونی شکل میں
 متفاوت نہیں داخل نہیں ہے نفع و نقصان اس میں سادہ ہو گا کہ اس میں دو نو یا ہم کہیں
 زمین میں جو دیون و دعاوی میں حقیقت تجارت عام ہوں اور زمین دو نو شریک ہوں اور ایک
 نے اگر کہ خرید یا بیچ یا ضمانت کی یا قرض لیا یا دوسرا یہی یا خود دستہ ہو گا بخلاف ان کے ان کے
 جو حقیقت تجارت عام ہوں جس سے صدقہ ہر ایک ان دیون ادا کر قرض یا ضمانت یا بدل خلع یا دین
 بنا کر یا سیرت یا انعام وغیرہ لیا یا دیا جو معاملات ذاتی خانگی طور پر ہر ایک میں جیسے غلام لباس
 وغیرہ خریدنا ان سے دوسرے کو کہ وہ اس میں نہیں مگر جب کسی وجہ سے ایک شریک کا وہ مال جو اس تجارت
 میں شریک کو قابل حکم نہ ہو گیا تو یہ شرکت عثمان ہے شکل میں ہی اس میں داخل ہے
 اس میں اختیار ہو کہ بعض انواع میں شرکت کرے اور بعض میں نہ کرے اور اگر ایک طرف سے عمل اور
 دوسری طرف مال ہے تو اسی صورت میں کہ میں اس شرط ہو کہ مال مفاد سے کہ قبضہ میں دیر یا
 جہاں اور جب بقرار دیا عرف تجارت اور اسی ہر قسم کے تصرف کا موقع ملے پس رب المال کو یہ شرط
 کہ لیا کہ میں جو عمل میں شریک رہوں گا یا تمام امور میری اجازت پر موقوف رہیں یا مال میرے
 تصرف یا حفاظت میں رہے گا اور ایسی شرطیں جو نہ مال کو پوری کوشش و تدبیر سے رہیں
 یا بابت تجارت سے نہ ہوں مفاد سے کہ فاسد کرنا یا ہاں بدون شرط مال کو کام کر دیا ہے
 مال کے حفاظت کرے یا احتیاط کسی خاص قسم کی تجارت یا مقام وغیرہ معین کرے یا مال کے بعض معاملات

اس میں جو قبضہ مال ضمانت کے خلاف ہو بلکہ تجارت عام ہوں اور اگر اس میں شریک نہ ہو تو اس میں شریک نہیں ہوتا

تجارت میں یا قرض یا مسافر وغیرہ سے منع کر دے تو جائز ہے اور شرطیں لازم سے مضارب امین ہر گز جبکہ شرط کرنا نہ ہو اور کوئی شرط نہ ہو تو صرف تجارت کا نکال کر نہیں مناسبت بنایا جائیگا بلکہ مضارب شرط کرنا نہ ہو اور کوئی شرط نہ ہو تو صرف تجارت کا نکال کر نہیں مناسبت بنایا جائیگا بلکہ مضارب نفع میں بحسب قرار داو شریک ہو اور نقصان اس کو سکو نہ ہو نہیں ہاں اگر مال میں کچھ نفع ہو تو دارال (نفع) نفع نقصان میں وضع ہوگا پہر کچھ تو مضارب او سمین شریک ہو ورنہ اپنی پاس سے نہ دیا جائے۔
 - بالمشابہت ہر شریک نفع ہو جائے مگر جبکہ رب المال قبل مدت یا مدت منو تو اپنی خبر سے مضارب کو موزول کرے تو مضارب کو اختیار ہے کہ مال ہیکر وہ پیر نفع و نقصان کا حساب کر لے اور پیر
 مضارب وقت قبض مال امین اور بر وقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور مضارب
 فاسد ہو تو اجیر اور منافقت کرے تو غاصب و ضامن ہر عجب مضارب ایسے ہر گز کہ شکو
 گھر میں نہ رہے تو خرچہ و نقد اس مال سے رب المال کو اختیار نہیں ہے کہ کوئی چیز کم قیمت
 شل سے بارضا مضارب پر یا خود خریدے بلکہ اگر مضارب فاسد ہو جائے تو اجرت شل دلوں
 جاگی اور اگر دونوں طرف سے عمل ہو جیسے خیاط و نان پز وغیرہ یہ شرکت حلال ہے ہر ایک دوسرے
 تقاضا اور اجرت کا اخذ و مستحق ہے۔ اور جو نفع قرار دین صحیح ہے۔ شریک یا غریب یا بلا عذر کام نہ کرے
 تو بھی نفع کا مستحق ہے اس لیے کہ نفع عموماً ضمان مال ہے (احکام الدلیہ) ایسے صورتیں چاہے کہ
 شریک سے اجازت لیکر اس کی طرف سے دوسرا اجیر متین کرے اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لیں
 بیچا کریں تو یہ شرکت فی الوجہ ہر اسمین نفع بقدر ذمہ داری ہو اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے
 مباح بالذہن شرکت جائز نہیں جیسے جنگل کا گھاس شکار۔ دریا کی چلیاں کیونکہ یہ کسی
 ملک نہیں اور تقسیم حق قابض کا متعلق ہو جائے یا پیر مضارب و جب خود کو ایک مالین شریک کیا
 اور زر حصہ بطور قرض رہا تو عمر مال مشتری کا مستحق اور مالک ہی اور زر شرکت کا ذمہ وار ہے
 شرارت میں آئیں میں زر اعت کرنا یا ایک قسم کی شرکت ہو اور عمل اسکا زمین اور زمین کو زمین
 قسمین زمین ملک مگر سلطانی خراج یا عشر دنیا پیر یا پیر غیر ملک جو اجارے پر لیا ہو یا غراہ
 ملک ہو یا کسی سے اجارے پر ہو مگر خراج وغیرہ او سمین نہ تو کسی اول و دوم میں تمام شر و مال
 یعنی وقت و مقدار اجرت و تقسیم قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے اور سوم میں اگر ملک ہے تو
 اختیار ہو اور مستعار ہو تو اس کی لوازمات کی پابندی ہوگا ہر گز کہ یہ شرکت کی جائے تو اس کی پابندی

مباح بالذہن شرکت

مردم زمین با زمین باقی فاسد آواز زمین ایک شغل کے اور عمل اور مصارف دوسرے نہ انکار
 ہے دوسرے زمین دکل مصارف ایک کسرت عمل دوسرے سوم زمین اور شغل ایک کا اور شغل نہیں
 دوسرے دوسرے مصارف ہر چارم زمین کسی اور کی ہو اور مصارف ایک شریک کو دوسرے اور عمل
 دوسرے شریک کو دوسرے شریک فی الجودہ ہر چارم دواون عمل اور مصارف میں شریک ہوں یہ شریک ہر باقی
 اور دوسرے زمین مصارف اصول شریک کی وجہ سے جواز نہیں اور مصارف فاسد و بخر مخالفت
 اشکال و مشروط نہ کر دین ایک روایت کے صاحب زمین غلام غیر کا مالک ہو اور دوسرے شریک کا
 اجرت اور جریح کیا ہو وہ پاسٹیک اور ایک روایت میں بنگر صاحب تمام مالک اور صاحب زمین
 اجرت پاسٹیک (یہ ایہ) اور اسی بکلی روایت کی تصدیق حدیث مرفوع سے جہلام محمد نے
 کہا مرفوعہ الین نقل کیا ہے ہوتی ہو اور عمل زراعت زمین ہے اور مصارف اس کے تمام خرچ اور وہ
 مزدوریان جو عرفاً یا صراحتاً مزایع کو زمین کی ہوں یا جو عادیات مزایع کی قوت سے خارج ہوں
 یا دواومی مزایع میں وہ سب کسبت ان پر باہم ہو گا اگر غلہ علیہ زمین کر سکتا یا اگر زمین زیادہ
 تو اس کا بیچنا یا جو تنہا قوت سے خارج ہے ایسی سبب مورد تون میں یہ مزدوریان داخل
 مصارف ہیں اور آلات اسکیل اور ہر س وغیرہ ہیں یہ اگر ذمہ مزایع کو زمین جائیں تو داخل
 عمل ہیں جب تلح مصارف ان آلات کو زمین سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کر سکتا ہو یا اجیر اپنے
 بسیار دوسرے مصارف کو زمین سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کر سکتا ہو یا اجیر اپنے
 مبطرح وہ خود کام کرنا ہو اور زمین پاس سے کہا تا ہو اور اگر ذمہ مالک کی جائیں تو یہی جائز ہے
 اس لیے کہ متعلق مصارف ہیں غرض کہ آلات من وجہ بال ہیں اور من وجہ عمل ہیں انکی نسبت
 دونوں طرف جائز ہو ہے مزدور ہے کہ مصارف میں اصول شریک کا لیاڑ ہے یہ مزایع کو شغل مصارف
 کو اختیار کامل دیا جاوے سے نفع معین و مخصوص نہ ہو جیسے سو روپیہ یا مہر نہ ہو یہ یا گھوٹون وغیرہ
 سے خرچ و اجارے میں اختیار ہے کہ عمل معین کر دیا مال سے یا کوئی مال - اگر عمل اور المین
 تقین وغیرہ ضرور ہے مثلاً اس قدر روپیہ یا گھوٹون یا سو سے یا فلان کام کرید جائز نہیں کہ جب قدر
 سو سے یا گھوٹون پیدا ہو یا فلان کسبت کا غلہ اس لیے کہ جائز ہے کہ وہ شریک بالکل نہو یا انید سے زیادہ
 اور یہ زمین کہ بوقت ضرورت رعایا کو کام یا سقدیر مال سے اعانت کرے یا گھوٹون کو حقوق

مردم زمین با زمین باقی فاسد آواز زمین ایک شغل کے اور عمل اور مصارف دوسرے نہ انکار ہے دوسرے زمین دکل مصارف ایک کسرت عمل دوسرے سوم زمین اور شغل ایک کا اور شغل نہیں دوسرے دوسرے مصارف ہر چارم زمین کسی اور کی ہو اور مصارف ایک شریک کو دوسرے اور عمل دوسرے شریک کو دوسرے شریک فی الجودہ ہر چارم دواون عمل اور مصارف میں شریک ہوں یہ شریک ہر باقی اور دوسرے زمین مصارف اصول شریک کی وجہ سے جواز نہیں اور مصارف فاسد و بخر مخالفت اشکال و مشروط نہ کر دین ایک روایت کے صاحب زمین غلام غیر کا مالک ہو اور دوسرے شریک کا اجرت اور جریح کیا ہو وہ پاسٹیک اور ایک روایت میں بنگر صاحب تمام مالک اور صاحب زمین اجرت پاسٹیک (یہ ایہ) اور اسی بکلی روایت کی تصدیق حدیث مرفوع سے جہلام محمد نے کہا مرفوعہ الین نقل کیا ہے ہوتی ہو اور عمل زراعت زمین ہے اور مصارف اس کے تمام خرچ اور وہ مزدوریان جو عرفاً یا صراحتاً مزایع کو زمین کی ہوں یا جو عادیات مزایع کی قوت سے خارج ہوں یا دواومی مزایع میں وہ سب کسبت ان پر باہم ہو گا اگر غلہ علیہ زمین کر سکتا یا اگر زمین زیادہ تو اس کا بیچنا یا جو تنہا قوت سے خارج ہے ایسی سبب مورد تون میں یہ مزدوریان داخل مصارف ہیں اور آلات اسکیل اور ہر س وغیرہ ہیں یہ اگر ذمہ مزایع کو زمین جائیں تو داخل عمل ہیں جب تلح مصارف ان آلات کو زمین سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کر سکتا ہو یا اجیر اپنے بسیار دوسرے مصارف کو زمین سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کر سکتا ہو یا اجیر اپنے مبطرح وہ خود کام کرنا ہو اور زمین پاس سے کہا تا ہو اور اگر ذمہ مالک کی جائیں تو یہی جائز ہے اس لیے کہ متعلق مصارف ہیں غرض کہ آلات من وجہ بال ہیں اور من وجہ عمل ہیں انکی نسبت دونوں طرف جائز ہو ہے مزدور ہے کہ مصارف میں اصول شریک کا لیاڑ ہے یہ مزایع کو شغل مصارف کو اختیار کامل دیا جاوے سے نفع معین و مخصوص نہ ہو جیسے سو روپیہ یا مہر نہ ہو یہ یا گھوٹون وغیرہ سے خرچ و اجارے میں اختیار ہے کہ عمل معین کر دیا مال سے یا کوئی مال - اگر عمل اور المین تقین وغیرہ ضرور ہے مثلاً اس قدر روپیہ یا گھوٹون یا سو سے یا فلان کام کرید جائز نہیں کہ جب قدر سو سے یا گھوٹون پیدا ہو یا فلان کسبت کا غلہ اس لیے کہ جائز ہے کہ وہ شریک بالکل نہو یا انید سے زیادہ اور یہ زمین کہ بوقت ضرورت رعایا کو کام یا سقدیر مال سے اعانت کرے یا گھوٹون کو حقوق

